١٩٩٣

فتح الباب لعقائد

اولی الالباب

طبع بمطبع مفید عام الواقع

في بلدة اكره

سنه ۱۳۲۲ھ

بطرح —

سمجھ مین جو عقید

امر کو اپنا

LIBRARY
JAMIA HAMDARD
A55429

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الاحد الصمد الذی لم یلد و لم یولد و لم یکن لہ کفوا احد و الصلوٰۃ والسلام علی اول انبیائہ وخاتم رسلہ سیدنا المصطفیٰ محمد و علی آلہ و صحبہ صلوٰۃً وسلاماً لا تقفان عند حدٍّ

مُقدّمہ

مخفی نہ رہے کہ ملت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ کے تین رکن ہین ایک ایمان دوسرا اسلام تیسرا احسان سو جتنی کتابین عربی فارسی اُردو بیان عقائد مین [illegible] گئی ہین وہ سب شرح ہین ایمان کی جتنی کتابین بیان احکام عبادات و م[illegible]ت ہوئی ہین وہ سب شرح ہین اسلام کی جتنی کتابین بیان سلوک و تصو[illegible]یف ہوئی ہین وہ سب شرح ہین احسان کی ان تینون قسم کی کتابین اس امت [illegible]مہ مین صدر اسلام سے لیکر اتبک بے گنتی تالیف ہوچکی ہین لیکن جو کتابین علمار کاملین محدثین محسنین کی بنائی ہوئی ہین وہ تو

AsliAhleSunnet.com

53429

NOV 2001

بہت ٹھیک وچوکس ہین گو بعض مطالب رطب ویابس سے خالی نہون اسلیے کہ حصر علم کا کسی فرد بشر
مین نہین ہے نہ سواے انبیا و رسل کے کوئی شخص کتنا ہی بڑا عالم کیون نہو معصوم ہوسکتا ہے
وفوق کل ذی علم علیم محقق وغیر محقق مین فقط اتنا ہی فرق ہوتا ہے کہ محقق سے بھول چوک
بہت کم ہوتی ہے غیر محقق سے خطا زیادہ ہوتی ہے دنیا مین وہ کون عالم ہے جس سے کوئی خطا
نہین ہوئی وہ کون مؤلف ہے جسکو وہم وسہو نہین ہوا سو جسکے حسنات وصالحات زیادہ سیئات
وزلات کم ہین وہ آدمی عالم کامل ہے جسکے سیئات وخطیات زیادہ حسنات وصالحات کم ہین وہ
شخص عالم ناقص ہے زیادہ خطا ونہین لوگون سے ہوتی ہے جنکو علم کتاب وسنت کا بالکل نہین
ہے یا کم ہے جیسے مقلدین مذاہب مجتہدین راے وقیاس مجتہدین بدعات رہے وہ لوگ جنکو قرآن
وحدیث مین مہارت کامل حاصل ہے سو اونسے یا تو غالباً خطا ہوتی ہی نہین ہے یا ہوتی ہے تو
اتفاقاً ہوتی ہے نہ دائماً پس جن علمار کو ایسا اتفاق ہوا ہے اونکے خطا و وہم کو دوسرے علماے
صادقین نے دور کردیا ہے بخلاف زمرۂ اہل تقلید کے کہ انہین جو لوگ بعد صدر اول کے آئے
اونہون نے ایک نیا ڈھونگ نئی راے وقیاس کا بنایا کتاب مجید حدیث شریف کو طاق نسیان
مین رکھکر بھول گئے کتاب وسنت سے کچھہ واسطہ کام نرکھا ع ہم طرز جنون اور ہی ایجاد
کرینگے اسیلیے جسقدر تہافت وتناقض ان کتب راے وقیاس مین پایا جاتا ہے اوتنا کسی دوسرے
علم مین موجود نہین ہے اس علم فقہ اصطلاحی کے بعد پہر جو اختلاف کتب علم عقائد فن کلام مین
ہوا ہے وہ تو کسی دوسرے فن مین معلوم ہی نہین ہوتا آخر یہہ بہتر فرقے گمراہ اس امت مرحومہ مین
کہان سے آئے اسیطرح سے تو نکلے ہین کہ امت اسلام عقائد مین مختلف ہوگئی فروع مین متناقض
ٹھیری جس شخص کی سمجھہ مین جو عقیدہ وعمل آیا اوس نے اوسیکو اختیار کیا کسی نے کسی عالم کو اپنا
مقتدا بنایا کسی نے کسی امام کو اپنا پیشوا ٹھیرایا پہر اونہی دوسرے عالم وامام سے کچھہ واسطہ نرکھا
الگ الگ امام جدا جدا مقتدی بنگئے دین حق مین ایک خلل عظیم پڑگیا لیکن چونکہ اللہ پاک کو باقی
رکہنا اس ملت حقہ کا قیامت تک منظور نظر تھا اسلیے ایک گروہ کو ان تہتر فرقون مین سے

AsliAhleSunnet.com

اسدم تک قول حق پر ثابت قدم رکھا اور قیامت تک سلامت باکرامت رکھیگا انکو ہر طرحکے اختلاف
وتہافت سے بچایا کیا عقائد مین کیا اعمال مین یہہ گروہ وہ جرگہ ہے جسکو عام لوگ اہل سنت وجماعت
کہتے ہین خاص لوگ اصحاب حدیث بولتے ہین سنت سے مراد حدیث ہے جماعت سے مراد اتفاق
ہے سو مصداق اس لقب کے یہی علما محدثین ہین پس سب اسلئے کہ جامع آثار ناصر اخبار ناشر
سنن سید مختار تابع ومتبع آثار یہی اشخاص باوقار ہین باقی ساری امت مقلد رائے وقیاس
معتقدی خیالات وافکار ہے پس یہی لوگ اہل سنت ہوئے پھر جبکہ انہین باہم مثل دیگر طوائف امت
کے اختلاف عقائد واعمال کا بھی نہین ہے بلکہ سبکے سب ایک ہی عقیدہ وعمل پر متفق اللفظ
والمعنی چلے آتے ہین تو یہی لوگ اہلسنت وجماعت ٹھہرے ولله الحمد اس گروہ باشکوہ کا نشان
یہہ ہے کہ یہہ لوگ قرآن وحدیث پر عمل کرتے ہین انہین دو چیز کو اپنا اصل اصول سمجھتے ہین
جس عالم شیخ مجتہد فقیہ کی بات موافق نص سنت وکتاب کے ہوتی ہے اوسکو قبول کرتے ہین
جسکی بات کو خلاف دلیل قرآن وحدیث کے جانتے ہین اوسکو نہین مانتے ما انا علیه و
اصحابی انکا بانا ہے فبشر عبادی الذین یستمعون القول فیتبعون احسنه انکا پینا
کہانا ہے کتاب وسنت مین انکی فضیلت ومنقبت آئی ہے الله ورسول نے انکی ثنا وصفت
فرمائی ہے انکے سوا اسلام مین جو اور فرقے ہین وہ سبکے سب اہل بدعت ہین خواہ وہ بدعت
ہلکی ہو یا بھاری تر ہو یا خشک بدعت کا لفظ جہان کہین حدیث مین آیا ہے ذکر اوسکا ساتھہ
مذمت وبرائی کے فرمایا ہے ایک حرف بھی کسی خبر واثر مین ایسا نہین آیا ہے جس سے کچھہ بھی تعریف
کسی بدعت کی نکلتی ہو بلکہ ہر بدعت کو کلیۃً بلا تقسیم کے ضلالت کہا ہے کلیہ کل بدعة ضلالة
حدیث صحیح مین آیا ہے یہہ بدعت کچھہ خاص عمل ہی مین نہین ہوتی ہے بلکہ سبسے پہلے عقائد مین
آتی ہے جب عقیدہ بگڑ جاتا ہے تو بدعتی ہر بدعت کرنے لگتا ہے یہہ فساد عقیدہ کا حقیقت
مین فساد اصل ایمان کا ہے جسطرح فسق وفجور کا کرنا دراصل فساد اسلام کا ہے ریا وسمعہ
کرنا نفس الامر مین فساد اخلاص واحسان کا ہے ان فسادون سے وہی مسلمان بچا ہوا ہے

AsliAhleSunnet.com

جسنے قرآن وحدیث کو اپنا پیشوا ٹھیرایا ہے زید و عمرو کے فسون و فسانہ سے اپنی جان و آنکھہ و
کان کو بچایا ہے کیونکہ اسی اتباع کتاب و سنت مین سارا اتفاق و وفاق ہے جو کچھہ انکے سوائے
اوسمین کچھہ نہ کچھہ اختلاف و افتراق ہے یا زور و نفاق ولو کان من عند غیر اللہ لوجدوا
فیہ اختلافا کثیرا یہہ خبر تو قرآن شریف مین خدا نے دی ہے جو اسپر ایمان نہین رکھتا ہے وہ
سرے سے مومن ہی نہین رہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سو اونہون نے یہہ فرمایا ہے کہ
ومن یعش منکم بعدی فسیری اختلافا کثیرا جو اس حدیث پر یقین نہین لاتا ہے وہ مسلمان
نہین ہے کلام اللہ و کلام رسول اللہ کے اتحاد کو تو دیکھو کہ کتاب وحدیث دونون مین لفظ اختلاف
کثیر کا آیا ہے اسلیئے قرآن مین فرمایا ہے ما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی معلوم ہوا
کہ جسطرح قرآن کلام اللہ سو وحی ہے اسیطرح حدیث رسول اللہ بھی وحی یوحی ہے انکے سوا
جو کچھہ ہے اور وہ موافق انکے نہین ہے وہ سب بنوئی ہے بلکہ بالکل پوچ و ہبا و رہوا ہے سو جب
یہہ بات معلوم ہو گئی تو اب ہر مسلمان مرد عورت پر فرض ہے کہ اپنے ہر عقیدہ و عمل کو میزان عدل
کتاب و سنت مین تولے ایک پلے ترازو مین قرآن و حدیث کو رکھے دوسرے پلے مین اپنے عقیدہ
و عمل کو رکھے اگر ان دونون کا وزن برابر ہو تو آپکو مومن مسلمان محسن با ایقان سمجھے والا متبع
خطوات شیطان جانے ولا تتبعوا خطوات الشیطان انہ لکم عدو مبین کیونکہ جسطرح
سارے انسان ایکہی رب کے بندے ہین اسیطرح سبکے سب ایک ہی رسول کی امت مین ہین رسول
ایک ہی کتاب لائے ہین ایک ہی سنت کیطرف بلایا ہے یہہ کہین نہین فرمایا ہے کہ لکل نفس دین
ینہا یعنی ہر آدمی کا مذہب الگ چاہیئے ہان قرآن شریف مین کفار کو یہہ خطاب فرمایا ہے لکم
دینکم ولی دین سو سچے مسلمانون کا دین یہی حدیث ہین کلام سچے ہین نہ کسی کی رائے رزین
نہ کسی کا قیاس فساد قرین تو اب ہر مسلمان پر عقیدہ و عمل کا انہین دو ذخیرہ اعظم اسلام سے
معلوم کرنا واجب ہوا عمل کے لیے کتب فقہ سنت جو اس نزدیکی عصر مین عربی سے فارسی مین
فارسی سے اردو مین تالیف و شائع ہوئی ہین عوام و اوساط ناس کے لیے کافی ہین رہے

AsliAhleSunnet.com

اہل علم و فضل سوا اونکے لئے کتب فقہ حدیث عربی زبان جو غالبًا ہر جگہہ آجکل میسر آسکتی ہین وافی ہین باقی رہے عقائد حسنیہ سنیہ سو ہر چند اعتقاد درجیح بغیۃ الرائد وغیرہا مین لکھے گئے ہین مگر عربی فارسی زبان ہونے کے سبب سے عوام الناس اونکے مسائل و احکام پر بخوبی قدرت نہین پاتے اسلئے اس رسالہ مختصر مین بیان عقائد اسلام کا کیا جاتا ہے ہر مسئلہ کو دلیل مسئلہ سے ربط و ضبط دیا جاتا ہے بیان دلائل مین بہی اختصار منظور ہے ورنہ ہر عقیدہ کے لئے دس دس بیس بیس دلیلین مذکور ہو سکتی ہین اس رسالہ کو چند فائدون پر مشتمل کیا ہے ہر فائدہ کو علحدہ لکھا ہے تاکہ خلط مبحث نہو ہر عقیدہ ہر شخص کو جدا گانہ معلوم رہے جس عقیدہ مین کہین اتفاقًا اختلاف اہل علم کا ہوا ہے وہان قول قوی کو بہی بیان کردیا ہے قوی وہی قول ہوتا ہے جو موافق ظاہر نص و صریح سنت کے ہوتا ہے گو قول مخالف بہی کسی دلیل ضعیف یا اضعف سے ماخوذ کیون نہو کیونکہ بعض عقائد و اعمال مین اوائل مختلف الظاہر بہی آئے ہین ہر قوم طرف اوسی دلیل کے گئی ہے جو اوسکو ہونچی تہی دوسری دلیل اوسکو نہ پہونچی تہی یا پہونچی تہی مگر کسی وجہ سے نزدیک اوسکے لایق عمل کے نہ ٹہیری تہی یا ایک کا ناسخ دوسرے کا منسوخ ہونا معلوم نہوا تہا یا دلیل دیگر سے بوجہ تقلید کسی امام یا شیخ یا اوستاد یا پیر کے باز رہنا پڑا تہا جاہلونکی عادت ہوتی ہے کہ جسکے معتقد ہو جاتے ہین اوسکی بات کو وحی آسمانی سمجہکر ہرگز اوسکی مخالفت روا نہین رکہتے گو وہ پیر یا امام اونکا کم علم یا جاہل ہی کیون نہو اور دوسرا شخص جو خلاف اوسکے کتنا ہی بڑے سے بڑا عالم ہو ہان جس مسلمان کو خدا نے عقل سلیم طبع مستقیم بخشی ہے وہ اس بات کو بخوبی سمجہہ سکتا ہے کہ جو اعتبار دین مین اوس عالم کا ہو سکتا ہے جسکو سارے قرآن شریف کی تفسیر پیش نظر ہے صحاح ستہ کے سوا اور بہی بہت کتب سنت اوسکے مطالعہ مین آچکے ہین علم اصول و علم لغت و علم ادب وغیرہ سے بخوبی آگاہ ہے بہلا وہ اعتبار اوس مولوی ملا مشائخ کی بات کا کب ہو سکتا ہے جسکا علم کبہی کتب رائے و قیاس سے متجاوز ہوکر علوم کتاب و سنت تک نہین پہونچا ہے اگر اتفاقًا اوسنے کوئی کتاب علم حدیث کی کسی سے پڑہی بہی ہے تو اوسکا مطلب

نہین سمجھا ہے یا تبرکاً سند کتب حدیث کسی شخص دور و نزدیک سے بلا قراءت و سماعت کے غریب
دہی عوام کے لئے لے رکھی ہو کہ یہہ کچھ علم نہین ہے بلکہ جہل ہے ابن عبد البر وغیرہ علماء مجتہدین نے
زمرۂ مقلدین کو جماعت علماء سے خارج رکھا ہے گو وقایہ ہدایہ در مختار منہاج مختصر خلیل وغیرہ
کتب اوسکی پشت پر لدی ہوئی ہون یا ٹوٹی پھوٹی عربی مطابق محاورہ عجم یا مقاولہ ہند کے
لکھنا پڑھنا ہو یا دو چار رسالے بڑے فقرات مین بگرد آوری بعض اقوال مقلدۂ مذہب
جمع کر لئے ہون پھکڑ لڑنے مین تبرا کرنے مین گالی گلوج بکنے مین بیہودہ سرائی ژاژخائی شوخ چشمی
سری بے حیائی مین دستگاہ کامل رکھتا ہو مناظرہ مین اوسکو عادت مجادلہ مکابرہ مخاصمہ شاقہ
کی ہو یہہ بات اسلئے لکھی گئی ہے کہ آجکل کے اکثر مدعی علم و اہل بدعت اسی طرح کا برتاؤ اہل حق
سے کیا کرتے ہین غیبت کرنا انکی عبادت ہے بے تہذیبی انکی عادت ہے انہون نے اپنے اوپر گویا
یہہ بات فرض واجب کر لی ہے کہ جو کتاب یا رسالہ کسی کا مطابق کتاب و سنت کے پاوینگے اوسکا
رد لکھینگے اسمین خواہ ایمان رہے یا جاوے آخر مسلمان تو کہلاتے ہی رہینگے سچ ہے نیچریا
آپ کو مسلمان نہین کہتے جانتے ہین یا روافض خوارج نواصب کیا اپنے لئے لفظ اسلام کا انکار
کرتے ہین بہتر فرقون مین وہ کونسا فرقہ ہے جو آپکو مسلمان نہین جانتا ہے سب ہی تو مسلمان
کہتے کہلاتے ہین گو اونمین بعض سکنۂ سرحد کفر کے ہون یا اکثر باشندے ملک بدعت کے سو فقط
اس نام سے کچھ کام نہین چلتا ہے جب تک کہ کام اسلام کا نہ کیا جاوے مطابق اسلام کے عقیدہ
صحیح ہو فلا و ربک لا یؤمنون حتی یحکموک فیما شجر بینہم ثم لا یجدوا فی انفسہم
حرجاً مما قضیت ویسلموا تسلیما اس آیت شریف مین خداوند عالم نے قسم کھا کر فرمایا ہے کہ جو
لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو حکم نہین ٹہیراتے ہین آپ کے حکم سے دلمین تنگ ہوتے
ہین وہ ایماندار نہین ہین قسم کھانے کا مطلب یہی تاکید نفی ایمان ہے ایمان کا درست نہ ہونا
جب ہی سمجھا جاتا ہے کہ عقائد درست نہون درستی عقیدہ کی بے اسکے نہین ہو سکتی ہے کہ جو
صفات الٰہی قرآن شریف یا حدیث رسالت پناہی مین آئے ہین جو اوصاف نبوی سنت مطہرہ

AsliAhleSunnet.com

مصطفوی مین مذکور ہوئے ہین اونکی سچے دل سے تصدیق کرے جو حالات معاش و معاد و حشر و نشر وغیرہ کتاب و سنت مین بیان کئے گئے ہین یا جن مسائل حقہ پر اتفاق و اجماع علمار امت اسلام کا ہو چکا ہے اونپر ایمان لائے اہل کلام کی بات کو جو کسی صریح آیت یا حدیث کے خلاف ہے ہرگز نہ مانے گو قائل اوس کلام کا کوئی امام وقت ہو یا مجتہد عصر یا مجدد. وبعد ہر پس اس سالے مین ذکر اون عقائد اہل سنت و جماعت کا لکھا جاتا ہے جو مطابق قرار داد سلف صلحار موافق حدیث و کتاب خدا ہین موحد متبع کو لازم ہے کہ مطابق اس بیان کے اپنا عقیدہ درست کرے اسلئے کہ بعد بیان قرآن و حدیث کے کسی کا بیان لائق اطمینان نہین ہے کتاب و سنت کے ہوتے ہوئے ہمکو کیا ضرور ہے کہ ہم تیرے میرے محتاج رہین وہ کیا چیز ہے جو قرآن و حدیث مین نہین ملتی فقط زید و عمرو کے پاس ہے ؎

باغ مرا چہ حاجت سرو و صنوبر است
شمشاد خانہ پرور ما از کہ کمتر است

بقولے کل حزب بما لدیہم فرحون اگر ہشتر فرقون گمراہ کو اپنے خیال مختل و تعلیل معقل پر ناز ہے تو اتباع سنت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے ہمارا بھی سر افراز ہے ؎

سرور خاطر احباب زائر اندر ای ست
سن و تفرج باغ محمد ثان تنہا

تنبیہ جسطرح فروع مذہب مین چار گروہ زمرۂ اہل سنت مین سمجھے جاتے ہین حنفی مالکی شافعی حنبلی اسیطرح اصول مشرب مین تین گروہ ہین ماتریدی اشعری حنبلی حنفی عقائد مین مطابق ماتریدیہ کے ہین شافعی مالکی ہم صفیر اشعریہ ہین حنبلی نہ ماتریدی ہین نہ اشعری بلکہ انکا عقیدہ مطابق ظاہر کتاب و سنت کے ہے یہ لوگ اس وصف مین ساری امت سے ممتاز ہین جسطرح فروع مین تقلید رای و قیاس کے نہین کرتے ہین اسیطرح اصول مین کسی متکلم کے مقلد نہین ہین گو تفاوت انکا ماتریدیہ و اشعریہ سے خاص خاص عقائد مین ہے نہ سارے عقائد مین ماتریدیہ کا رشتہ ابو منصور ماتریدی سے ملتا ہے ابو منصور تین واسطے سے شاگرد امام اعظم رضی اللہ عنہ کے تھے اشعریہ کا سلسلہ ابو الحسن اشعری تک پہونچتا ہے یہ دس واسطے سے فرزند ابو موسی

اشعری رضی اللہ عنہ کے ہین خراسان وعراق وغیرہا مین رواج انہین عقائد اشعریہ کا زیادہ
ہے ہند وماوراء النہر وغیرہا مین ماتریدی رہتے ہین ان دونون گروہ مین بارہ مسئلون کا اختلاف
ہے باقی سب مسائل مین متفق ہین قول جلی مین شاہ ولی اللہ محدث دہلوی سے نقل کیا ہے کہ وہ
یون کہتے تھے اللہ تعالے نے اپنے فضل سے ایک حصہ علوم حقہ عقائد کا مجھکو الہام کیا ہے جب
مینے اوسمین تامل کیا تو اوس حصہ کو مطابق مذہب اشعری کے پایا یعنی اگر وہ علوم وہبیہ بحرف
کسی عبارت خاص پسند عام قریب مین ہونگے تو بلا فرق مطابق مذہب اشعریہ کے ٹہیرینگے اسلیے
انکا مذہب عقل ونقل ووجدان سے زیادہ تر کتاب وسنت پر منطبق ہے انتہے اس سے معلوم
ہوا کہ میل جناب شاہ صاحب کا طرف اشعریہ کے تہا نہ جانب ماتریدیہ کے رہے حنابلہ سو
درمیان انکے واشعریہ کے تین چار مسائل مین کچہہ تہوڑا سا اختلاف ہے وہ بہی مشابہ نزاع
لفظی باقی مسائل مین متفق ہین مگر محققین محدثین کا طریقہ دربارہ قبول عقائد کے یہی ہے کہ یہ
نہ آپکو ماتریدی کہتے ہین نہ اشعری بتلاتے ہین نہ حنبلی ٹہیراتے ہین بلکہ متبع سنت سمجھتے ہین جو
بات قرآن وحدیث مین آئی ہے اوسکو اختیار کرتے ہین اوسی پہ ایمان لاتے ہین اوسکی
تصدیق فرماتے ہین خواہ وہ بات موافق ماتریدی کے ہو یا مطابق اشعری کے یا مناسب
حنبلی کے یہی طریقہ قدیم سے سلف صالحین کا آجتک رہا ہے کہ وہ آپکو سوا سنت مطہرہ کے کسی
شخص کے قول وفعل وعقیدہ کیطرف منسوب نہین کرتے تھے قرآن وحدیث کی مزاولت پر
قانع تھے یہانتک کہ حنبلی کہلانا بہی پسند نکرتے تھے حالانکہ امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ اتباع
سنت مین سب ائمہ مجتہدین سے پیشقدم تھے کبہی اونہون نے اپنی رائے وقیاس سے کوئی فتویٰ
نہین دیا نہ فقہ حنبلی لکہی لکہوائی بلکہ ظاہر کتاب واضح سنت پر ہمیشہ عمل کرتے رہے اسیلیے امام
علی الاطلاق سنت واہل سنت ٹہیر چکے ہین انہین کے عقائد پہ شیخ عبدالقادر جیلانی بہی تھے
مگر ان حضرات بابرکات نے اونکی طرف بہی منسوب ہونیکو روا نہ رکہا اسیطرح جس مسلمان کو
یہ بات پسند آوے کہ نرے اللہ کا بندہ نرے رسول کا امتی ومقتدی ہوا اوسکو لازم ہی

AsliAhleSunnet.com

کہ آپکو سُنّی کہے محمدی بنے نہ حنفی ماتریدی بنے نہ شافعی اشعری بلکہ محمدی خالص احمدی صرف سُنّی سافرج محمد شہ بحت ٹہرے وما توفیقی الا باللہ ۵

ماتریدی واشعری ہمہ خوب	لیک طور سلف بود مرغوب
چیست دانی عقائد ایشان	انتخاب فوائد ایشان
پاے بر پاے مصطفےٰ رفتن	بسر خویش نے زپا رفتن
محو در اتباع او بودن	جادۂ اقتفاش پیمودن
عقل خود را عقیل دانستن	شرع او را کفیل دانستن
پشت پا بردن بفہم جمیل	بر قیاسات واین ہمہ تاویل
چشم پوشیدن از کلام انام	بلکہ از گفتگوے اہل کلام
از کتاب وحدیث خواندن درس	ماندن از طعن ہر خسی بے ترس
غوص کردن بمعنی آیات	راہ بردن بنور ذات وصفات
آنچہ ظاہر شود ازین دو بیان	بر ضمیر ہمہ لغت فہمان
بر وفاقش عقیدہ آوردن	پشت طاقت خمیدہ آوردن
در تاویل این وآن بستن	از جواب سوال حق رستن

تنبیہ علم عقائد کو علماء اسلام نے اشرف علوم لکھا ہے افضل فنون بتایا ہے اسلیے کہ معلومات اس علم کی عقائد سُنّیہ ہین انجام اس علم کا سعادت دارین کا پانا ہے دلیلین اس علم کی قطعی حجتین ہین براہین سمعیہ آیات قرآنیہ الفاظ حدیثیہ اسکے موید ہین اس علم مین قدیماً وحدیثاً بہت سی کتب ورسائل بڑے چھوٹے بن چکے ہین غالب مصنف انکے یہی مقلدین مذاہب اربعہ ہین انہون نے بیان عقائد کا مطابق اپنے اپنے اعتقاد ماتریدی یا اشعری کے لکھا ہے ادلہ عقلی کو اثبات ونفی عقیدہ مین زیادہ تر برتا ہے جہان کہین کوئی استدلال کسی خبر واثر سے اگر اتفاقاً کیا ہے تو وہان پوری جانچ صحت وضعف روایت کے نہین کی ہے

AsliAhleSunnet.com

اگر کوئی آیت شریف لکھی ہے تو کسی جگہہ خلاف جمہور مفسرین سلف کے بہی استنباط کر لیا ہے اسلیئے
یہہ کتب انکی علم کلام کہلاتی ہین کیونکہ بہ اپنے مخالف عقیدہ کے ساتہہ انہون نے کلام کیا ہے
کلام کو نہایت درجہ کا طول وعرض دیا ہے شرح مقاصد و مواقف کو دیکہو کتنی بڑی کتاب ہے
عقائد نسفی اور اوسکے حواشی کو دیکہو کیا کچہہ اطناب ہے اگرچہ مسائل ان کتابون کے بالکل خلاف
سنت وکتاب کے نہین ہین لیکن طرز علمار کلام سے بے شبہہ بہرے ہوئے ہین اسلیئے علمار سنت
انپر اعتماد کرنا پسند نہین کرتے ہین عمدہ کتابین اس فن کی مطابق کتاب عزیز و سنت مطہرہ کے
وہ ہین جنکو علمار محدثین نے آیات بینات احادیث صحیحہ سے چنکر لکہا ہے جیسے تالیفات
شیخ الاسلام ابن تیمیہ کے یا مصنفات حافظ ابن القیم کے یا عقیدہ صابونی یا عقائد سفارینی وغیرہا
کہ ان کتب ورسائل مین بیان عقائد کا مطابق قرآن وحدیث کے بلا آلودگی رائے وقیاس کے
لکہا گیا ہے رد انواع شرک اقسام بدعت بہی بخوبی کلام مین آیا ہے توحید واتباع سنت کو خوب ہی
سمجہا دیا ہے کفر والحاد کو علیحدہ بتا دیا ہے خصوصاً بیان مسئلہ توحید وصفات الٰہی مین رسائل
مستقل لکہے گئے ہین ہر عقیدہ کی تحقیق مین بال کی کہال نکالی ہے پانی کو دودہ سے جدا کر دیا ہے
نور کو نار سے علیحدہ کر کے امتیاز بخشدیا ہے آب وپیشاب کا فرق بتا دیا ہے حق وباطل کا تفرقہ
بخوبی سمجہا دیا ہے یہہ انکا ہمپر وہ احسان ہے جسکا شکر ہر انسان پر فرض ہے انکار اس احسان کا
کفران نعمت ہے غرضکہ اس رسالے مین ہمکو بیان کرنا لکہنا عقائد سلف صلحار کا منظور ہے سلف
کہتے ہین صحابہ وتابعین وتبع تابعین کو پہر انکے بعد جو اور اہل علم ودین آئے وہ خلف کہلاتے ہین
سو جس شخص کو یہہ بات پسند ہو کہ وہ سلف کی پیروی کرے ہمراہ اونکے دار آخرت مین رہے کیونکہ
ہر تابع دنیا کا ہمراہ اپنے متبوع کے آخرت مین ہوگا یوم ندعوا کل اناس بامامهم اور وہ یہہ
چاہے کہ مین اونکی راہ پر چلون اسلیئے کہ جو وعدہ اونکے متبوع نے کیا ہے خیر ہو یا شر یہہ سالک
اوسی مسلک کا ہے تو چاہیئے کہ وہ شخص اپنا عقیدہ مطابق اونکے عقائد حقہ کے درست کرلے
ورنہ یہہ اونکے ساتہہ دن قیامت کے نہوگا بلکہ جسکا ہم عقیدہ تہا اوسیکے ہمراہ ہوگا بہتر فرقے

AsliAhleSunnet.com

اپنے اپنے اماموں کے ہمراہ ہونگے مقلدین مذاہب فرضاً ہمراہ اپنے مجتہدین کے رہین گے محدثین
مثلاً ہمراہ سید المرسلین زیر لواء شفیع المذنبین ہونگے لیکن یہہ بات جب ہوسکتی ہے کہ مقلدین
مذکور مطابق عقائد مجتہدین مسطور ٹہیر جاوین ورنہ ائمہ اربعہ رحمہم اللہ تعالےٰ انکی صورت سے
بیزار ہونگے جسطرح کہ اولیاء اللہ اپنے معتقدین مشرکین سے نفرت ظاہر کرینگے یہہ بات اسلئے
کہی گئی ہے کہ مقلدین مذاہب اپکو طرف کسی ایک امام کے منجملہ ائمہ اربعہ مجتہدین رحمہم اللہ تعالےٰ
کے منسوب کرتے ہین اونکی پیروی کا اصول و فروع مین دم بہرتے ہین مگر نفس الامر مین اونکے
برخلاف ہین نہ اونکا سا انکا عقیدہ ہے نہ اونکی طرح کا انکا عمل ہے عقیدہ کی تو یہہ صورت
ہے کہ چارون امام نے سبکو اپنی تقلید و رغیر کی تقلید سے دین اسلام مین صراحتاً منع کیا ہے
چنانچہ اقوال ایمہ اربعہ کی بابت اس نہی عن التقلید کی کتاب ایقاظ الہمم قول سدید دین خالص
وغیرہ کتب مین انہین مقلدین کی کتب مذہب سے نقل کئے گئے ہین معہذا یہہ لوگ ابتک تقلید
مذکور کو واجب سمجھے جاتے ہین تارک تقلید کو گمراہ جانتے ہین بلکہ حصر حق کا اپنے ہی مذہب
مین خیال کرتے ہین آپکو صواب پر دوسرے کو خطا پر کہتے ہین حالانکہ ہرگز یہہ عقیدہ انکے امام
صاحب کا نتہا اگر تہا تو کسی سند متصل سے ہمکو ثابت کر دکہا ئین ورنہ خدا سے شرمائین عمل
کی یہہ صورت ہے کہ جن امور کو امام صاحب نے بدعت کہا تہا یہہ اونکو عین ہدایت سمجھے ہین
جیسے علم کلام کہ امام اعظمؒ اور اونکے شاگرد قاضی ابویوسف نے علم مذکور کو ضلالت بنایا ہے
مگر مدعیان تقلید امام کسیطرح اس علم کلام کو نہین چھوڑتے پس اب تمہین کہو کہ یہہ صاحب لوگ
امامؒ کے مقتدی ہین یا خطوات شیطان کے متبع یہہ جگہہ ہرگز خفا ہونیکی نہین ہے بلکہ اگر کچہہ
بہی حیا باقی ہے تو جگہہ شرمانے کی ہے اسیطرح اور صدہا بدعات ہین جنکو امام اور اونکے شاگردون
نے کبہی نہین کیا تہا بلکہ اوس بدعت کے نام و نشان سے بہی واقف نہ تہے جیسے بدعت عقد محفل
میلاد شریف وغیرہ مگر یہہ لوگ اون بدعات کو موجب غایت اجر و ثواب کا جانتے ہین جیسے عرس
مشائخ یا مجادلہ سجائے مناظرہ بلکہ ان بہلے آدمیون سے ایسے کام بہی ہوتے ہین جو نزدیک

AsliAhleSunnet.com

سب ائمہ کے داخل شرک وکفر تہے جیسے گور پرستی پیر پرستی قبر پر بخاطر پدریت یا مادریت چادر چڑہانی
چراغ جلانا نذر ونیاز لانا منت مانگنا خیر یہہ مقام لایق طول اس کلام کے نہین ہے اسجگہہ اتنا
ہی مطلب تہا کہ جو جسکا دنیا مین تابع ہوگا وہ آخرت مین بہی اوسی کے ہمراہ رہیگا جسطرح کہ قرآن
شریف سے ثابت ہوا ہے السابقون الاولون من المهاجرين والانصار والذين
اتبعوهم باحسان رضي الله عنهم ورضوا عنه قید احسان سے یہہ معلوم ہوا کہ موافقت
ایک مسلمان کی دوسرے مسلمان سے کسی عقیدہ وعمل مین جبہی بری نہین ہے کہ مطابق طریقہ سلف
صلحا کے ہو ورنہ اتباع رجال داخل تقلید شوم ہوتا ہے قریب بیس جگہہ کے قرآن شریف مین
اسطرح کی تقلید سے منع فرمایا ہے وقال تعالے والذين امنوا واتبعتهم ذريتهم بايمان
الحقنا بهم ذريتهم معلوم ہوا کہ اتباع ذریت کا واسطے آبا کے اوسیوقت نافع ہے کہ دونو
یکسان مومن ہون یہہ بہی معلوم ہوا کہ تابع ہمراہ متبوع کے ہوگا ابراہیم علیہ السلام سے حکایت
کی ہے کہ اونہون نے کہا فمن تبعني فانه مني معلوم ہوا کہ اتباع خیر ہی تقلید شر ہے
اتباع کہتے ہین موافقت کرنے کو ساتہہ کسی شخص کے باپ ہو یا اوستاد یا پیر یا پیغمبر امر حق مین جو
مطابق مرضی خدا ورسول کے ہوتا ہے تقلید کہتے ہین دوسرے کی بات کا بغیر دلیل کے مان لینا
سو اتباع واقتدا درست ہے بلکہ محبوب ومطلوب شرع شریف ہے تقلید ممنوع ومطرود ہے
بلکہ اوسپر وعید سخت آئی ہے حکایت اوسکی کتاب اللہ مین کفار ومشرکین سے کی ہے نہ مومنین
امم سابقین سے پہر بمقابلہ اتباع مذکور کے جو ضد تقلید ہے یہہ فرمایا ہے ومن يشاقق الرسول
من بعد ما تبين له الهدى ويتبع غير سبيل المؤمنين نوله ما تولى ونصله جهنم
وساءت مصيرا مراد مومنین سے اسجگہہ صحابہ ہین الف لام عہد کا ہے سو جو کوئی خلاف انکی
راہ کے کہ اتباع کتاب وسنت تہا چلتا پہرتا ہے وہ سیر جہنم کی کریگا یا یہہ الف لام تعریف کا
ہے تو بہی مراد اوس سے یہی مہاجرین وانصار ہونگے استغراق اسلئے مراد نہین ہو سکتا ہے
کہ اسجگہہ عوام اہل اسلام مراد نہین ہین ورنہ رافضی بہی اپکو مومنین کہتے ہین اونہون نے اپنا

AsliAhleSunnet.com

لقب خاصہ اہل سنت کا لقب عامہ رکہا ہے یا مراد استغراق سے وہی سارے اصحاب قرون
ثلثہ مشہود لہا بالخیر ہین کہ یہ سب کے سب صراط مستقیم پر قائم دائم تہے انکے بعد جو زمانہ زیادہ شیوع
کذب وفساد کا تہا اوسوقت کے سارے مومنین صلحاء مسلمین نہ تہے کہ وہ مراد ہوسکین پہر
قیامت تک کے مومنین توکسیطرح پر بہی مقصود نہین ہوسکتے ہین کیونکہ ہر صدی مین غربت
اسلام کی بڑہتی جاتی ہے **وقال تعالے** یا ایہا الذین امنوا لا تتخذوا الیہود
والنصاری اولیاء بعضہم اولیاء بعض ومن یتولہم منکم فانہ منہم معلوم
ہوا کہ جو شخص جس کسی شخص کا دوست ہوتا ہے اوسکا حکم اور اوسکے دوست کا حکم یکسان
ہے خواہ کسی اہل کتاب کا دوست ہو یا کسی مجوس ہنود کا آشنا یا کسی فاسق فاجر مشرک مبتدع
کا ۔ **وقال تعالے** فاتبعوا امر فرعون وما امر فرعون برشید یقدم قومہ
یوم القیامۃ فاوردہم النار بئس الورد المورود معلوم ہوا کہ یہ تابع آخرت
مین ہمراہ اپنے متبوع کے داخل نار ہونگے جسطرح کہ دنیا مین اونکے تابع تہے لفظ اتباع کا اسجگہہ
موقع شر مین استعمال ہوا ہے یہ کچہ مخالف استعمال کے موضع خیر مین نہین ہے یہ ویسی
بات ہے جیسے کہ لفظ بشارت کا وعدہ اور وعید دونون مین بولا جاتا ہے فبشرہم بعذاب
الیم اسیلیے کبہی ہمراہ اس لفظ کے قید احسان کی زیادہ کردیجاتی ہے تاکہ محل شر سے الگ
ہوجاوے جس جگہہ یہ قید نہین آئی ہے وہان کوئی اور قرینہ سباق سیاق کا اس فرق پر
دلالت کرتا ہے یعنی کہ مراد اتباع سے اسجگہہ کونسا اتباع ہے خیر یا شر حدیث مین آیا ہے اللہ
تعالے ہر قوم کے لئے اونکے معبود کی صورت ظاہر کریگا جسکو وہ دنیا مین پوجتے تہے پتہر درخت
سورج چاند وغیرہ ذلک پہر فرماویگا کیا یہ میرا عدل نہین ہے کہ مین ہر انسان کو وہی دون
جسکو وہ دنیا مین چاہتا تہا پہر کہیگا کہ ہر امت ہمراہ اپنے معبود دنیادی کے جاوے یہ ہمراہ
اوسی معبود کے چل کہڑے ہونگے وہ معبود انکو لیجا کر آتش دوزخ مین پہونچا دیگا ابن قدامہ
مقدسی نے کتاب ذم التاویل مین لکہا ہے فکذلک کل من اتبع اماما فی الدنیا ف

AsliAhleSunnet.com

سنة او بدعة او خیرا و شرا کان معه فی الآخرة اسکے بعد یہ کہا ہے کہ جسکو آخرت
مین ہمراہ سلف کے ہونا محبوب ہوا اور یہہ چاہے کہ جو وعدہ خدا کا اونکے ساتھہ ہو چکا ہے
جنات و رضوان کا وہی وعدہ اسکے ساتھہ بہی پورا کیا جاوے تو اسکو چاہیے کہ اتباع اون کا
اچھی طرح کرے اگر اونکی راہ کو چھوڑ کر پگڈنڈی راہ پر چلیگا تو پہر عموم آیہ ومن یشاقق
الرسول الخ مین داخل ہوگا انتہٰی اس بیان سے بہی یہہ بات معلوم ہوئی کہ مراد مومنین
سے آیت مذکور مین یہی سلف صالحین ہین نہ اور کوئی وللہ الحمد ف اہل حق نے کہا ہے کہ
حقائق اشیاء کے ثابت ہین علم ان حقائق کا متحقق ہے ہان سوفسطائیہ حقائق اشیاء کا
انکار کرتے ہین سارے حقائق کو اوہام و خیالات باطلہ تابع اعتقادات جانتے ہین یہہ بات
انکی خلاف عقل و نقل شرع ہے اسباب علم کے واسطے خلق کی تین چیزین ہین ایک حواس
سلیمہ دوسرے خبر صادق تیسرے عقل حواس پانچ ہین ایک سننا دوسرے دیکھنا تیسرے سونگھنا
چوتھے چکھنا پانچوین چھونا ہر حاسہ ان حواس سے جس کام کے لئے بنایا گیا ہے اوسکو معلوم
کر لیتا ہے مثلاً کان آواز سنتا ہے آنکھہ صورت شکل دیکھتی ہے ناک خوشبو بدبو پاتی ہے چکھنے
سے مزا دریافت ہوتا ہے چھونے سے نرمی سختی معلوم ہوتی ہے ایک حاسہ کا کام
دوسرے حاسہ سے نہین ہو سکتا اگرچہ نفس الامر مین جائز ہے خبر صادق دو طرح پر ہوتی
ہے ایک خبر متواتر جو ایسی قوم کی زبان سے ثابت ہوئی ہے جنکا اتفاق جھوٹی بات پر عقل
روا نہین رکھتی ہے اسطرح کی خبر سے علم ضروری کا حاصل ہونا واجب آتا ہے جسطرح کہ
شاہان گذشتہ و بلاد دور دست کا حال معلوم ہے دوسری خبر رسول موید بمعجزہ اس
خبر سے علم استدلالی حاصل ہوتا ہے یہہ علم مشابہ اوس اگلے علم ضروری کے ہے حصول یقین
و ثبوت مین کسی شکک کی تشکیک سے زائل نہین ہو سکتا یہہ علم بمعنی اعتقاد مطابق جازم
ثابت ہے اگر ایسا نہو تو پہر یہہ علم نہوا جہل یا گمان یا تقلید ہوا تیسری عقل سوا اس سے بہی علم آتا
ہے عقل ایک ایسا جوہر ہے کہ جب آلات اوسکے سلامت ہوتے ہین تو علم ضروری اوس سے

AsliAhleSunnet.com

حاصل ہوجاتا ہے جو بات عقل سے بداہۃً ثابت ہوئی ہے وہ ضروری ہے جیسے علم اسبات کا کہ کل ہر چیز کا اوسکے جزء سے بڑا ہوتا ہے اور جو بات عقل سے ثابت باستدلال ہوئی ہے وہ اکتسابی ہے عقل کے سوا ایک چیز الہام ہے سو وہ نزدیک اہل حق کے اسباب شناخت صحت سے نہین حق عالم یعنی ماسوا اللہ سارا کا سارا مع تمام اپنے اجزاء کے محدث ہے یعنی عدم سے وجود مین آیا ہے عمران بن حصین نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کان اللہ ولم یکن شیٔ قبلہ وکان عرشہ علی الماء ثم خلق السموات والارض وکتب فی الذکر کل شیٔ رواہ البخاری فلاسفہ کا یہہ کہنا کہ عالم قدیم ہے خلاف عقل ونقل ہے یہہ قوم جسکو لوگ حکماء وعقلاء رکھتے ہین خطۂ یونان وغیرہ سے برآمد ہونا انکا بتاتے ہین اجہل خلق اللہ تھی انسے زیادہ تو بعض اطفال واکثر نسوان کو عقل ہوتی ہے کیونکہ جو علم اپنے عالم کو گمراہ کردے وہ جہل ہے نہ علم جو عقل کسی عاقل کو راہ ہدایت سے روکدے وہ حماقت وسفاہت ہے نہ درایت وکیاست علماء اسلام مین جن لوگون نے علم فلاسفہ اسلئے سیکھا تھا کہ اون کو اونہین کے علم سے قائل کردین وہ تو معذور تہے بلکہ ماجور رہے وہ لوگ جنہون نے بلاضرورت شرعی اس علم کو شامل فقہ وعقائد وتصوف کردیا ہے تمام عمر اسی دہندے مین بسر کی ہر نہ کبہی ادنی التفات قرآن کریم کا دہیان کیا نہ دراست علم سنت کا اہتمام اونکے انجام کا خدا حافظ ہے یہان تو حدیث شریف مین مطالعہ توریت سے منع فرمایا گیا ہے اسلئے کہ وہ کتاب منسوخ ہوگئی وہان فنون کفار کا استعمال علوم اسلام مین کیا گیا ہے کفر کو ایمان سے پیوند دیا گیا ہے انا للہ وانا الیہ راجعون بہرحال جب سارا عالم محدث ٹہیرا تو اب یہہ جہان قابل فنا بہی ہوا کل شیٔ ہالک الا وجہہ اس عالم فانی کا پیدا وایجاد کرنیوالا اللہ واحد احد صمد ہے جلت عظمتہ وعمت نعمتہ ؛

باب اول بیان مین معرفت رب العالمین کے

اصحاب حدیث جنکے مردون پر اللہ تعالے رحم کرے اونکے زندون کو محفوظ رکھے اس بات کی گواہی دیتے ہین کہ اللہ پاک ایک اکیلا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوسکے نبی و رسول ہین آمین بال برابر کچھ شک و شبہہ نہین ہے جو صفات خدا کے قرآن مین آئے ہین یا رسول خدا نے بیان فرمائے ہین وہ سب واسطے اللہ کے ثابت ہین وہ صفتین ایسی نہین ہین جیسے کسی مخلوق کی صفتین ہوتی ہین کہتے ہین اللہ نے آدم علیہ السلام کو اپنے ہاتھ سے بنایا جسطرح قرآن شریف مین فرمایا ہے یا ابلیس ما منعک ان تسجد لما خلقت بیدی اسجگہ لفظ ید کے معنی قدرت و قوت ٹہیرانا تحریف ہے کلام اللہ کی یہہ تحریف معتزلہ جہمیہ نے کی ہے سنی اس لفظ کو بلا تشبیہہ و تعطیل و تاویل کے بولتے ہین کوئی کیفیت اوسکی بیان نہین کرتے اپنی کیفیت تو ہر آدمی معلوم ہی نہین کرسکتا ہے کہ کس صفت انسان کی کیا کیفیت و ماہیت ہے خالق کی کیفیت بھلا کسکا مونہہ ہے جو معلوم یا بیان کرسکے ؎

در بہاران زاد و مرگش در دے ست
پشہ کے داند کہ بستان از کے ست

ہان جو لفظ کتاب و سنت صحیحہ مین بحق باریتعالے آیا ہے اوس لفظ کو جون کا تون اپنی بول چال مین کہتے سنتے ہین آمین اگر بظاہر کوئی تشبیہہ تمثیل نکلتی ہے تو نکلا کرے اوسکا علاج اس کلمۂ اجمالی سے کرتے ہین لیس کمثلہ شئ وھو السمیع البصیر اس ایک جملۂ صالحہ نے سارے جھگڑے قصے اگلے پچھلے دور و نزدیک کے چکا دیئے ع قضیۃ المدۃ الطولی قد انفصلت سو جیسا اعتقاد انکا بابت اس ایک صفت ید کے مثلاً ہے ایسا ہی اعتقاد بہ نسبت ہر صفت حق کے ہے بلا فرق و تفاوت خواہ وہ صفات قرآن پاک مین اوترے ہون یا حدیث نبوی مین آئے ہون سبکو ظاہر الفاظ پر جاری کرتے ہین مطابق ظاہر کے اعتقاد رکھتے ہین لفظ و معنی کے بدلنے کو تحریف تبدیل جانتے ہین تشبیہہ و تغیر سمجھتے ہین تاویل کو ایک شاخ تکذیب کی خیال کرتے ہین کسی صفت کو مخلوق کی صفت کیطرح نہین بتاتے بغیر کم و بیشی و اضافت و کیفیت کے سب پر یکسان ایمان لاتے ہین ازالہ کرنا لفظ حدیث کا عرف شرع و لغت عرب سے ناپسند کرتے ہین سچ تو ہے کہ کس کس عالم کی تاویل مانین جو آدمی آیا اوسنے

AsliAhleSunnet.com

ایک نئی تاویل سمجھی نئے معنی گڑھے نیا مطلب بتایا انکو کہا مقصود سکہا یا پہر کیا وجہ ہے کہ ایک شخص کی تاویل تو قبول کیجاوے دوسرے کی تاویل نامقبول ٹہیرے آخر وہ دوسرا بہی تو عالم ہے کچہہ جاہل نہین ہے سو جب تاویل مین یہہ آفت ثابت ہے تو اس سے بہتر یہی ہے کہ ظاہر لفظ پر ایمان لاوے علم اوسکا خدا کو سونپے اسیکا قائل رہے کہ لا یعلم تاویلہ الا اللہ اللہ تعالیٰ نے راسخین فی العلم سے نقل کیا ہے کہ وہ یون کہتے ہین امنا بہ کل من عند ربنا سو ہر مومن متقی کو یہی چاہئے کہ جب کسی صفت الٰہی کا ذکر اوسکے روبرو آوے تو وہ بہی یہی کلمہ کہے جو راسخین فی العلم کہتے ہین خدا نے انکو عقلمند فرمایا ہے کہ وما یذکر الا اولوا الالباب معلوم ہوا کہ تاویل کرنے والے نہ علم مین رسوخ رکہتے ہین نہ کسیطرح کا عقل وشعور نرے جاہل مزدور ہین علاوہ اسکے جب خود خدا نے کہدیا ہے کہ سوا خدا کے کوئی تاویل اوسکی نہین جانتا ہے تو پہر تاویل کرنا اگر بیوقوفی نہین ہے تو پہر کیا ہے کیا جواب ان صاحبونکو معلوم ہے وہ خدا کو معلوم نہین تہی یہہ خدا کو سکہاتے پڑہاتے ہین ع تعلیم خدائی بخدا نتوان کرد * بہلا وہ قادر جسکا کلام پاک معجز ٹہیر چکا ہے انکے خیال مین اوسکو تو یہہ قدرت حاصل نہوئی کہ وہ بیان اپنی صفات کا ایسی عبارت مین کرتا جسمین کوئی خلل تشبیہہ تجسیم کا لازم نہ آتا مگر انکے اسلاف کو ایسی طاقت حاصل ہوگئی ہے کہ اونہون نے بیان صفات کا الفاظ تنزیہہ وتعظیم مین شرح وبسط سے کردیا لاحول ولا قوۃ الا باللہ یہہ بہی کوئی مسلمانی ہے کہ خدا تو عاجز ٹہیرا اوسکی مخلوق قادر ٹہیری خدا نے وہ لفظ کہے ہین جنکا ظاہر باطن کفر والحاد ہے یارون نے وہ لفظ تراشے ہین جنکا ظاہر باطن سراپا تنزیہہ ہے یہہ کلمہ اوسی شخص کی زبان سے نکل سکتا ہے جسکو اقرار حشر ونشر کا نہوگا ورنہ کسی مومن کی کیا شامت آئی ہے کہ وہ اپنی زبان سے ایسی بات کہے یا کسیکو موت نے ربگا دیا ہے کہ وہ یہہ کلمہ اپنے مونہہ سے نکالے *

فصل

اہل سنت کا عقیدہ یہہ ہے کہ اس جہان فانی کا ایک بنانیوالا ہے اوسکو اللہ کہتے ہین وہ سب سے اول ہے یہہ عالم حادث ہے ان ربکم اللہ الذی خلق السموات والارض فی ستۃ ایام وقولہ تعالیٰ

AsliAhleSunnet.com

اللہ خالق کل شیئ وقولہ افی اللہ شک فاطر السموات والارض قرآن مجید مین قریب
پانسو آیت کے ایسی ہین جو اثبات صانع پر دلالت کرتی ہین سوا دہریہ کے جنکو محاورہ حال مین نیچری
بھی کہتے ہین سارے جہان کے عقلمند قائل ہین خالق کے دنیا کو حادث تو پیدا جانتے ہین جسنے یہہ کہا
کہ عالم قدیم ہے وہ کافر ہے اثبات صانع کے لیے یارون نے صدہا دلیلین عقل سے تراشی ہین بھلا کہو تو
قرآن پاک کی دلیلون کے سامنے اونکی کیا ہستی ہے جب جنے اپنے خالق مطلق معبود برحق کو حکمت یونان
سے پہچانا نہ حدیث و قرآن سے تو یہہ کیا خاک ایمان ہوا غزالی نے کیا اچھی بات کہی ہے کہ فی فطرۃ
الانسان وشواھد القرآن ما یغنی عن اقامۃ البرھان **ف** علی قاری نے لکھا ہے کہ لفظ
قدیم کا اسماء حسنی مین نہین ہے اکثر سلف نے اس لفظ کا انکار کیا ہے بعض خلف بھی اسکے منکر ہین جیسے
ابن حزم شرع شریف مین بجاے اس لفظ کے لفظ اول آیا ہے وہ اس لفظ قدیم سے بہتر ہے انتہی سچ
ہے ہمکو کیا ضرور ہے کہ جو لفظ خدا نے اپنے لیے نہین بولا ہے وہ ہم اوسکے لیے بولین متکلمین بھی عجب چیز
ہین جو الفاظ قرآن مین آگئے ہین یا رسول خدا نے بتائے ہین اونکو تو نہین بولتے جو الفاظ انکے پرکھون
نے تراشے ہین اونکو بولکر گمراہی مول لیتے ہین مثلاً تعریف خدا مین یہہ لکھتے ہین کہ وہ نہ عرض ہے نہ جوہر
نہ جسم ہے نہ اندر کسی چیز کے ہے نہ کسی جہت مین نہ وہ متحرک ہے نہ نازل نہ داخل عالم ہے نہ خارج
خدا نے جو خود اپنی تعریف لکھی ہے اپنا نسب بتایا ہے اوسکا ذکر نہین کرتے وہ یہہ الفاظ ہین قل
ھو اللہ احد اللہ الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد ذرا آنکھہ کہولکر خواب
جہالت سے جاگ کر انصاف سے تو کہو کہ خدا کو اگلی عبارت سے پہچاننا ٹھیک ہے یا اس آیت شریف
سے اوسکے معنی ہین زیادہ بلاغت ہے یا اس سورہ کے الفاظ مبارک مین جسکو عربیت مین کچھہ بھی
تھوڑا یا بہت سلیقہ ہوگا وہ ضرور کہیگا کہ عبارت اول بالکل لغو و مہمل ہے یہہ سورہ خدا کیطرف سے
وحی منزل ہے اسکے ہر لفظ کے نیچے بہت سے معانی و مطالب ہین اوسکے نیچے سواے گپ شپ کے کچھہ بھی
مقصود نہین **ع** ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا **ف** جسطرح ایک لفظ قدیم کا تھا اسیطرح
دوسرا لفظ واجب الوجود کا ہے مانا کہ مطلب غلط نہین ہے مگر جبکہ لفظ اول و آخر سے یہہ مطلب

AsliAhleSunnet.com

نکلتا ہے تو پھر کیا ضرور ہے کہ ہم لفظ مشتق چھوڑ کر لفظ بدعی اختیار کرین اللہ پاک کے نام کتاب و
سنت مین آئے ہین تو وہ نام توہی ہین جو مشہور ہین انکے سوا اور الفاظ مع بھی قرآن و حدیث
مین وارد ہوئے ہین جیسے ماہد منشی زارع وغیرہ سو جو لفظ جسطرح سے زبان خدا و رسول پر
جاری ہوا ہے اوسکو اوسیطرح پر بولنا چوکسی موضع استعمال کا بدلنا بھی کچھ ضرور نہین ہے
کیا جائے اسکے کہ جو الفاظ شرع مین نہین آئے ہین اونکو بولے گو وہ بولنا اونکا بوجہ صحت معنی کے
جائز ہی کیون نہو جیسے بولنا ہر دو لفظ مذکور اور لفظ خدا کا **ف** اللہ تعالے ہمیشہ سے ہے ہمیشہ
رہیگا سب سے بڑا ہے معدوم ہونا اوسکا ممتنع ہے یعنی کسیطرح وہ مٹ نہین سکتا جتنی صفتین کمال کی
ہین وہ سب اوسمین موجود ہین خواہ ذاتی ہون یا فعلی جیسے علم قدرت حیات سمع بصر ارادہ تکوین کلام ترزیق
تخلیق وغیرہا جتنی صفتین نقصان و زوال کی ہین اون سب سے پاک صاف ہے جیسے عجز جہل
کذب کوری کری ظلم موت کیونکہ ان صفتون مین لگاؤ حدوث و امکان کا ہے اللہ تعالے
ان دونون امر سے منزہ ہے **ف** ساری مخلوق کو اوسی نے پیدا کیا ہے جب خلق نتھی تب بھی
وہ ازل مین خالق تھا جو کچھ عالم ملک و ملکوت مین موجود ہے جہان لاہوت و ناسوت مین مشہود ہے
سبکو اوسی نے پیدا کیا ہے وہی سبکا خالق ہے یہ سب اوسیکی مخلوق ہین کیا انس کیا جن کیا ملائکہ
کیا شیاطین اللہ خالق کل شیئ خلق کہتے ہین فعل و تکوین و ایجاد و احداث و اختراع و ابداع
وغیرھا کو یعنی معدوم کا عدم سے وجود مین لانا سو یہ اوسکی ایک صفت ازلی ہے **ف**
جتنی معلومات ہین وہ سبکو جانتا ہے جزئیات ہون یا کلیات موجودات ہون یا معدومات
ممکنات ہون یا مستحیلات زمین کی تہ سے آسمان کی چوٹی تک جو کچھ ہوتا ہے وہ سب اوسکو
معلوم ہے کیا ذکر ہے کہ ایک ذرہ اوسکے علم سے باہر رہ سکے زمین مین ہو یا آسمان پر بلکہ کالی
چیونٹی کی چال اندھیری رات مین ٹھوس پتھر پر ذرہ کی حرکت ہوا پر اوسکو معلوم ہے الا یعلم من
خلق وھو اللطیف الخبیر کھلا چھپا سب نزدیک اوسکے برابر ہے ہواجس ضمائر حرکات خواطر
خفیات سرائر سب پر مطلع و آگاہ ہے عندہ مفاتیح الغیب لا یعلمھا الا ھو یعلم ما فی البر

AsliAhleSunnet.com

والبحر وما تسقط من ورقة الا یعلمها ولا حبۃ فی ظلمات الارض فلاسفہ کا یہ کہنا کہ اللہ تعالےٰ جزئیات کو نہین جانتا دہریہ کا یہ قول کہ وہ اپنی ذات کو نہین پہچانتا کفر صریح ہے اللہ نے تو یہ فرمایا ہے ھو بکل شیئ علیم واحاط بکل شیئ علما ولا یحیطون بشیئ من علمہ الا بما شاء بلکہ یہ صفت علم کی سب صفات الٰہی کی امام ہے یہ علم اوسکا ایک وصف ازلی ہے جسکے سامنے ساری معلومات مع اپنے متعلقات کے منکشف بکشف تام ہین **ف** ساری ممکنات پر قادر ہے وہ کون ممکن ہے جو اوسکی قدرت کاملہ سے باہر ہے اس وصف ازلی سرمدی کا اثر مقدورات مین وقت تعلق قدرت کے ظاہر ہوتا ہے قادر کے یہ معنی ہین کہ جاہے ایجاد عالم کرے چاہے نکرے ان اللہ علی کل شیئ قدیر فلاسفہ کا یہ زعم کہ ایک سے زیادہ پر قادر نہین ہے نظام کا یہ خیال کہ خلق جہل وقبیح پر قدرت نہین رکھتا ہے بلخی کا یہ گمان کہ جو بندہ کرسکتا ہے وہ خدا نہین کرسکتا عامۂ معتزلہ کا یہ وسوسہ کہ اوسکو نفس مقدور عبد پر قدرت حاصل نہین ہے ابطل باطلات سے ہے یہ قول بعض اہل علم کا کہ اگر خدا چاہے تو مثل جبریل علیہ السلام ومحمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سیکڑون بنے پیدا کرڈالے غلط نہین ہے اسلیے کہ قدرت اور چیز ہے تکوین اور بات ہے خود ماتریدیہ اسکے قائل ہین قدرت کا اثر یہ ہے کہ صدور مقدور کا قادر سے ممکن ہوتا ہے بنظر اوسکی ذات کے یہ ضرور نہین ہے کہ بالفعل وہ واقع بھی ہوجاے تکوین کا اثر یہ ہے کہ مکون فی الحال موجود ہوجاوے **قال تعالےٰ** اولیس الذی خلق السموات والارض بقادر علی ان یخلق مثلھم بلی وھو الخلاق العلیم معلوم ہوا کہ یہ بات لازم قدرت نہین ہے کہ مقدور بالفعل خارج مین واقع بھی ہوجاوے مگر سو اللہ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خاتم الانبیا رکیا ہے اسلیے مثل اونکا خارج مین پایا نجاویگا گو اللہ تعالےٰ کو قدرت ایجاد مثل پر حاصل ہے **قال تعالےٰ** ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین حدیث کا لفظ یہ ہے وختم بی النبیون **ف** جتنی کائنات ہے وہ سب اوسی کے ارادہ سے ہوئی ہے سارے حادثات کا وہی ایک

مدبر ہے کوئی قلیل یا کثیر عسیر یا یسیر خیر یا شر نفع یا ضر حلو یا مر ایمان یا کفر عرفان یا نکر فوز یا خسران زیادت یا نقصان طاعت یا عصیان سارے ملک و ملکوت مین ایسا نہین ہے جو اوسکے ارادہ سے نہو بلکہ جو کچھ اوسنے چاہا وہ ہوا جو نچاہا نہوا حدیث مین آیا ہے ماشاء اللہ کان و ما لم یشا لم یکن ؏

چاہا ہم نے وے نچاہا اوسنے — اوسکا چاہا ہوا ہمارا نہوا

قرآن مین فرمایا ہے وما تشاؤن الا ان یشاء اللہ رب العالمین ف سارے اصوات و حروف و کلمات کو وہ سنتا ہے سارے اشکال و الوان کو وہ دیکھتا ہے یہہ سننا دیکھنا صفت قدیمہ ہے کوئی نئی بات نہین ہے کیا ذکر ہے کہ اوسکے سننے سے کوئی مسموع باقی رہجاوے یا اوسکے دیکھنے سے کوئی مبصر بچ جاوے گو کتنا ہی مخفی و غائب و پوشیدہ کیون نہو بُعد و ظلمت مانع اس سمع و بصر کی نہین ہو سکتی سمع کا علاقہ مسموعات سے ہے بصر کا علاقہ مبصرات سے یہہ دونون صفتین علحدہ علحدہ ہین ایک نہین ہین جسنے یہہ سمجھا کہ مراد انسے علم ہے غلط سمجھا ہے اسلئے کہ ذکر علم کا قرآن شریف مین ہمراہ معلومات کے آیا ہے ذکر سمع کا بیان مسموعات مین ذکر بصر کا بیان مبصرات مین جب سمع و بصر سے ارادہ علم کا کیا جاویگا تو قرآن و حدیث کی تحریف لازم آویگی علاوہ اسکے جو کوئی سنتا دیکھتا نہین ہے اوسکو سمیع بصیر نہین کہتے ہین ف کوئی چیز مشابہ اوسکے نہین ہے نہ ذات مین نہ صفات مین لیس کمثلہ شیئ نہ وہ مشابہ کسی چیز کے ہے جہمیہ اہل سنت کو مشبہہ کہتے ہین حالانکہ خود معطلہ ہین تشبیہ تو جب ہوتی کہ کسیکو مثل خدا کے یا خدا کو مثل کسی شے کے اعتقاد کرتے تیہ تو اس اعتقاد کو کفر سمجھتے ہین ترمذی نے لکھا ہے کہ جاری کرنا ان صفتون کا تشبیہہ نہین ہے تشبیہہ تو یہہ ہے کہ یون کہا جاوے سمع کسمع و بصر کبصر انتہی یہی حکم ساری صفات کا ہے کہ کسی ایک صفت مین بھی تشبیہہ منظور نہین ہے ؏

چہ نسبت ذرہ را با عین خورشید — چہ دعوی خاک را با عالم پاک

ف خدا کا نہ کوئی ضد ہے جو اوس سے کسی بات مین جھگڑے اوبھے لو کان فیہما آلھۃ الا اللہ

AsliAhleSunnet.com

لغسد تنا نہ کوئی ند ہے فلا تجعلوا للہ انداداً حدیث مین آیا ہے اجعلتنی للہ نداً یہہ
اسپر فرمایا کہ ایک شخص نے کہا تھا ما شاء اللہ و شئت مطلب یہہ ہے کہ نہ کوئی خدا کا مخالف ہے
نہ کوئی اوسکی برابر کا ہے شوکانی نے لکہا ہے کہ ایسا مبالغہ اثبات صفات مین جو تجسیم تک پہونچا دے
ایسا غلو نفی صفات مین جو تعطیل سمجہا دے افراط و تفریط ہے سلف کا طریقہ فقط یہہ تہا کہ جو کچہہ
خدا نے اپنے لئے ثابت کیا ہے اوسکو ثابت رکہتے جسکی نفی اپنی ذات سے کی ہے اوسکو منفی سمجہتے
لیس کمثلہ شئی کہتے پس بس انتہٰے ف وجوب وجود و استحقاق عبادت خلق و تدبیر مین اللہ
کا کوئی شریک نہین ہے پہلی بات کی دلیل قولہ تعالےٰ ہے لو کان فیہما اٰلہۃ الا اللہ لفسدتا
اس آیت کو برہان تمانع کہتے ہین اور یہہ دلیل منع کرتی ہے اس بات سے کہ سوا ایک خدا کے کوئی
دوسرا خدا نہین ہو سکتا ہے دوسری بات کی دلیل یہہ آیت ہے واعبدوا اللہ ولا تشرکوا بہٖ
شیئاً معلوم ہوا کہ سوے خدا کے کوئی دوسرا لائق و مستحق عبادت کے نہین ہے تیسری بات کی یہہ صورت
ہے کہ باعتبار ایجاد عالم کے اللہ مین تین صفتین ہین ایک صفت ابداع کی ہے یعنی ایجاد کرنا کسی
چیز کا عدم سے بغیر کسی مادہ کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جب پوچہا کہ سب سے پہلے کیا تہا
فرمایا اللہ تہا کوئی چیز اوس سے پہلے نتہی دوسری صفت خلق کی ہے یعنی ایجاد کرنا کسی چیز کا کسی چیز
سے جسطرح آدم علیہ السلام کو مٹی سے جان کو آگ سے بنایا ہے تیسری صفت تدبیر کی ہے یعنی سارے
جہان کا بند و بست رکہنا انتظام کرنا جیسے ابر سے پانی برسانا زمین سے غلہ میوہ پیدا کرنا یا جیسے
ابراہیم علیہ السلام پر آگ کو سرد کر دیا یا ایوب علیہ السلام کے لئے ایک چشمہ نکالدیا جس سے ساری
بیماریان اونکی دور ہو گئین یا جیسے سارے عرب و عجم کو دیکہکر ناپسند کیا پہر رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو وحی بہیجی اونہون نے تاریکی سے نکالکر روشنی مین پہونچا دیا سو سوا اوسکی
ذات پاک کے کوئی مستحق عبادت کا نہین ہے عبادت کہتے ہین پلے سرے کی تعظیم کرنے کو یہہ تعظیم خاص
ہے واسطے رب العالمین کے قال تعالےٰ ایاک نعبد و ایاک نستعین ف سوا اللہ
کے کوئی نہ کسی بیمار کو شفا دے نہ کسیکو رزق نہ کسی بلا کو ٹالے نہ کسیکو اوسکی مراد بخشے قال تعالےٰ

و اذا مرضت فهو یشفین ان اللہ ھو الرزاق ذو القوۃ المتین و نحن نرزقکم
و ایاھم امن یجیب المضطر اذا دعاہ و یکشف السوء لفظ رزاق کے بعد جو یہ فرمایا
کہ وہ قوت والا ہے اس سے سمجھا گیا کہ کبھی پرورش کسی مخلوق کی ہاتھ سے اوسکے دشمن کے بھی کرادیتا
ہے جسطرح فرعون نے موسیٰ علیہ السلام کو پالا تھا ○

عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد	خمیر مایۂ دکان شیشہ گر سنگ ست

یہ چارون کام اسطرح ہوتے ہین کہ لفظ کن کہا اور وہ کام ہو گیا و اذا قضی امرا فانما
یقول لہ کن فیکون یعنی سچ مچ یہی لفظ فرماتا ہے یہ بات نہین ہے کہ مراد ان حروف سے
ایجاد و تکوین ہو مجازاً ذکر اس حرف کا کیا ہو فخر الاسلام بزودی بھی اسی کے قائل ہین یہہ
بات بھی نہین ہے کہ یہ چارون کام بمعنی تسبب عادی ظاہری ہون جسطرح کہ یون کہتے ہین
طبیب نے بیمار کو شفا دی امیر نے لشکر کو رزق دیا کہ یہہ اور بات ہے گو لفظ مین اشتباہ ہو ف
اللہ کا نہ کوئی وزیر ہے نہ پشت پناہ نہ وہ اپنے غیر مین گھسے نہ وہ غیر سے ملکر ایک ہو جاوے
ذات وصفت دونون مین اکیلا نرالا ہے نہ کوئی حادث اوسکی ذات کے ساتھ قائم ہو نہ اوسکی
ذات مین کسیطرح کا حدوث ہے یہہ حدوث جو نظر آتا ہے تعلق صفات مین ساتھ متعلقات
کے ہے جسوقت کہ تعلق ارادہ کا اوسکے وقوع کے ساتھ ہوتا ہے یہانتک کہ ظہور افعال کا وقتاً
فوقتاً مطابق تقدیر کے ہوا کرتا ہے بلکہ ٹھیک بات یہہ ہے کہ یہہ تعلق بھی حادث نہین ہے حادث
وہی متعلق بفتح لام ہے اسیوجہ سے احکام تعلق کے بوجہ تفاوت متعلقات متفاوت ہوتے
ہین اوسکی ذات پاک ہرطرح پر حدوث و تجدد و تغیر و تبدل سے بری ہے یہہ تبدل نہ ذات مین
ہے نہ صفات مین جہل و کذب سے بری ہے وعد و وعید دونون مین تخلف نہین ہوتا ہے ما
یبدل القول لدی محققین کا یہی مذہب ہے مگر بعض کہتے ہین کہ خلف وعید جائز ہے اسلئے
کہ یہہ خلف فضل و کرم ہے ○

و انی اذا اوعدتہ او وعدتہ	لمخلف ایعادی و منجز موعدی

AsliAhleSunnet.com

ف اللہ عرش کے اوپر ہے الرحمن علی العرش استوی یہہ آیت قرآن شریف مین سات جگہہ
آئی ہے سلف نے اسکو محکم ٹہرایا ہے سارے محدثین و ائمہ مجتہدین و علمار محققین و راسخین فی العلم کا
یہی عقیدہ ہے قدریہ و معتزلہ و جہمیہ استوار کا انکار کرتے ہین یہہ محرف ہین قرآن پاک کے قرآن
مین لفظ علی العرش کا حدیث مین فوق العرش آ گیا عرش ساتون آسمان کے اوپر ہے باوجود اسکے کوئی چیز اوسکے علم و
سمع و بصر سے مخفی نہین رہتی ہے حجۃ الوداع مین ایک لاکہہ چوبیس ہزار یا زیادہ مرد و زن و اطفال
شہری و دیہاتی موجود تہے سبکے روبرو اونگلی طرف آسمان کے اوٹہا کر اشارہ کیا تہا اللہ کو سبکے اوپر
بتایا تہا کتاب اعلام الموقعین مین اٹہارہ دلیلین قرآن سے اثبات علو پر نکالی ہین کتاب الکافیۃ الشافیۃ
مین اس عقیدہ پر مناظرہ و مباہلہ کرنا چاہا تہا مگر مخالف بہاگ گئے مقابلہ مین اہل حق کے ہار گئے و للہ الحمد
کتاب انتقاد رجیح مین دلیلین اس عقیدہ حمیدہ کی تفصیل سے لکہی گئی ہین سب سے عمدہ فیصلہ اس معاملہ
کا امام دار ہجرت مالک بن انس نے کیا ہے کسی نے انسے کیفیت استوار کی پوچہی تہی کہا الکیف غیر
معلوم و الاستواء غیر مجہول و الایمان بہ واجب و السوال عنہ بدعۃ پہر کہا کہ مجہکو ڈر
لگتا ہے کہ کہین تو گمراہ نہو پہر اوسکو اپنے پاس سے نکلوا دیا باقی رہین آیتین قرب و معیت وغیرہما کی
سو اونپر بہی ایمان لانا مطابق ظواہر الفاظ کے فرض ہے کیفیت اونکی حوالہ علم الہی ہے اکثر مفسرین
و اہل علم نے اونکو محمول علم و عون و نصر پر کیا ہے مگر ہمکو کچہہ ضرورت اس تاویل کی بہی نہین ہے فقط
تصدیق کرنا اور معنی اوسکے خدا کو سونپنا کافی و افی شافی ہے یہہ قول بعض علمار کا کہ جن راسخین
فی العلم کو خدا نے علم لدنی دیا ہے وہ کنہ اس تفوق و استوا کی جانتے ہین ایک آہنگ خارج از
قانون ہے اسلیے کہ اکثر علمار کے نزدیک یہہ آیت شریف والراسخون فی العلم کلام مقطوع ہے نہ
اپنے ماقبل پر معطوف یہی مذہب ہے ایک جماعت صحابہ و تابعین وغیرہم کا اکثر نحوی بہی اسیکے قائل ہین
جیسے اخفش و کسائی و فراء وغیرہم یہی مختار ہے اکثر مفسرین و محدثین کا سمعانی نے کہا علم راسخین
کے قائل بہت تہوڑے ہین انمین ابن عباس رضی اللہ عنہ ترجمان قرآن جرأت ستے اونہون نے
بہی یہی سمجہا ہے کہ حرف واو واسطے استیناف کے ہے اسکے سوا آیت مذکور مذم مین اہل زیغ و

فتنہ کے مع مین مفوضین علم الی اللہ کے اوتری ہے اس سے یہہ معلوم ہوا کہ سوا خدا کے کوئی معنی
اوسکے نہین جانتا جو دعوی معنی شناسی کا کرتا ہے وہ صاحب زیغ و فتنہ ہے جو علم مین مضبوط دم
ثابت قدم ہین اونکا یہہ مقولہ ہے آمنا بہ کل من عند اللہ انس وابو امامہ و واثلہ وابو الدردا
کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا تہا راسخین فی العلم کون لوگ ہین فرمایا جسکی
قسم سچی زبان سچی دل سیدہا پیٹ پارسا شرمگاہ عفیف ہے اسکو طبرانی وابن جریر وابن ابی حاتم
نے روایت کیا ہے یہہ حدیث نزدیک ابن عساکر کے بہی انس وغیرہ سے مرفوعاً آئی ہے لفظ حدیث کا یہہ
ہے ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم سئل عن الراسخین فی العلم فقال من برت
یمینہ وصدق لسانہ واستقام قلبہ وعف بطنہ وفرجہ فذلک من الراسخین
فی العلم اس حدیث سے یہہ بہی معلوم ہوا کہ جو عالم ہوکر سوگند دروغ کہاتا ہے یا سچ نہین بولتا ہے
یا قلب مستقیم نہین رکہتا ہے یا شکم و ستر کو گناہ سے نہین بچاتا ہے وہ راسخین فی العلم مین داخل نہین
ہے گو کتنا ہی پڑہا لکہا کیون نہو جسطرح آجکل حال اکثر فضلا ء مبتدعین بلاد موحدین متبعین کا ہے
ف فلاسفہ و معتزلہ نے بسبب صعوبت مقام کے نفی صفات کی اختیار کی ہے کرامیہ نفی قدم
صفات کرتے ہین اشاعرہ نے کہا صفات رب نہ عین ہین نہ غیر مگر سچ یہہ ہے کہ کتاب و سنت مین کہین
آتا پتا اس خرض لایعنی کا نہین چلتا کیا عین کہان کا غیر یہہ غیر و عین بعینہ شین و غین ہے اسیطرح
جسنے یہہ کہا کہ صفات زائد ہین نفس ذات پر اوسنے ایسے امر مین خوض کیا ہے جسکا حکم اوسکو نہتہا
شاہ ولی اللہ نے ٹہیک بات کہی ہے کہ حق اسجگہہ یہہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس مسئلہ
مین کچہہ گفتگو نہین فرمائی بلکہ امت کو اسطرح کے تکلم و بحث کرنے سے روکا اور ڈانٹا ہے سو کسی شخص
کو نہین پہونچتا کہ جس بات سے آپنے منع فرمایا ہے اوسپر پیشقدمی کرے انتہے ف جہمیہ کا یہہ کہنا
کہ اللہ اپنی ذات سے ہر جگہہ موجود ہے بدلیل آیات معیت و قرب و نجوی وغیرہا کے خلاف آیت
محکم استوار کے ہے آدم سے لیکر خاتم تک جتنے پیغمبر و نبی آئے سبنے یہی کہا سنا کہ اللہ اس جہان سے
الگ تہلگ عرش کے اوپر خلق سے جدا ہے آخر جسنے یہہ کہا ہے کہ مین ساتہہ احسان والون صبر

AsliAhleSunnet.com

کرنیوالون کے ہوں اوسی نے تو یہ بھی فرمایا ہے کہ مین بالائے عرش ہون تو اس معیت وعلو مین کسیطرح کا تناقض و تعارض و تخالف و تباین نہین ہے گو بادی نظر مین قاصرین کی انظار مین کسیطرح کا تعارض ظاہر کیون نہو مگر محصلین کے نزدیک ہر آیت اپنے موقع ومحل پر آئی ہے ؛

فصل

اصحاب حدیث کا ایک عقیدہ یہہ ہے کہ قرآن کریم خدا کا کلام وکتاب و وحی ستطاب و تنزیل جلیل ہے مخلوق نہین ہے جو اس کلام کو مخلوق کہتا ہے وہ کافر ہے مخلوق ہونے کے یہہ معنی ہین کہ معنی اس کتاب کے طرف سے اللہ کے ہین لفظ اس کتاب کی طرف سے رسول اللہ کے ہین سو یہہ عقیدہ معتزلہ کا تہا اہل سنت کا عقیدہ یہہ ہے کہ یہہ وہی کلام ہے جسکو جبریل علیہ السلام طرف سے اللہ تعالے کے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر لائے ہین یہہ کلام قرآن عربی زبان ہے بے علمون کی تعلیم کے لئے آیا ہے جاہلونکو ڈراتا خوشخبری سناتا ہے قال تعالے انہ لتنزیل رب العالمین نزل بہ الروح الامین علی قلبک لتکون من المنذرین بلسان عربی مبین یہہ وہی کلام خدا ہے جسکو رسول خدا نے امت کو پہونچایا ہے اللہ نے فرمایا یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک حدیث مین آیا ہے اتمنعونی ان ابلغ کلام ربی یہہ کلام سینون مین محفوظ ہے بل ہو آیات بینات فی صدور الذین اوتوا العلم زبانون پر پڑہا جاتا ہے فاذا قرأناہ فاتبع قرآنہ مصحفون مین لکہا ہوا ہے وکتاب مسطور فی رق منشور وقال انہ لقرآن کریم فی کتاب مکنون حدیث مین آیا ہے نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان یسافر بالقرآن الی ارض العدو عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا حتی انظر فی کلام اللہ عکرمہ مصحف کو ہاتہہ مین لیکر کہتے ہذا کلام ربی کانون سے سنا گیا ہے یعنی انہین الفاظ وحروف واصوات کے ساتہہ حتی یسمع کلام اللہ اشعریہ اسی کے قائل ہین ماتریدی کا یہہ قول کہ معنی اس آیت کے یہہ ہین کہ حتی یسمع ما یدل علیہ خلاف ظاہر قرآن ہے انکے نزدیک

AsliAhleSunnet.com

موسیٰ علیہ السلام نے نفس کلام نہین سُنا بلکہ ایک آواز سنی جو کلام پر دلالت کرتی تہی لاحول ولا قوۃ الا باللہ بہرحال کسیطرح سے کوئی قاری اوسکو کیون نہ پڑہے یا حافظ حفظ نکرے یا لافظ متلفظ نہو یا تالی کسی جگہہ اوسکی تلاوت کیون نکرے خواہ لڑکون کی تختیون پر لکہا جاوے یا گہرون کی در و دیوار پر بے شک و شبہہ وہی کلام خدا ہے ہرگز مخلوق نہین خلق کلام کا اعتقاد کرنا کفر صریح ہے یہی مذہب ہے اکابر اہلسنت وجماعت کا جیسے ابن خزیمہ ابوبکر اسمعیلی ابن مہدی طبری وغیرہم امام جماعۃ اہلسنت احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کی پکڑ دہکڑ اسی مسئلے پر ہوئی تہی اگر یہہ ثابت قدم نرہتے تو مذہب اہلسنت کا دنیا سے جا چکا تہا مگر اللہ تعالےٰ نے یہہ مرتبا نہین کے لئے گویا رکہہ چہوڑا تہا کہ اوس ہنگامے مین وہ نصرت حق کی جسکا پایان نہین جزاہ اللہ عنا خیرا اسی قبولیت کا یہہ اثر تہا کہ انکے جنازہ مبارک پر آٹہہ لاکہہ آدمی بے طلب جمع ہوگئے تہے وذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء یہہ عزت دنیا مین کسی بادشاہ وقت کو بہی حاصل نہوئی بغداد مین وہ کون بشر تہا جسنے یہہ سعادت حضوری حاصل نکی یا بعد انکے جو ہجوم جنازہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ پر ہوا تہا پہر وہ کسی دوسرے عالم کے جنازہ پر نہوا ہان بہی کئی لاکہہ آدمی جمع ہوگئے تہے واللہ یختص برحمتہ من یشاء امام احمد نے فرمایا ہے جو کوئی یہہ کہتا ہے کہ لفظی بالقران مخلوق وہ جہمی ہے جو کہتا ہے غیر مخلوق وہ بدعتی ہے طبری نے کہا یہی بات حق ہے اسمین کفایت وقناعت ہے یعنی یہہ الفاظ قرآن جو ہمارے تمہارے موہنہ و زبان سے نکلتے ہین مخلوق نہین ہین بلکہ بعینہ وہی کلمات وعبارات ہین جو خدا نے نازل کئے ہین سو اسمین یہہ بحث کرنا کہ مخلوق ہین یا نہین خلاف طریقۂ سنت ہے نہ کرے سے یہہ خوض ہی کرنا نچاہئے لفظ ومعنی قرآن کے سب طرف سے خدا کے ہین یہہ کلام ایک صفت ہے منافی سکوت وآفت کی اس کلام مین خدا نے امر ونہی کی ہے احوال گزشتہ وحال واستقبال سے اطلاع بخشی ہے ساری کتب آسمانی اسی صفت کلام کی تفصیل ہین اس کلام کا ثبوت خود کلام اللہ سے ہے وکلم اللہ موسیٰ تکلیما حدیث مین آیا ہے کلم اباک کفاحا دوسری حدیث مین یون ہے ما منکم

من احد الا یکلمہ اللہ یوم القیامۃ یہ حدیثین سنن و صحاح کی ہین ف اللہ تعالے کی آٹھ صفتین ہین علم و قدرت و حیاۃ و سمع و بصر و ارادہ و تکوین و کلام سو یہ صفت کلام کی ایک صفت ازلی سرمدی ہے اہل کلام نے اگرچہ بشدومد تمام اسباب کا انکار کیا ہے کہ اللہ کا کلام جنس حروف و اصوات سے ہو لیکن اصحاب حدیث نے واسطے کلام اللہ کے اثبات حرف و صوت کا بھی کیا ہے اور کسطرح یہہ اوسکا اثبات نکرتے جبکہ خود رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے جنپر یہہ کلام پاک اوترا ہے ذکر حرف و صوت کا فرمایا ہے حدیث ابن مسعود مین مرفوعاً آیا ہے جسنے پڑہا ایک حرف کتاب اللہ عز وجل کا اوسکے لیے دس نیکیان ہین اسکو ترمذی نے صحیح کہا ہے دوسری روایت مین یون آیا ہے مین نہین کہتا کہ الم ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف اور لام ایک حرف اور میم ایک حرف ہے ام سلمہ کا لفظ یہہ ہے کہ قرارت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی حرف بحرف کہلی ہوئی ہوتی تہی رواہ ابوداؤد والنسائی والترمذی وصححہ اسطرح کی اور بہت حدیثین ہین جنمین ذکر حروف کا آیا ہے رہی صوت یعنی آواز سو حدیث طویل عبداللہ بن انس مین بذیل بیان حشر مرفوعاً یون آیا ہے کہ پکاریگا اللہ اونکو ایسی آواز سے جسکو دور والا ویسا ہی سنے گا جیسا نزدیک والا اسکو امام احمد نے روایت کیا ہے بخاری اس حدیث کو بطریق گواہی کے لائے ہین ابن مسعود کا لفظ یہہ ہے کہ جب کلام کرتا ہے اللہ ساتھہ وحی کے تو سنتے ہین آواز اوسکی آسمان والے جیسے کوئی زنجیر کسی چکنے پتہر پر گرتی ہے اوسوقت وہ سب سجدہ مین گر پڑتے ہین اسکے سوا خود کلام مجید مین اطلاق لفظ قول و کلمات کا قرآن شریف پر آیا ہے اور ظاہر ہے کہ کلمہ و کلام حروف سے مرکب ہوتا ہے اور وقت تلفظ کے اوسمین آواز موجود ہوتی ہے تفتازانی کا یہہ اعتراض اس عقیدہ پر کہ یہہ حنبلیونکی بالکل ناانصافی ہے کہ وہ قائل ہین حرف و صوت کے بالکل لغو ہے کیا یہہ بات اہل حدیث نے اپنے جی سے گڑہی ہے کہ لائق قبول کے نہین ٹہیرتی حالانکہ دلیل اس دعوی کی ویسی ہی قوی و صحیح ہے جسطرح دلیل نفس ثبوت کلام اللہ کی قوی و صحیح ہے پہر ایک دلیل کا ماننا دوسری کی

دلیل کا نہ ماننا اگر انصاف کا خون کرنا نہین ہے تو پہر کیا ہے ہمارے نزدیک جو شخص منکر حرف وصوت کا ہے اوسکو لازم ہے کہ وہ نفس کلام کا بہی انکار کرے صاف یون کہدے کہ نہ خدا تعالےٰ متکلم ہے نہ کلام اوسکی صفت ہے انحصار تکلم کا طریقہ مالوفہ حیوانات مین سبب اس خبط و خلط کا ہوا ہے کہ یہہ لوگ یہہ نہ سمجہے کہ تکلم کے لئے کچہہ مخارج حروف و ادوات اصوات کا ہونا ضرور نہین ہے دیکہو سنگریزہ نے تسبیح کی تہی بکری کی زہر آمود بول اوٹہی تہی درخت و پتہر نے سلام کیا تہا جہنم کہیگی هل من مزید آخر یہہ کلام طریق معہود کے سوا ہے پس اگر قادر قدیر بہی بدون طریق عادی کے تکلم فرماوے تو کیا مشکل ہے ہان یہہ کلام نفسی جسکا ذکر کتب اشعریہ و ماتریدیہ مین موجود ہے اسکی ہوا تک بہی کتاب و سنت مین نہین ملتی تمیز اس کلام نفسی کا صفت علم سے بجز اعتبار معتبر کے کسی دوسری طرح پر نہین ہو سکتا ہے بیہقی نے کتاب الاسماء والصفات مین اثبات صفت کلام بسط تمام کیا ہے صفت قول و تکلم و اسماع و عدم خلق قرآن و فرق تلاوت و متلو کا اور ہونا کلام اللہ کا با حرف و صوت ادلہ کتاب و سنت سے جیسا کہ چاہیے ویسا ثابت کیا ہے گو طریق تاویل کو بہی برتا ہے حسن العقیدہ مین لکہا ہے کہ قرآن اللہ کا کلام ہے اللہ نے اس کلام کو طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وحی کیا ہے وما کان لبشر ان یکلمہ اللہ الا وحیا او من وراء حجاب او یرسل رسولا فیوحی باذنہ ما یشاء یہہ ہے حقیقت وحی کی وحی یون ہوتی ہے کہ کوئی بات دلمین پہونک دیجاوے یا رؤیا دکہائی جاوے یا وقت توجہ کرنے کے طرف غیب کے علم ضروری پیدا کر دیا جاوے ورا حجاب یہہ ہے کہ ایک کلام منظوم سنا جاوے خارج مین کوئی قائل اوسکا نظر نہ آوے ارسال رسول خود ظاہر ہے

صدائے شہپر جبریل عشق ہر ساعت	ز جنبش دل پر اضطراب می شنوم

ف بیہقی نے کہا ثبوت صفات الٰہی کا قرآن و حدیث دونون سے ہے ایک صفت خدا کی حیات ہے فرمایا هو الحی القیوم پہر کہا هو الحی لا اله الا هو پہر کہا و توکل علی الحی الذی لا یموت حدیث مرفوع ابن عباس مین آیا ہے انت الحی الذی لا یموت رواه الشیخان عمر کا لفظ

AsliAhleSunnet.com

مرفوع یہ ہے وھو حی لا یموت بیدہ الخیر رواہ البیہقی انس کی حدیث مین مرفوعاً
یون آیا ہے یا حی یا قیوم برحمتک استغیث اس دعا کو بعض اہل علم نے اسم اعظم بہی کہا ہے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وقت نزول کرب کے اسکو کہتے تہے دوسری صفت خدا کی
علم ہے لا یحیطون بشیء من علمه الا بما شاء وقال انزله بعلمه وقال الیه یرد
علم الساعة وقال وسع کل شیء علما وقال انما العلم عند اللہ موسیٰ علیہ السلام
نے جب کہا کہ مین بڑا عالم ہون تو اللہ نے ان پر عتاب کیا کہ علم کو طرف خدا کے کیسلئے نہ پہیرا اسکو بخاری
نے ابی بن کعب سے مرفوعاً روایت کیا ہے حدیث استخارہ مین آیا ہے انی استخیرک بعلمک رواہ
البخاری عن جابر عمار بن یاسر کا لفظ مرفوع یہ ہے اللھم بعلمک الغیب وقدرتک علی الخلق
اخرجہ البیہقی تیسری صفت خدا کی قدرت ہے قال تعالےٰ ھو القادر وقال
بلی قادرین علی ان نسوی بنانہ حدیث عثمان مین مرفوعاً آیا ہے اعوذ باللہ وقدرتہ
رواہ مسلم ابوذر کا لفظ مرفوع یہ ہے ومن علم انی ذو قدرۃ فاستغفرنی غفرت لہ
بقدرتی رواہ البیہقی قدرت کو کسی جگہہ بلفظ قوت بہی ذکر کیا ہے جیسے ھو اشد منھم قوۃ
وھو الرزاق ذو القوۃ المتین حدیث سجدہ مین آیا ہے شق سمعہ وبصرہ بحولہ
وقوتہ چوتہی صفت خدا کی عزت ہے وھو العزیز الحکیم وکان اللہ قویا عزیزا وقال
ان العزۃ للہ جمیعا وقال سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون حدیث ابی ہریرہ
مین آیا ہے وعزتک لا اسالک غیرھا رواہ البخاری ابن عباس کا لفظ مرفوعاً یہ ہے
اعوذ بعزتک اخرجہ البخاری عثمان کا لفظ یون ہے اعوذ بعزۃ اللہ وقدرتہ رواہ
البیہقی حدیث ابی سعید مین مرفوعاً یہ لفظ آیا ہے العز ازاری والکبریاء ردائی پانچوین
صفت جلال ومجد وجبروت وکبریا وعظمت ہے یہ الفاظ جو معنی مین قریب یکدیگر ہین قرآن و
حدیث مین بہت جگہہ آئے ہین جیسے ذو الجلال والاکرام وله الکبریاء فی السموات والارض
انس کا لفظ مرفوع یہ ہے وعزتی وجلالی وعظمتی رواہ البخاری عوف کی حدیث مرفوع

AsliAhleSunnet.com

مین ہے سبحان ذی الجبروت والملکوت ابن عباس نے مرفوعاً کہا ہے اہل الثناء
والمجد رواہ مسلم چھٹی صفت خدا کی مشیت و ارادہ ہے دونون کے ایک ہی معنی ہین وما
تشاؤن الا ان یشاء اللہ ولکن اللہ یھدی من یشاء ویزید فی الخلق ما یشاء
فعال لما یرید ابن عباس کہتے ہین ایک اعرابی کی عیادت مین آپ نے یون فرمایا لا باس علیک
طھور ان شاء اللہ وقال ولکن اللہ یفعل ما یرید وقال یحکم ما یرید وقال
یرید اللہ لیبین لکم وقال یرید ان یتوب علیکم ابو سعید کا لفظ مرفوع یہ ہے اذا
اراد اللہ تعالے خلق شیئ لم یمنعہ شیئ رواہ مسلم معاویہ کی حدیث مرفوع یہ ہے
من یرد اللہ بہ خیرا یفقھہ فی الدین رواہ الشیخان ساتوین صفت خدا کی سمع ہے
قال تعالے ھو السمیع البصیر ھو السمیع العلیم ان اللہ سمیع بصیر واللہ یسمع
تحاورکما اننی معکما اسمع واری انا نسمع سرھم ونجواھم حدیث ابی موسیٰ مین مرفوعاً
آیا ہے تدعون سمیعا بصیرا رواہ البخاری عائشہ کا لفظ مرفوع یہ ہے ان اللہ قد
سمع قول قومک رواہ الشیخان آٹھوین صفت خدا کی بصر و رویت ہے آیات مذکورہ دلیل
ہین اس صفت کی فسیری اللہ عملکم الم یعلم بان اللہ یری علاوہ ان صفات کے
بعض آیات و اکثر احادیث مین اطلاق لفظ ذات نفس شخص مرء صورت وجہ عین ید
یمین کف حثیات اصابع ساعد ذراع صدر ساق قدم رجل جنب کا آیا ہے رحم
ظل اللہ استوار فوق من فی السماء رفع عروج صعود معیت مرصاد دنو قرب اتیان
اللہ نزول ہرولہ وطاء فتح نفس تقدیر نفس کو بیان فرمایا ہے اللہ کا سامنے مصلی کے
ہونا ذکر کیا ہے ضحک عجب فرح تبشبش نظر غیرت ملال استحیاء استہزاء خدیعت مکر
فراغ تردد فضل رحمت محبت رضا سخط غضب عداوت ولایت اختیار صبر امادہ
خلق محاضرہ مصافحہ اطلاع اشراف عندیت تقلیب قلوب سبق کلمہ شفاعت بالاذن کا
بیان فرمایا ہے دلیلین ان صفات کی قرآن وحدیث مین موجود ہین کتاب الجوائز والصلات

AsliAhleSunnet.com

ہین سارے ادلہ انکے مذکور ہین اگر وہ سب دلیلین اس جگہ لکھی جاوینگی تو یہہ رسالہ ایک بڑی کتاب
ہو جاویگا ف اصحاب حدیث شاہد ہین اس بات کے کہ اللہ تعالے ساتون آسمان کے اوپر بالاے
عرش ہے جسطرح قرآن مین سات جگہہ ذکر استوار کا آیا ہے رسالہ احتوار اسی بیان مین ہے اوسمین
ادلہ کتاب و سنت اقوال ائمہ امت بتفصیل مذکور ہین یہہ سب آیات و روایات محمول ہین ظاہر پر یہہ
علم انکا حوالہ علم الٰہی ہے ام سلمہ نے کہا ہے استوار مجہول نہین کیف معقول نہین اقرار استوار کا ایمان
ہے انکار اوسکا کفر ہے یہی بات امام مالک نے بہی کہی ہے ابن مبارک کہتے ہین نعرف ربنا فوق
سبع سموات على العرش استوى بائنا من خلقه ولا نقول كما قالت الجهمية انه
ھاھنا اس لفظ سے اشارہ طرف زمین کے کیا ابن خزیمہ نے کہا ہے جو منکر ہے استواے رحمن کا
بالاے عرش پر وہ کافر حلال الدم ہے آدمی سے توبہ کرائین اگر نکرے تو فی الفور اوسکی گردن مارین
اور کسی مزبلہ پر اوسکو ڈالدین تاکہ اوسکی بدبو سے اہل اسلام و معاہدین کو ایذا نہ پہونچے اوسکا مال
فئ ہے کوئی مسلمان اوسکا وارث نہین ہو سکتا کیونکہ حدیث مین آیا ہے لا يرث المسلم الكافر انتہی
یہی قول سارے ائمہ سلف و محدثین کا ہے ف اصحاب حدیث نے جسطرح اثبات استوار کا کیا ہے
اسیطرح اثبات صفت نزول حق تعالے کا بہی کیا ہے کہ وہ ہر رات آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہے
یہہ نزول مشابہ نزول مخلوق کے نہین ہے بلکہ بلا تمثیل و تکییف ہے جو خبر صحیح اس باب مین آئی ہے
اوسکو ظاہر لفظ پر جاری کرتے ہین علم اوسکا خدا کو سونپتے ہین اسحق بن راہویہ سے امیر عبد اللہ
بن طاہر نے کہا اے ابا یعقوب حدیث مین آیا ہے ينزل ربنا كل ليلة الى السماء الدنيا یہہ
نزول کیا ہے کیونکر ہے انہون نے کہا اعز الله الامير لا يقال لامر الرب كيف انما ينزل
بلا كيف ابن مبارک سے کسی نے کیفیت اس نزول کی پوچھی تہی کہا ينزل كيف يشاء پہر کہا
اذا جاءك الحديث عن رسول صلى الله عليه وآله وسلم فاخضع له حدیث نزول صحیحین
مین آئی ہے اس مسئلہ کے بیان مین شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے ایک کتاب مستقل لکھی ہے ابو ہریرہ کا لفظ
یہہ ہے اذا مضى نصف الليل او ثلثاه ينزل الله الى السماء الدنيا الخ صابونی نے

AsliAhleSunnet.com

احادیث نزول کو اپنی سند سے ذکر کیا ہے پھر یہہ کہا کہ اخبار نزول کو علما رحجاز وعراق نے اپنی سند سے ثابت کیا ہے ابن خزیمہ نے کہا ہے فنشهد شهادة مقر بلسانه مصدق بقلبه مستيقن بما في هذه الاخبار من ذكر النزول من غير ان نصف الكيفية لان نبينا صلى الله عليه وآله وسلم لم يصف لنا كيفية نزول خالقنا الى السماء الدنيا واعلمنا انه ينزل ام سلمہ نے دن عرفہ کے کہا کہ آج وہ دن ہے کہ اللہ تعالےٰ آسمان دنیا پر نزول کریگا اسیطرح شب نصف شعبان مین ذکر نزول رب کا آسمان دنیا پر آیا ہے صابونی کہتے ہین جب احادیث نزول ثابت ہوگئین تو اہل سنت نے ان حدیثون کو قبول کیا قائل نزول ہوگئے بدون تشبیہ کے انکا اعتقاد یہہ ہے کہ کوئی صفت بہی خدا کی مشابہ صفات مخلوق کے نہین ہے جسطرح کہ ذات اوسکی کسی مخلوق کی ذات سے مشابہ نہین ہے انتہٰے غرضکہ اللہ تعالےٰ گو بالاے عرش سے فرش آسمان دنیا پر آوے اللہ ہی ہے بندہ فرش زمین سے اگرچہ بالاے ہفت آسمان تک پہونچے پہر بندہ ہی ہے جسطرح کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معراج ہوئی تھی ؎

	الرب رب وان تنزل		والعبد عبد وان ترقى

ف نسفی نے جو یہہ کہا ہے کہ محدث عالم کا اللہ واحد قدیم حی قادر علیم سمیع بصیر شائی مرید ہے یہہ ٹہیک کہا ہے قرآن وحدیث سے اسیطرح ثابت ہوا ہے اسکے بعد جو یہہ لکہا ہے کہ اللہ نہ عرض ہے نہ جسم نہ جوہر نہ مصور نہ محدود نہ معدود نہ متبعض نہ متجزی نہ متناہی نہ موصوف بماہیت نہ موصوف بہ کیفیت نہ وہ متمکن کسی جگہہ مین ہے نہ اوسپر کوئی زمانہ جاری ہو سکتا ہے سو یہہ لکہنا اونکا ماخوذ ہے الفاظ وعبارات فلاسفہ حمقا رسے گو معنی ان الفاظ کے صحیح ہی کیون نہون مبانی ومعانی حدیث وقرآن کریم کیا کافی مقصود وشافی مراد وافی مطلوب نہین ہین جو اہل اسلام ان الفاظ وحشیانہ کو اختیار کرین بلکہ جو تفصیل صفات الٰہی کی کتاب وسنت مین آئی ہے یہہ سارے الفاظ اوسکے ادا مین قاصر ہین کہان اللہ ورسول کا کلام معجز نظام کہان حکمار یونان فلاسفہ نافرجام کا کلام ضلالت التیام ملت اسلام مین جو لوگ ایمہ علم کلام تہے انہین

AsliAhleSunnet.com

جس کسیکو خدا نے ہدایت کی تہی وہ یہہ کہہ گیا ہے کہ علیکم بدین الاعراب والعجائز والصبیان امام الحرمین جوینی امام رازی امام غزالی وغیرہم نے آخر عمر مین اسبات پر ندامت و خجالت ظاہر کی کہ ہمنے بیفائدہ عمر شغل علم کلام مین کیون برباد کی اس علم سے ہرگز معرفت خداوند تعالے کی حاصل نہین ہوتی ہے بجز شکوک و ظنون و حیرت کے کچہہ ہاتہہ نہین آتا ہے حق بحت صدق صرف وہی سیدہی سادی بات ہے جو صاف صاف کتاب و سنت مین آئی ہے ہم اوسی بات پر مرتے ہین ولله الحمد ؎

آیا جو وجود مین سو معدوم ہوا
سمجھے اتنا کہ کچھہ نہ سمجھے افسوس

بے سمجھی تھی سب جو کچھہ کہ مفہوم ہوا
معلوم ہوا کہ کچھہ نہ معلوم ہوا

غرضکہ معرفت صفات الہی کا گر یہی قرآن و حدیث ہے جسنے انکو چھوڑ کر دوسرے کی بات سنی وہ گمراہ ہوا معطل کو عابد عدم کہا ہے ممثل کو عابد صنم بتایا ہے معطل اعمی ہے ممثل اعشی ہے خدا کا دین درمیان غالی و جافی کے ہے نہ اوسمین افراط ہے نہ تفریط جو سچ ہے وہ اتنی بات ہے کہ صفات کا انکار نکرے اونکی کیفیت خدا کو سونپے سلف کا مذہب اثبات بلا تشبیہ تنزیہ بلا تعطیل ہے اسی اعتقاد پر سارے ایمۂ اسلام مجتہدین کرام گزرے ہین جیسے مالک و ابو حنیفہ و شافعی و ثوری و اوزاعی و ابن مبارک و امام احمد و ابن راہویہ وغیرہم یہی اعتقاد مشائخ امجاد کا بہی تہا جیسے فضیل بن عیاض ابو سلیمان دارانی سہل تستری وغیرہم ان ایمہ مین درمیان اصول دین کے کچہہ جہگڑا اختلاف نہ تہا یہی مذہب سارے محدثین محسنین کا بہی ہے سارے کتب آسمانی انبیاء و رسل جملہ عقلاء روے زمین اسی کے قائل ہین ہان فقط ایک مٹھی بہر معتزلہ جہمیہ فرعونیہ نے انکار اس مسئلہ صفات کا کیا ہے سو علماء محققین نے اونکے لئے لے ڈالے ہین جہوٹے کو اوسکے گہر تک پہونچا دیا ہے ہمکو اثبات کمال کے لئے یہہ آیت کافی ہے الرحمن علی العرش استوی نفی نقص و زوال کے لئے یہہ کریمہ شریفہ شافی ہے لیس کمثلہ شیئی اگر اعتقاد اجمالی درکار ہے تو سورۂ اخلاص کفایت کرتی ہے اگر ایمان تفصیلی مطلوب ہے تو قرآن کریم حدیث رسول رحیم بس کرتی ہے ہم جو خدا کو اوسطرح

AsliAhleSunnet.com

پہچانین جسطرح کہ اوسکو افلاطون ارسطو بو علی سینا ابن سبعین وغیرہم نے پہچانا ہے تو اسکی ہمکو
کیا ضرورت ہے ہم نہ ان لوگون کے بندے ہین نہ انکی امت ہین ہمکو تو ارشاد آلہی ہدایت رسالت
پناہی کافی وافی شافی ہے قل اللہ ثم ذرہم فی خوضہم یلعبون یہ بیچارے حکمار کیا اور
انکی عقل کیا ما للتراب ورب الارباب ف شرح حسن العقیدہ مین لکھا ہے اللہ تعالےٰ اپنی
ذات وصفات مین کسی چیز کا محتاج نہین ہے نہ کوئی اوسپر حاکم ہے وہی سبکا حاکم ہے کوئی چیز اوسپر
غیر کے واجب کرنے سے واجب نہین ہوتی ہے ہان کبھی وہ وعدہ کرتا ہے پھر اوس وعدہ کو وفا فرماتا
ہے جیسے ایفا اوسنے خود اپنے اوپر واجب کیا ہے سارے کام اوسکے متضمن حکمت ہین حکیم اوسکا نام
ہے افحسبتم انما خلقناکم عبثا مصلحت کلیہ ہر امر کی اوسیکو معلوم ہے نہ کسی دوسرے کو اوسکی ذات
پاک پر نہ کوئی لطف جزئی خاص واجب ہے نہ اصلح خاص ورنہ کسی کافر فقیر معذب فی الدارین
کو پیدا نکرتا کیونکہ اوسکے لئے عدم وجود سے زیادہ صالح تر ہے اللہ سے کوئی امر قبیح نہین ہوتا ہے
بلکہ جو کچھ اوسنے پیدا کیا ہے وہ سب حسن ہے حدیث مین آیا ہے الخیر کلہ بیدیک والشر لیس
الیک اوسکے فعل وحکم مین جور وظلم نہین ہوسکتا ہر خلق وامر مین رعایت حکمت کی فرماتا ہر چیز
کام اوسکا اسلئے نہین ہے کہ وہ اپنی ذات وصفات کو کامل کرنا چاہتا ہے یا اوسکی طرف
حاجت وغرض لگی ہوئی ہے کہ یہ دلیل ہے ضعف وقبح کی بلکہ اوسمین مصالح عباد وبلاد و
مخلوقات کے بحسب مشیت مراد ہین سوائے خدا کے کوئی حاکم نہین ہے عقل کیا چیز ہے جس سے
کسی چیز کا حسن وقبح معلوم ہوسکے یا وہ ثواب وعقاب کا حکم لگا سکے حسن وقبح ہر چیز کا خدا
کے حکم واقتضاء سے ہوتا ہے لوگون کو جو تکلیف دی ہے کبھی مصلحت اوسکی اتفاقاً کسی کی عقل مین آجاتی
ہے مناسبت ثواب وعقاب کی دریافت ہوجاتی ہے کبھی وہ مصلحت اخبار رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم سے معلوم ہوجاتی ہے کبھی بالکل معلوم نہین ہوتی ساری صفتین خدا کی ذات مین ایکہی
ہین تکرر وتعدد کو اوسمین دخل نہین ہے بحسب تعلق وتجدد کے انتہا نہین رکھتین بلکہ خود یہ تعلق
بھی متعدد نہین ہے تعدد جو ہے متعلق بفتح لام مین ہے احکام تعلق کا ظہور جو متفاوت ہوتا ہے

یہ مطابق تفاوت متعلقات کے ہوتا ہے ورنہ اوسکی ذات پاک ہر طرح کے حدوث و تجدد و تغیر و تعدد سے بری و منزہ ہے واللہ اعلم ؛

باب دوسرا بیان مین اسمار و صفات الٰہی کے

ثبوت خدا کے نامون کا کتاب و سنت و اجماع سلف امت سے ہے فرمایا وللہ الاسماء الحسنیٰ فادعوہ بہا وقال ادعوا اللہ او ادعوا الرحمن ایا ما تدعوا فلہ الاسماء الحسنیٰ وقال ھو اللہ الخالق البارئ المصور لہ الاسماء الحسنیٰ شوکانی نے کہا ہے کہ یہ آیتین مجملا مشتمل ہین اسبات پر کہ اللہ کے لئے نام ہین نہ تفصیلا انتہٰی مراد نام سے وہ لفظ ہے جو تنہا ذات یا ذات و صفات دونون پر دلالت کرتا ہے قالہ الصاوی بیضاوی نے کہا مراد الفاظ ہین یا صفات ہین اللہ کے نامون کی بزرگی سبکے نامون پر ایسلئے ہے کہ یہ نام اشرف معانی پر بخوبی دلیل ہین انتہٰی حدیث حذیفہ مین آیا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جب بچھونے پر جاتے فرماتے اللھم باسمک احیی و باسمک اموت رواہ البخاری اس سے نام خدا کا ثبوت ہوا حدیث بطاقہ مین آیا ہے فلا یثقل مع اسم اللہ شیئ اسیطرح یہ اور بہت سی حدیثین آئی ہین علماء حدیث و قرآن کا اتفاق و اجماع ہے اثبات اسمار پر کوئی مخالف انکا اس امر مین معلوم نہین ہے سو جب ثبوت اسمار الٰہی کا ان تینون طرح سے ہو چکا ہے اور قرآن شریف سے بھی معلوم ہو گیا ہے کہ اللہ ہی کو ان نامون سے پکارنا چاہئے تو جو کوئی ما سوا اللہ کو پکارتا ہے وہ مشرک ہے اہل اعمال نام ملائکہ و شیاطین کے پڑھتے لکھتے ہین بعضے اولیار اللہ کے نام کا وظیفہ کرتے ہین کوئی رسول اللہ کے نام کا ورد بحرف ندا کیا کرتا ہے کوئی اسمار اہل بدر کا وظیفہ خوان ہے کوئی سارے انبیار کے نامون کی تسبیح پھیرتا ہے سو یہ سب ورد و وظیفے خلاف مقصود شرع شریف ہین سوا اللہ کے نہ کسیکو پکارے نہ کسی کے نام کو جپے ف اللہ کا نام سچا جھوٹا ہے سب جگہ ف مشہور یہ ہے کہ اللہ کے نام توقیفی ہین یہی بات ٹھیک ہے مگر بعض علمار نے کہا ہے کہ

AsliAhleSunnet.com

یہہ توقیف اسمار مین ہے نہ صفات مین معتزلہ و کرامیہ کا قول یہہ ہے کہ جب کوئی معنی کسی لفظ کے حق مین اللہ کے ثابت ہون پہر اوسپر عقل بہی دلالت کرے تو اوسکا بولنا اللہ پر جائز ہے طیبی نے کہا آخر عجم نے اللہ کے ایسے نام رکہے ہین جو شرع شریف مین نہین آئے ہین حالانکہ اون نامون کی صحت پر اتفاق ہے انتہے جیسے لفظ ایزد یا لفظ یزدان یا لفظ خدا فارسی مین یا لفظ گاڈ انگریزی مین یا لفظ نرنکار ہندی مین مگر مختار غزالی وغیرہ محققین یہی ہے کہ جب یہہ سارے نام توقیفی ٹہیرے تو انہین پر توقف کرنا چاہئے دوسرونکے تراشے ہوئے نام نہ بولے بلکہ غزالی نے یہانتک کہا ہے کہ جو نام رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا آپکے مان باپ نے نہین کہا ہے نہ خود آپنے وہ نام اپنا مقرر فرمایا ہے ہمکو اوس نام کا رکہنا درست نہین ہے اسیطرح ہر بزرگ نام کا شخص سو جب یہہ بات حق مخلوقین مین منع ہے تو خدا کے حق مین بالاولے ممتنع ہوگی بلکہ اسپر اتفاق ہے کہ جس نام یا صفت ~~سے~~ توہم نقص کا ہو گو نص مین آیا ہو اوسکو بہی بولنا نچاہیے جسطرح لفظ ماہد زارع فالق حالانکہ فنعم الماھدون ام نحن الزارعون فالق الحب والنوی آچکا ہے اسیطرح ماکر و بنّا نہ کہے گو مکر اللہ والسماء بنیناھا فرمایا ہے انتہے معلوم ہوا کہ خدا ورسول کے حق مین اونہین اسمار وصفات کا بولنا کہنا اطلاق استعمال کرنا درست ہے جو شرع شریف مین آچکے ہین جیسے اسمار حسنی اپنی طرف سے کوئی نام وصفت واسطے اللہ ورسول کے نہ تراشے جسطرح دلائل الخیرات وغیرہ مین لفظ قندیل عرش اللہ وغیرہ آیا ہے اسلئے کہ ان دونون صاحبون کے نام توقیفی ہین نہ قیاسی ہان بعض اہل علم کے نزدیک بولنا اوس نام وصفت کا جائز ہے جسپر علمار امت نے اجماع کیا ہے جیسے لفظ خدا وایزد وغیرہ واللہ اعلم **ف** حلیمی نے کہا اسمار حسنی کی تقسیم پانچ عقائد پر ہے ایک اثبات باریتعالے ان اسمار مین رد ہے معطلہ پر جیسے حی باقی وارث وغیرہ دوسری توحید حق تعالے انمین رد ہے مشرکین پر جیسے کافی علی قادر وغیرہ تیسری تنزیہ خدا انمین رد ہے مشبہہ پر جیسے قدوس مجید محیط وغیرہ چوتہے یہہ اعتقاد کہ ہر موجود خدا ہی کا اختراع و ایجاد کیا ہوا ہے انمین رد قائلین بے علت و

معلول پر جیسے خالق باری مصور قوی وغیرہ پانچوین اعتقاد اس بات کا کہ مدبر و معرف سارے مخترعات کا وہی ایک اللہ ہے جسطرح چاہتا ہے لوٹتا پھیرتا ہے جیسے قیوم علیم حکیم انمین رد ہے قائلین طبائع و تدبیر کواکب و تدبیر ملائکہ پر انتہےٰ بیہقی نے کہا پھر انمین ایسے نام بھی ہین جو دو معنی پر دلالت کرتے ہین دو قسم یا زیادہ اقسام مین داخل ہوتے ہین حسید محمد بن اسمعیل امیر نے ضابطہ اطلاق اسمار آلہی کا یہ بیان کیا ہے کہ ایک وہ نام ہین جنکا اطلاق باب دعا و ندا و طلب حاجات مین آتا ہے جیسے یا غفور یا رحیم یا رزاق یا حی یا قیوم برحمتک استغیث دوسرے وہ نام ہین جنکا اطلاق باب اخبار مین ہوتا ہے جیسے اللہ مومن اللہ متکلم کہ اسطرح پر بولنا انکا درست ہے مگر باب دعا مین یہ اسمار نہین بولے جاتے مثلاً یون نہین کہین گے یا متکلم اغفر لی اسیطرح لفظ ماہر و زارع وغیرہ کا حال ہے کہ باوجود ورود سمع کے اطلاق انکا ایک باب سے دوسرے باب مین ٹھیک نہین ہے رازی کی تقریر یہ ہے کہ اسمار صفات تین طرح پر ہین ایک وہ جو قطعاً ثابت ہین دوسرے وہ جو قطعاً ممنوع ہین تیسرے وہ جو مقرون بکیفیت ہین پہلی قسم مین ایک وہ نام ہین جو مفرداً و مضافاً بولے جاتے ہین جیسے قادر قاہر دوسرے وہ جو مفرداً جائز ہین مضافاً مگر بشرط جیسے خالق کہ اسکا تنہا بولنا اور خالق کل شیئ کہنا دونون جائز ہے مگر خالق القردة نہ بولین گے تیسرے وہ نام کہ مضافاً درست ہین مفرداً نادرست جیسے منشی کہ منشی الخلق جائز ہے نہ نرا منشی دوسری قسم کی صورت یہہ ہے کہ جو نام اوسمین سمعاً وارد ہوا ہے اوسکا اطلاق جائز ہے اوسکو ما یلیق بہ پر محمول کرینگے تیسری قسم مین جو نام سمعاً آچکا ہے اوسکا اطلاق درست ہے مگر اوسپر قیاس نکیا جاویگا نہ تصرف باشتقاق جیسے ومکر اللہ و یستہزی بہم کہ اللہ کو ماکر و مستہزی کہنا جائز نہین ہے انتہےٰ **ف** ایک جماعت اہل علم نے اسمار حسنیٰ کی شرح عربی فارسی بلکہ اردو مین بھی لکھی ہے سب سے بہتر وہ معنی ہین جو بیہقی نے حلیمی سے کتاب الاسمار والصفات مین یا شوکانی نے شرح عدہ مین یا مفسرین و محدثین نے ذیل تفسیر و شرح حدیث مین لکھے ہین قال تعالیٰ وذروا الذین یلحدون فی اسمائہ سیجزون بما کانوا یعملون

AsliAhleSunnet.com

یعنی جو لوگ اللہ کے ناموں مین الحاد کرتے ہین حق و صواب کو چھوڑ دیتے ہین اسماء حسنیٰ کے سوا اَور
نام تراشتے ہین تم اونکو چھوڑ دو وہ اپنے کیے کی جزا سزا پاوینگے مثلاً یون کہے یا سخی یا رفیق
اسلیے کہ خدا نے یہہ نام اپنے لیے نہین بتائے اسی الحاد مین یہہ بھی داخل ہے کہ جوہر و جسم
و عقل و علت و واجب الوجود و علۃ العلل اول الاوائل وغیرہ الفاظ مخترعہ عبارات متعلقہ کا
اطلاق ذات پاک باریتعالیٰ پر کیا جاوے مانا کہ انکے معنی صحیح ہین لکن توقیف اس اطلاق سے
منع کرتی ہے بعض علماء نے یہہ بھی کہا ہے کہ الحاد فی الاسم تین طرح پر ہوتا ہے ایک یہہ کہ اللہ
کے ناموں کو غیر اللہ پر بولا جاوے جسطرح کفار نے بتوں کے نام لات و عزیٰ و مناۃ اللہ
و عزیز و منان سے نکالکر مقرر کیے تھے مسیلمہ کذاب نے اپنا نام رحمن رکھا تھا اسی قسم مین یہہ
بھی داخل ہے کہ بعینہ نام خدا کا کسی مخلوق پر بولے جسطرح ہنود راجون کو اَن داتا کہتے ہین
بمعنی رازق حالانکہ یہہ وصف مخصوص ہے ساتھہ خدا کے اسیطرح کسی امیر رئیس کو غریب پرور
خداوند نعمت کہنا درست نہین ہے اسلیے کہ یہہ الفاظ ترجمہ ہین لفظ رب و ولی نعمت کے
دوسرے وہ نام رکھنا اللہ کا جو جائز نہین ہے جیسے ابو المسیح ابو العزیز وغیرہ نصاریٰ اب و
ابن و روح القدس بولتے ہین کرامیہ لفظ جسم کا اطلاق اللہ پر جائز رکھتے ہین یا جسطرح معتزلہ
اثناء کلام مین لکھہ جاتے ہین کہ اگر اللہ تعالیٰ ایسا کرتا تو سفیہہ مستحق الذم ہوتا نعوذ باللہ
ان الفاظ مین نہایت درجہ کی بے ادبی و گستاخی ہے اللہ پاک کی تنزیہ ایسی بول چال گفتگو
محاورہ سے واجب ہے تیسرے یہہ کہ بندہ ذکر اپنے رب کا ایسے لفظ سے کرے جسکے معنی نہین جانتا
ہے نہ اوسکے مسمّی کو پہچانتا ہے شاید وہ مسمّی ایسا امر ہو جو لائق وصف جلال ذو الجلال نہین
ہے سو یہہ تینوں قسمین الحاد کی ہین انسے معلوم ہوا کہ جس لغت و زبان کا یہہ شخص عالم عارف
نہین ہے اوس لغت کا لفظ حق مین اللہ تعالیٰ کے نہ بولے گو وہ لفظ برا نہو بلکہ اچھا ہی کیون
نہو اسلیے کہ یہہ بات خلاف توقیف ہے پس جو اسم و صفت شرع مین نہین آیا ہے اوسکے
بولنے ہی کی کچھہ حاجت نہین ہے خدا کے نام نیک کیا کم ہین کہ اونکو چھوڑ کر تیرے میرے نام

AsliAhleSunnet.com

رکہے ہوئے پکارے جاوین **ف** حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعاً آیاہے اللہ کے ننانوے[99] نام ہین ایک
کم سو جسنے انکو گن لیا یا سیکہہ لیا یا یاد کر لیا وہ بہشت مین جاویگا اللہ ایک ہے ایکو دوست
رکہتا ہے رواہ الشیخان واہل السنن وغیرہم ترمذی نے ان نامونکو نام بنام ذکر کیا
ہے لفظ ھو اللہ سے شروع کرکے لفظ صبور پر گنتی ختم کی ہے یہہ حدیث حسن ہے ایک جماعت
حفاظ نے ان اسمار کو اس روایت مین مدرج کہا ہے یعنی غیر مرفوع مگر بعض طرق سے یہہ نام
مرفوعاً بہی آئے ہین گو سند اوسکی ضعیف ہے بعض علمار نے تتبع ان اسمار کا خود قرآن کریم
سے کیا ہے کسی نے اسیقدر نام کسی نے کم بیش نام نکالے ہین لفظ حدیث مذکور کا اسجگہ احصاہا
ہے یہہ لفظ متفق علیہ شیخین ہے دوسری روایت مین لفظ من حفظہا آیا ہے بخاری نے اسی
لفظ کو تفسیر لفظ احصار ٹہیرایا ہے بعض نے کہا ہے احصار کے یہہ معنی ہین کہ ان اسمار کے
معانی پر عامل قائم ہو مثلاً جب رازق کہے تو اوسی پر رزق کا اعتماد رکہے نہ کسی اور پر بعض نے
کہا احصار یہہ ہے کہ اللہ کو سارے نامون کے ساتہہ پکارے یہہ نکرے کہ بعض نامون پر
اقتصار کرے کسی نے کہا بلکہ مراد ازبر کرنا ان نامون کا ہے غرضکہ کچہہ ہی مطلب ہو جو ان اسمار
کا محصی ہے یا حافظ یا انپر عامل ہے وہ موعود بہ جنت ہے اللہم ارزقنا اگر کسیکو یہہ نام
نوک زبان پر مسلسل یاد نہین ہین مگر وہ ہمیشہ تلاوت قرآن شریف کی کرتا رہتا ہے تو وہ بہی
مستحق اجر مذکور کا ہے اسلئے کہ یہہ سارے نام قرآن پاک مین مع شئے زائد موجود ہین رہی
یہہ بات کہ اس حدیث سے حصر اسمار ثابت ہوتا ہے یا نہین سو حدیث مذکور مین کوئی لفظ مفید
حصر کا نہین آیا ہے بلکہ مطلب حدیث کا یہہ ہے کہ اتنے ہی نامون کے یاد رکہنے عمل کرنے پر جنت
ملتی ہے گویا یہہ خبر دی ہے دخول جنت کی نہ حصر اسمار کی اسیوجہ سے دوسری حدیث ابن
مسعود مین آیا ہے کہ اسألک بکل اسم سمیت بہ نفسک رواہ احمد وصححہ ابن حبان
بعض علمار نے کہا ہے اللہ کے ہزار نام ہین مگر یہہ کم ہین انتہی لکن ہمکو اوسیقدر نام معلوم
ہین جو کتاب وسنت مین آئے ہین گو اصل مین کتنے ہی نام کیون نہون حدیث مذکور سے بعض نے

AsliAhleSunnet.com

یہ سمجھا ہے کہ اسم عین مسمی ہوتا ہے سو یہ بات نہین ہے بلکہ مراد اسجگہ تسمیہ ہے سچ پوچھو تو اس
مسئلہ مین غور کرنے ہی کی کچھ ضرورت نہین ہے سلف نے اسمین خوض نہین کیا ہے یہ بلا علم کلام
سے خلف مین آگئی ہے خوبی اسلام کی یہہ ہے کہ مسلمان لایعنی کام سے بچے سو وہ تو نہوا لکنا نخوض
مع الخائضین پر عمل کیا اللہ تعالے نے قرون ثلثہ مشہود لہا بالخیر کو اس آفت سے عافیت مین
رکھا تھا جب متکلم و فقہاء و صوفیہ آئے یہ خرافات لائے اسکو علم سمجھا یہ نہ سمجھے کہ حدیث مین آیا
ہے ان من العلم لجهلا ف رہی یہ بات کہ قسم کھانا ان ناموں کے ساتھ چاہیے یا نہین
سو فتح الباری مین لکھا ہے کہ جو نام خدا کا قرآن یا حدیث مین ثابت ہوا ہے اوس سے حلف
منعقد ہو جاتا ہے شوکانی کا لفظ مختصر مین یہ ہے کہ الحلف انما یکون باسم اللہ او
صفته لو یحرم بغیر ذلك انتہے اسم سے مراد تو وہ نام ہین صفت سے یہ مراد ہے
کہ مثلاً یون کہے ورب الکعبة والذی نفسی بیده یا مقلب القلوب یا وعزته
غیر اللہ کی قسم کھانا پیغمبر ہو یا پیر بادشاہ ہو یا امیر قبر ہو یا اور کچھ اسلئے حرام ٹھیرا ہے کہ حدیث
مین آیا ہے من حلف بغیر اللہ فقد کفر اسکو ترمذی نے حسن حاکم نے صحیح کہا ہے ویک
روایت یون ہے فقد اشرك رواه احمد تیسری روایت یہ ہے فقد کفر و اشرك
حجة اللہ البالغہ مین لکھا ہے کہ بعض محدثین نے اس حدیث کو محمول تہدید و تغلیظ پر کیا ہے
لکن مین اسکا قائل نہین ہون میرے نزدیک مراد اس سے یمین منعقدہ و یمین غموس باسم غیر اللہ
ہے انتہے یعنی ایسی قسم کھانیوالا بالیقین کافر مشرک ہو جاتا ہے جاہلون مین کوئی شاہ مدار
کی قسم کھاتا ہے کوئی مسعود سالار کی کوئی کسی اور پیر فقیر ملا مشائخ کی کوئی اعضائے جسم یار
کی سو یہ سب قسمین کفر خالص شرک صرف ہین اگر توبہ نصیب نہوئی تو ایمان کو گویا اسلام کیا
اسلام کا تسمہ تک نہ چھوڑا ہان قسم شعراء کی کلام موزون مین اگر عفو ٹھیرے تو کچھ بعید نہین
ہے اسلئے کہ وہ کسی مطلب کیواسطے نہین ہوتی کہ انعقاد اوس یمین کا سمجھا جاوے بلکہ
انبساط خاطر کے لئے گپ شپ کرتے ہین گل و ریحان و لعل و دستار تک کی قسم کھاتے ہین

AsliAhleSunnet.com

یہ قسم اگر بندا جا ہیگا تو داخل ہین لغو ہوگی لا یواخذکم اللہ باللغو فی ایمانکم الآیۃ

ف وہ نام مبارک الٰہی جو اثبات باریتعالے پر دلالت کرتے ہین اللہ کے ہونے کا اعتراف و اقرار کراتے ہین یہہ ہین اول قدیم باقی حق مبین ظاہر وارث واحد بیہقی نے قدیم کی سند حدیث مرفوع سے روایت کی ہے پس اگر یہہ روایت صحیح ہے تو یہہ نام گو اسماء حسنیٰ مین نہین ہین مگر جائز الاطلاق ٹہیریگا والا فلا ان آٹھہ نامون کے معنی کتاب الجوائز والصلات مین لکھے ہین اسیطرح باقی اسماء آیندہ کے معنی وہ نام جنسے وحدانیت عز اسمہ ثابت ہوتی ہے یہہ ہین واحد وتر کافی علے رفیع وہ نام جنسے ابداع اختراع ثابت ہوتا ہے یہہ ہین اللہ حی قیوم وہ نام جنکو اسم اعظم کہا ہے یہہ ہین عالم قادر حکیم شہید جلیل بدیع باری ذاری خالق خلاق صانع فاطر ہادی مصور مقتدر مالک ملیک جبار وہ نام جنکو دلالت ہے نفی تشبیہ پر یہہ ہین احد عظیم عزیز متعالی باطن کبیر سلام غنی سبوح قدوس مجید قریب محیط فعال قدیر غالب طالب واسع جمیل واجد محصی قوی متین ذو الطول سمیع بصیر علیم علام خبیر شہید حسیب وہ نام جنکو دلالت ہے اثبات تدبیر الٰہی پر وہ یہہ ہین مدبر قیوم رحمٰن رحیم حلیم کریم اکرم صبور عفو غافر غفار غفور رؤف صمد حمید قاضی قاہر قہار فتاح کاشف لطیف مومن مہیمن باسط قابض جواد منان مغیث رزاق رازق جبار کفیل غیاث مجیب ولی والی مولیٰ حافظ حفیظ ناصر نصیر شاکر شکور برّ فالق متکبر رب مبدی معید محیی ممیت ضار نافع وہاب معطی مانع خافض رافع رقیب تواب دیان وفی ودود عدل حکیم مقسط صادق نور رشید ہادی حنان جامع باعث موخر مقدم معز مذل وکیل سریع الحساب ذو الفضل ذو انتقام مغنی طبیب شافی حیی کریم یہہ سب چیاسی نام دلیل ہین تدبیر و تصرف باریتعالے پر سب سے زیادہ گنتی مین یہی نام ہین اس سے معلوم ہوا کہ سارے عالم مین سوا خدا کے کسی کی نہ کوئی تدبیر ہے نہ کوئی تصرف بارون کا استغاثہ کرنا استعانت بغیر اللہ کرنا زندہ سے ہو یا مردہ سے قبر سے ہو یا شجر سے یا حجر سے حیوان سے ہو

AsliAhleSunnet.com

اسی کے قائل ہین اس بنا پر اللہ کو سب مسلمان آنکھ سے دیکھین گے یہہ دیکھنا بے شکل و لون و
جہت و موجہ کے ساتھ ہوگا جسطرح خواب مین اتفاق ہوتا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا ہے رایت ربی فی احسن صورۃ دوسری روایت مین آیا ہے فی صورۃ شاب
غرضکہ دنیا مین جو خواب مین نظر آتا ہے وہ وہان بیداری مین دکھلائی دیگا شاہ ولی اللہ
محدث دہلوی نے کہا ہے ہم ان دونون صورتون کے معتقد ہین اور اگر کوئی اور صورت مراد
خدا و رسول ہے تو اوس پر بھی ایمان لاتے ہین اگرچہ وہ صورت بعینہ ہمکو معلوم نہو انتہی رازی
نے کہا دیکھنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خدا کو خواب مین بصورت مخصوص جائز ہے
انتہی معلوم ہوا کہ دنیا مین کوئی خدا کو بچشم سر حالت بیداری مین نہین دیکھ سکتا ہان خواب مین
اگر دیکھے تو ہو سکتا ہے امام احمد حنبل نے بارہا خواب مین دیکھا بات چیت کی یہہ پوچھا کہ اے رب
تیرا قرب کس عمل سے ہو سکتا ہے فرمایا تلاوت قرآن سے کہا سمجھے یا بے سمجھے فرمایا جسطرح ہو ابو منصور
ماتریدی کا انکار بابت رویت منام مخالف حدیث خیر الانام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہے حاصل
کلام یہہ ہے کہ دلیل سمعی رویت الٰہی کو دار آخرت مین واجب بتاتی ہے **قال تعالیٰ** للذین
احسنوا الحسنیٰ وزیادۃ لہم ما یشاؤن فیہا ولدینا مزید مراد لفظ زیادہ و لفظ
مزید سے یہی رویت پروردگار ہے حدیث ابو سعید کو جو اس باب مین آئی ہے اکیس صحابہ نے
روایت کیا ہے امت کا اجماع وقوع اس رویت پر ہو چکا ہے نسفی کا یہہ لکھنا کہ یہہ رویت نہ کسی
مکان مین ہوگی نہ جہت مین بلکہ بلا مقابلہ و اتصال شعاع و ثبوت مسافت درمیان رائی و مرئی کے
ہوگی شق اول مذکور پر گو درست ہو مگر جبکہ یہہ قیود کسی حدیث مرفوع مین نہین آئی ہین تو اونکا
ذکر کرنا ہی کیا ضرور ہے ظاہر حدیث پر ایمان لانا مراد کو سپرد صاحب مراد کرنا کفایت کرتا ہے یہہ سارا
بکھیڑا انکا اسلئے ہے کہ تشبیہ لازم نہ آوے سو ہمکو تشبیہ سے کیا غرض جیسا اللہ ویسی اوسکی رویت
وہ کسیطرح دکھائی دے تمثیل مخلوق سے الگ ہے یہہ رویت جنت مین جانے سے پہلے پیچھے
دونون جگہہ ہوگی کتاب و سنت و اجماع صحابہ و ائمہ اسلام و باتفاق اہل حدیث کا یہی بات ہے

AsliAhleSunnet.com

یہ دیکھنا جہت فوق وعلو مین ہوگا نہ جہت اسفل وخلف ویمین وشمال وروبرو مین حدیث مین آیا ہے فاذا الرب قد اشرف علیہم من فوقہم رواہ اہل السنن علی قاری نے کہا ہے احادیث رویت کی بتواتر معنوی ثابت ہین قبول کرنا اونکا واجب ہے طمع اہل بدعت کا لائق التفات کے نہین ہے ف عورتون کے دیکھنے مین خدا کو اختلاف ہے حق یہ ہے کہ یہ بھی گاہ گاہ خدا کو دیکھین گی جسطرح دنیا مین روز عید دربار عام ہوتا ہے گو مثل خواص مومنین کے ہر صبح وشام نہ دیکھین عامہ مومنین جمعے کے جمعے دیکھین گے قالہ السیوطی لکن کوئی دلیل واضح اس بات پر معلوم نہین ہے کہ دیکھنا مستورات کا خداوند پاک کو برخلاف اوقات رجال کے ہوگا عموم ادلہ رویت تو مقتضی اس امر کی ہین کہ رویت مین سب یکسان برابر ہون گو درجات مین متفاوت ہون یہہ اور بات ہے کہ مرد بہشت مین زیادہ ہونگے عورتین کم ہونگی مگر جب کہ بعض عورتین جنت مین گئین گو جہنم مین سب سے زیادہ بھی ہونگی تو اب کوئی مانع اونکے عروج مرتبہ سے نہین ہے مغفرت بھی ہوگئی دخول بہشت بھی ہوا اب محرومی دیدار کیلئے ہے فاطمہ خدیجہ عائشہ آسیہ مریم وغیرہا تو ہزارون لاکھون مردون سے بہتر ہین انکو دیدار کا گاہ گاہ ہونا صبح شام مثل خواص عباد کے نہونا نہایت انوکھی بات معلوم ہوتی ہے واللہ اعلم ۞

باب تیسرا بیان مین خلق افعال عباد وغیرہ کے

بندون کے جتنے کام ہین سب اللہ کے پیدا کئے ہوئے ہین ممکن کی کیا ہستی ہے کہ وہ ممکن کو بنا سکے بلکہ ساری ممکنات کیا جوہر کیا عرض کیا افعال عباد سب مخلوق خدا ہین اتنی بات ہے کہ اللہ پاک نے اسباب ووسائط کو اپنے فعل کا پردہ ٹھیرایا ہے ع

کہہ سکے کون کہ یہ جلوہ گری کسکی ہے	پردہ چھوڑا ہے وہ اوسنے کہ اوٹھائے نہ بنے

ہان فعل اختیاری عباد وحرکت جماد مین فرق ہے خدا نے اپنے بندونکو صورت قدرت و ارادے کی دی ہے اللہ کی عادت یون ہی جاری ہے کہ جب بندہ کسی کام کا ارادہ کرتا ہے

AsliAhleSunnet.com

تو اللہ اوس کام کو پیدا کر دیتا ہے وجود مین لاتا ہے اسی ارادہ و قدرت کی بنیاد پر بندہ کو کاسب کہتے ہین اسی اصل پر مدح و ذم ثواب و عقاب مرتب ہوتا ہے انکار کرنا فرق کا درمیان حرکت جماد و حرکت حیوان کے کفر ہے خلاف شرع خلاف بداہت عقل ہے جو درد مضروب مین بعد ضرب کے جو شکستگی شیشے مین بعد کسر کے پائی جاتی ہے یہ سب مخلوق خدا ہے بندہ کو اس کام مین کچھ بھی دخل نہین ہے نہ بطریق تخلیق نہ بطریق اکتساب اسیطرح غیر خدا کو کسی چیز کا خالق جاننا کفر ہے یہی وجہ ہے کہ حدیث شریف مین قدریہ کو مجوس امت فرمایا ہے اگرچہ یہ حدیث ضعیف ہے مگر مراد قدریہ سے اسجگہہ معتزلہ ہین یہ کہتے ہین کہ بندہ اپنے کاروبار مین قدرت مستقل رکھتا ہے اسکے افعال خود اسی کے مخلوق ہین اللہ تعالے کا کچھہ دخل افعال حیوان مین نہین ہے قدر کے یہ منکر ہین اسلئے قدریہ کہلائے یہی شیوہ آجکل نصاریٰ و نیچریہ کا ہے حالانکہ یہ اعتقاد بالکل خلاف قرآن شریف کے ہے واللہ خلقکم وما تعملون مجوس کہتے ہین پارسیونکو انکے بیان دو خدا ہوتے ہین ایک خیر کا جسکو یزدان کہتے ہین دوسرا شر کا جسکو اہرمن بولتے ہین سو قدریہ انسے بھی زیادہ بدتر ہین کہ یہ تو دو ہی خدا بتاتے ہین قدریہ غیر متناہی خالق ٹھیراتے ہین کیونکہ گنتی بندون کی سوا خدا کے کوئی نہین جان سکتا یہ ہر بندہ کو خالق اوسکے افعال کا سمجھتے ہین غرضکہ بندہ کا کوئی بھی فعل ہو کفر یا ایمان طاعت یا عصیان اعضا سے ہو یا دل سے سب کام بندہ کے اللہ ہی کے ارادہ و مشیت و حکم و قضا و تقدیر سے ہوتے ہین اگر خدا نہ چاہتا تو کوئی کام بھی نہوتا کافر و فاسق کا کفر و فسق خدا نے مطابق اونکے اختیار کرنے کے ارادہ کیا ہے اسلئے کچھہ جبر اونپر نہین ہے مکلف ہونا اونکا ساتھہ ایمان و طاعت کے صحیح ہے ہان بندون کے لئے افعال اختیاریہ ہین جنپر ثواب ملتا ہی اگر طاعت ہی عقاب ہوتا ہے اگر معصیت ہے یہ بات نہین ہے کہ بندونکا کچھہ بھی فعل نہو بلکہ جبر ہی جبر ہے انکے حرکات سکنات مثل جمادات کے ہون نہ کچھہ انکو قدرت ہو نہ قصد و اختیار کہ یہ عقیدہ بالکل باطل ہے فرق درمیان حرکت بطش و حرکت رعشہ کے ایک امر ضروری بدیہی

AsliAhleSunnet.com

ہے یہہ بہی معلوم ہے کہ حرکت اول اختیار سے ہوتی ہے نہ حرکت ثانی بندہ کو اگر اصلا فعل ہوتا تو
تکلیف بہی اوسکی صحیح نہوتی نہ استحقاق ثواب کا رکہتا نہ عقاب کا حالانکہ قرآن شریف مین آیا ہے
جزاء بما کانوا یعملون یہہ جزا ہے اون کاموں کی جو وہ کیا کرتے تے پہر فرمایا فمن شاء فلیؤمن
ومن شاء فلیکفر جسکا جی چاہے وہ مومن بنے جسکا جی چاہے وہ کافر بنے اگرچہ فعل بندہ کا
اختیار بندہ مین ہے لکن کچہہ اختیار اوسکو اس اختیار مین نہین ہے ع مجبور بودہ ایم کہ مختار
گشتہ ایم ٭ غرضکہ فعل مین مختار اختیار مین مجبور ہے یا صورت مین مختار ہے معنی مین مجبور ہے
وجود واختیار وکسب کا جزو اعمال مین شرط ہونا بالعرض ہے نہ بالذات یہہ بات کلام صحابہ
وتابعین سے سمجہی گئی ہے یہہ مسئلہ قضا وقدر وجبر واختیار کا نہایت باریک حیرت انگیز ہے اسمین
زیادہ خوض کرنا آدمی کو گمراہ کردیتا ہے یہان عجز وسکوت کافی ہے مرجع اسکا یہہ آیت شریف ہے لا
یسئل عما یفعل وہم یسئلون لکن سچ یہہ ہے کہ یہہ ساری حیرت اہل بحث وجدل کو ہوتی
ہے یہہ گمراہی انہین صاحبون کا دامن پکڑتی ہے کیونکہ یہہ اثبات عقائد کا کارخانہ عقل
سے چاہتے ہین ہمکو یہہ مسئلہ خبر شارع علیہ السلام سے معلوم ہوچکا ہے ہمین اوسپر ایمان لانا
کفایت کرتا ہے کوئی عمل اس مسئلہ کے دریافت پر موقوف نہین ہے اعملوا فکل میسر لما خلق لہ
بعد خبر شارع کے بہی اگر کچہہ خلجان باطن انسان مین باقی ہے تو اب اوسکو کسی اور ایمان کی
فکر کرنا چاہئیے ع شرمے کہ رفت ایمان شرمے ٭ ہان فعل حسن سے اللہ راضی ہوتا ہے
فعل قبیح سے راضی نہین ہوتا ہے جسکو چاہتا ہے راہ نیک دکہاتا ہے جسکو چاہتا ہے گمراہ کردیتا
ہے استطاعت ہمراہ فعل کے ہوتی ہے یہی حقیقت ہے اوس قدرت کی جس سے فعل صادر
ہوتا ہے استطاعت کا لفظ سلامتی اسباب وآلات وجوارح پر بولا جاتا ہے تکلیف کا صحیح ہونا
اسی استطاعت پر موقوف ہے جو بات بندہ کی وسعت وطاقت مین نہین ہے اوس کام
کی تکلیف بہی اوسکو نہین دیجاتی ہے لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا معلوم ہوا کہ انسان پر
جوکچہہ حال گزرتا ہے وہ سب اوسکی وسعت مین داخل ہے اگر داخل نہوتا تو وہ بلا اسکے سرپر

AsliAhleSunnet.com

نہ آتی یہہ اوس تکلیف کو اگر اپنی طاقت سے باہر خیال کرتا ہے تو یہہ اوسکی سمجھہ کا ایر پھیر ہے
صابونی کہتے ہین اہل سنت وجماعت کا مذہب یہہ ہے کہ اعمال عباد خیر ہون یا شر سبکا ارادہ
کرنیوالا خدا ہے کوئی بے اوسکی مشیت کے ایمان نہین لاتا نہ کوئی کفر کرتا ہے وہ چاہے تو سبکو ایکہی
طرح کا کردے اگر یہہ چاہتا کہ کوئی اوسکی نافرمانی نکرے تو ابلیس کو پیدا نکرتا معلوم ہوا کہ کفر
کفار کا ایمان مومنین کا اوسی کی قضا وقدرت وارادت ومشیت سے ہے **قال تعالے**
ان تکفروا فان اللہ غنی عنکم ولا یرضی لعبادہ الکفر وان تشکروا یرضہ لکم
بندہ کا اکتساب خدا کی مخلوق ہے اسمین کچھہ شک نہین جو اسباب کا منکر ہے اوسکا شمار اہل
ہدایت ودین مین نہین کیا جاتا ہے جسکو خدا نے گمراہ کردیا ہے اوسکو کوئی حجت خدا پر یا کوئی عذر
نزدیک خدا کے نہین پہونچتا بلکہ پوری پوری حجت خدا ہی کے لئے ہے اگر وہ چاہتا تو سبکو
راہ پر لگا دیتا ہر جان کو ہدایت کرتا لیکن بات تو یہہ ٹھیر چکی ہے کہ جہنم انس وجن سے بھری جاویگی
اب خلاف اس قرارداد کے کیونکر ہو سکتا ہے ایک فریق کو براہ فضل کے واسطے نعیم کے پیدا کیا ہے
دوسرے فریق کو براہ عدل کے واسطے جحیم کے بنایا ہے کوئی غوی ہے کوئی رشید ہے کوئی شقی
ہے کوئی سعید ہے کوئی رحمت سے قریب ہے کوئی اوس سے دور کسکا مقدور ہے کہ پوچھہ سکے کہ
یہہ کیا ہوا اور کیا ہوتا ہے ہان انسے پوچھا جاویگا کہ تمنے کیا کیا کسلئے کیا کیسے کیا اوسوقت
آٹے دال کا بھاؤ معلوم ہو جاویگا حدیث ابن مسعود مین آیا ہے کہ فرشتہ مان کے پیٹ ہی
مین لکھہ جاتا ہے کہ رزق وعمل واجل کیا ہے شقی ہے یا سعید یہانتک کہ بعضا آدمی جنت
کے کام کرتا ہے جنت اوس سے ایک ہاتھہ رہجاتی ہے اتنے مین قسمت کا لکھا آگے آجاتا ہے اہل نار
کے سے کام کرنے لگتا ہے نار مین جاتا ہے اسیطرح بالعکس اسکے غرضکہ خیر وشر نفع وضر سب
خدا کے قضا وقدر سے ہوتا ہے کوئی اوسکو پھیر نہین سکتا نہ اوس سے بچ سکتا ہے آدمی کو
وہی پہونچتا ہے جو اللہ نے اوسکی تقدیر مین لکھہ رکھا ہے کیا مقدور ہے کہ کوئی کسیکو فائدہ
یا نقصان پہونچا سکے جب تک کہ خدا نچاہے ان یمسسک اللہ بضر فلا کاشف

AsliAhleSunnet.com

لہ لاھو وان یردک بخیر فلا راد لفضلہ اصحاب حدیث کا یہہ مقولہ ہے کہ عواقب عباد مبہم ہین کوئی نہین جانتا کہ کیسا خاتمہ ہوگا بہلا یا برا نہ کسی پر بعینہ حکم جہنمی ہونے کا کرتے نہ جنتی ہونے کا اسلیئے کہ یہہ غیب کی بات ہے غیب کو سوا خدا کے کوئی نہین جانتا ہم نہین جانتے کہ کون انسان کس حالت پر مریگا اسیلیئے انا مومنون انشاءاللہ کہتے ہین جو شخص اسلام پر مرا ہے اوسکے لیئے گواہی جنت کی دیتے ہین جو کفر پر مرا ہے اوسکو دوزخی سمجھتے ہین جنہون نے گناہ کمائے ہین اونکو عذاب نار ہوگا اگر توبہ نہین کی ہے پہر آخر کو بصورت صحت ایمان وخلاص توحید کے جنت مین پہیرے جاوینگے کوئی مومن موحد مسلم مخلص نار مین باقی نرہیگا یہہ فضل ہے اللہ کا جو شخص کفر پر مرا ہے والعیاذ باللہ منہ وہ جہنم کیطرف پہیرا جاویگا ہرگز اوس سے نجات نہ پاویگا اوسکے جہنم مین رہنے کا کچھہ ٹہکانا نہین کہ کتنا رہیگا جنکے لیئے رسول خدا نے جنت کی گواہی دی ہے وہ بے شبہہ جنتی ہین جیسے عشرہ بشرہ وغیرہم **تنبیہ** یہہ تو ٹہیک ہے کہ ہم کسیکو بالخصوص جنتی و دوزخی نہین کہہ سکتے ہین نہ ہمکو اس کہنے کی اجازت ہے لیکن قرائن حالت سے اتنا معلوم کر سکتے ہین کہ فلان شخص کے اعمال اہل جنت کے سے ہین اور فلان شخص کے اعمال اہل نار کے سے ہین پہر جو کوئی جن اعمال مین گرفتار ہے اوسکا وہی حکم ہے کیونکہ جو جنت مین جانیوالا ہوتا ہے اوس سے کام بہی اچہے ہوتے ہین جو جہنم کا رہنے والا ہوتا ہے وہ برے کام کرتا ہی کل میسر لما خلق لہ

ہر کسے را بہر کارے ساختند		میل اورا در دلش انداختند	

فالہمہا فجورہا وتقواہا اس آیت سے یہہ بہی سمجہا جاتا ہے کہ فاجر لوگ زیادہ متقی لوگ تہوڑے ہوتے ہین فاجر اہل جہنم ہین متقی اہل جنت ہین ان الابرار لفی نعیم وان الفجار لفی جحیم اب ہر آدمی اپنے اعمال افعال کو جانچ لے کہ اوس سے کسطرح کے کام ہوتے ہین اگر اعمال صالحہ ہوتے ہین سمجہے کہ انشاءاللہ جنت ملیگی اگر فسق وفجور ہوتا ہے یا کفر وشرک وزور تو سمجہ لے کہ وہ جہنم مین جاویگا اگر خدا نے چاہا واللہ اعلم ؀

AsliAhleSunnet.com

باب چوتہا بیان مین ایمان وغیرہ کے

اہل حدیث کہتے ہین ایمان نام ہے قول وعمل ومعرفت کا طاعت سے بڑہتا ہے معصیت سے گہٹتا ہے عمیر بن حبیب نے کہا جب ہم خدا کو یاد کرکے حمد وتسبیح کرتے ہین تو ایمان زیادہ ہوجاتا ہے جب ہم غافل ہوجاتے ہین خدا کو بہولنے لگتے ہین تو ایمان ناقص ہوجاتا ہے سارے سلف کا یہی قول ہے کہ ایمان نام ہے عمل وقول کا جو شخص یہہ کہتا ہے کہ ایمان نام ہے نرے اقرار کا عمل اوسمین داخل نہین ہے اوسپر اوزاعی ومالک وغیرہما نے انکار کیا ہے انکا قول یہہ ہے کہ بے عمل کے ایمان نہین ہوتا جسکے طاعات وحسنات زیادہ ہین اوسکا ایمان بہی کامل ہے جو طاعت کم کرتا ہے معصیت زیادہ کرتا ہے غافل ومضیع ہے اوسکا ایمان ناقص ہے ایمان یہہ ہے کہ جو کچہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طرف سے خدا کے لائے ہین دل سے اوسکی تصدیق کرے زبان سے اوسکا اقرار کرے جوارح سے اوسکے موافق کام کرے یہہ قول بعض اہل علم کا کہ ایمان نہ بڑہے نہ گہٹے بلکہ زیادتی ونقصان عمل مین ہوتی ہے ٹہیک نہین ہے بلکہ خلاف ظاہر نظم قرآن شریف ہے کیونکہ خود اللہ نے فرمایا ہے زادتہم ایمانا اسطرح کی اور بہت آیتین ہین تاویل کی ضرورت وہان ہوتی ہے جہان حمل ظاہر پر متعذر ہوتا ہے یہان کوئی مانع اس حمل سے نہین ہے ایمان اجمالی کا رتبہ کچہہ ایمان تفصیلی سے گہٹکر نہین ہوتا ہے دونون طرح کے مومن ناجی ہین یہہ تفصیل جو اہل کلام نے نکالی ہے خالی فساد سے نہین ہے سمرقندی کہتے ہین ایمان مخلوق ہے اہل بخارا کہتے ہین مخلوق نہین ہے یہی قول ہے ایک جماعت محدثین کا اشعریہ بہی اسیطرف مائل ہین لیکن جبکہ صحابہ وتابعین نے اسمین کچہہ کلام نہین کیا ہے تو ہمکو بہی اس بحث سے سکوت کرنا اولی تر ہے ایمان نوم وغفلت وبیہوشی وموت کے ساتہہ بہی باقی رہتا ہے اگرچہ ہر ایکچیز انمین سے ضد تصدیق ہے مگر جبکہ شارع نے حکم بقاء ایمان کا ان حالات مین کیا ہے تو اب معتزلہ کون ہین جو اونکے انکار کا اعتبار کیا جاوے بعض کہتے ہین کہ ایمان واسلام ایک ہی چیز ہے

AsliAhleSunnet.com

یہی قول ہے حنفیہ کا شافعیہ بھی ایسکے قائل ہین لیکن جب یہہ بات درست ٹھیرگی تو یہہ بات بھی لازم آویگی
کہ ایمان مین عمل داخل ہے کیونکہ حدیث جبریل مین جو متفق علیہ شیخین ہے اطلاق ایمان کا تصدیق پر
اطلاق اسلام کا اعمال پر اطلاق احسان کا اخلاص وحضور دل پر آیا ہے گو انجام سبکا ایک ہی کیون
نہ ٹھیرے لیکن ظاہر نظر مین درمیان ایمان واسلام کے فرق مذکور ثابت ہے یہہ اور بات ہے کہ کسیکو یہہ
نہین کہہ سکتے ہین کہ وہ مومن ہے مگر مسلم نہین یا مسلم ہے مگر مومن نہین کیونکہ ایمان بدون اسلام
کے اسلام بدون ایمان کے نہین ہوسکتا ہے جسنے دونون کو ایک کہا ہے اوسکا یہی مطلب ہے دین
کا لفظ ایمان اسلام سارے شرائع واحکام پر بولا جاتا ہے جب کسی مومن سے تصدیق مع الاقرار
پائی گئی تو اب وہ یہہ بات کہہ سکتا ہے کہ مین سچ مچ مومن ہون لیکن اکثر سلف یون کہا کرتے تھے کہ
انشاء اللہ ہم مومن ہین یہہ کہنا انکا بطریق تبرک کے باسم خدا تھا نہ بطور شک کے اس صورت مین
دونون باتون کا ایک ہی انجام ٹھیر انسفی کا یہہ لکھنا کہ انشاء اللہ کہنا نہ چاہئے ٹھیک نہین ہے
بلکہ اس جملہ مبارکہ کو ہر بات کے ساتھہ کہنا چاہئے **ف** ایمان یاس مقبول نہین ہے مراد یاس سے
اسجگہہ سکرات موت معائنہ احوال آخرت ہے کیونکہ مرتے دم مومن بہشت کو کافر فاسق دوزخ کو دیکھنے
لگتا ہے اوسوقت کا ایمان لانا کافر کو کچہہ مفید نہین ہوتا یہہ معاملہ ایمان بالغیب کا تھا کچہہ دیکھے بھالے
کا سودا نہین ہے سارے اہل حق کا اول سے آخر تک اسی ایمان کے مقبول نہونے پر اتفاق واجماع
ہے حدیث مین آیا ہے توبہ جب تک قبول ہوتی ہے کہ غرغرہ نہین لگا قرآن مین فرمایا ہے فلم یک
ینفعھم ایمانھم لما رأوا بأسنا دوسری آیت مین یون آیا ہے کہ لیست التوبۃ للذین
یعملون السیئات حتی اذا حضر احدھم الموت قال انی تبت الآن معلوم ہوا کہ جو
لوگ عمر بھر گناہ کبیرہ کرتے رہتے ہین جب اونکو موت آنے لگتی ہے زندگی سے ناامیدی ہوتی ہے تو
توبہ کرنے کو تیار ہوجاتے ہین سو ایسونکی توبہ قبول نہین ہوتی ہے

توبہ بار النفس باز پسین دست رد مست — بیخبر دیر رسیدی مہد محمل بستہ اند

ف سعید شقی شقی سعید ہوجاتے ہین اسطرح پر کہ ایمان کے بعد مرتد ہوگیا یا عمل صالح کے

بعد کبیرہ گناہ کرنے لگا یا کفر کے بعد ایمان نصیب ہوا کبائر کے بعد توبہ حاصل ہوئی توفیق عمل صالح ملی یہہ تغیر سعادت وشقاوت پر ہوتا ہے نہ اسعاد و اشقار پر اسلئے کہ یہہ دونون خدا کی صفت ہین اسعاد کہتے ہین تکوین سعادت کو اشقار کہتے ہین تکوین شقاوت کو سو اللہ کی ذات پاک پر یا کسی اوسکی صفت مبارک پر کسیطرح کا تغیر نہین آسکتا ہے **ف** گناہ کبیرہ ہوجانے سے ایمان نہین جاتا اگرچہ بالکل ناقص ہوجاتا ہے اسلئے کہ اصل تصدیق ہنوز باقی ہے نہ مرتکب کبیرہ کفر مین داخل ہوتا ہے معتزلہ کا ایسے شخص کو ایمان سے بالکل خارج کردینا خوارج کا ایسے شخص کو داخل کفر کہدینا خلاف مقصود قرآن وحدیث ہے یہہ اور بات ہے کہ کسی کے اتنے گناہ ہون وہ ایسا اونپر اثر ہوا ہو کہ انجام اوسکا بخیر نہو اللہ تعالےٰ اوسکو بسبب اوس اصرار و تکرار و تمرد کے نہ بخشے ورنہ توبہ سارے گناہون کو ملیامیٹ کردیتی ہے گنہگار ونکو مثل بے گناہون کے بنادیتی ہے بڑے بدبخت وہ لوگ ہین جنکو توبہ نصیب نہین ہوتی ہے خصوصاً بعد چالیس پچاس برس کی عمر کے بھی اتنے زیادہ شقی کمبخت بدنصیب وہ لوگ ہین جو توبہ کرکے مدتون اچھے خاصے رہتے ہین پھر ایکبارگی توبہ توڑ کر وہی اگلے نکمے کام کرنے لگتے ہین نعوذ باللہ من غضب اللہ

	بڑی اک وہ ہوس سے ٹوٹنے گی توبہ		ذرا مشہور ہولین اہل دین سے	

یہہ علامت ہے سوء خاتمہ کی **ف** اہل سنت کا یہہ قول ہے کہ مومن سے کتنے ہی گناہ بڑے چھوٹے کیون نہون وہ کافر نہین ہوتا گو دنیا سے بے توبہ ہی کیون نگیا ہو جبکہ توحید و اخلاص پر مرا ہے اللہ کو اختیار ہے چاہے معاف کرے بہشت مین اوسکو دن قیامت کے سالماً غانماً بیجاوے آگ مین نڈالے نہ کسی گناہ کے کرنے پر پکڑے نہ کسی اکتساب شر پر عقاب کرے چاہے عذاب کرے آگ مین سزا جزا دے لکن مدام آگ مین نرہیگا ایک دن آزاد ہوگا دار البوار سے نکلکر بہشت کی سیر کرے گا سہل بن محمد نے کہا ہے مومن مذنب گو معذب بنار ہوگا لکن کافرون کی طرح پر آگ مین ڈالا نجاویگا نہ اونکی طرح اوسمین رہیگا نہ مثل اونکے شقی ہوگا یہہ اسلئے کہا ہے کہ قرآن مین آیا ہے اللہ شرک کو نہین بخشتا باقی سارے گناہونکو بخشتا ہے بڑے ہون یا چھوٹے صغیرہ پر عقاب کرنا کبیرہ کا معاف

AsliAhleSunnet.com

کردینا بھی جائز ہے جبکہ بطور استحلال کے نہو کیونکہ حلال کر لینا کسی گناہ کا کفر ہوتا ہے معلوم ہوا کہ مرتکب صغائر بے ڈر ہے مرتکب کبائر ناامید نہو جیسے کسیکو معلوم نہیں ہے کہ ہمارے صغائر بخشدیے گئے ہیں یا نہیں پھر کبائر کا کیا ذکر ہے خصوصاً وہ کبائر جنسے توبہ بھی نصیب نہیں ہوئی ہے یا توبہ کرکے پھر وہی کام ہونے لگے ایسے لوگوں پر اگرچہ حکم کفر کا صراحتاً نہیں ہے لیکن خوف سوء خاتمہ کا بالضرور ہے اے اللہ تو ہمکو سب گناہوں سے بچا جو گناہ ہوئے ہیں اونکو معاف فرما ہم ہزار زبان لاکھہ دل سے توبہ کرتے ہیں ایمان کامل پر مرنا چاہتے ہیں تجھپر یہہ بات کچھہ مشکل نہیں جسطرح ہم پر یہہ امر آسان نہیں ہے

	ہم دعا از تو اجابت ہم ز تو		ایمنی از تو مخافت ہم ز تو	

ف اسمیں اختلاف ہے کہ تارک نماز فرض کا عمداً کافر ہے یا نہیں امام احمد و علماء سلف اوسکو کافر کہتے ہیں اسلام سے باہر نکالتے ہیں اسلئے کہ حدیث صحیح میں درمیان مسلم و کافر کے یہی فرق آیا ہے سو جسنے نماز ترک کی وہ کافر ہوا ترک کرنا نماز کا یوں ہوتا ہے کہ بالکل نماز ہی نہیں پڑھتا ہی یا ایک دو وقت کی پڑھتا ہے باقی اوڑا جاتا ہے یا جب وقت نماز کا باقی نہیں رہتا تو ٹھکر ٹھکر دو چار ٹکریں لگا لیتا ہے یا دیدہ و دانستہ وقت نماز کا گزر جانے دیتا ہے یہہ اور بات ہے کہ کسی عذر بیماری یا خواب سے دیر ہو جاوے یا اتفاقاً وقت نہ ملے سو ایسی حالت میں جسوقت کہ نماز یاد آوے اوسیوقت فی الفور پڑھ لے یہہ نماز اوسکے لئے ادا ہو گی نہ قضا شافعی و ایک جماعت علمائے سلف کا یہہ مذہب ہے کہ جب تک نماز کو فرض اعتقاد کرتا ہے تب تک کافر نہیں ہوتا ہاں لائق قتل کے ہو جاتا ہے جسطرح مرتد واجب القتل ٹھہر جاتا ہے حدیث کی یہہ تاویل کی ہے کہ ترک سے مراد انکار وجوب نماز ہے نہ فوت نماز لیکن اسمیں کچھہ شک نہیں ہے کہ جو حدیثیں اس باب میں آئی ہیں اون کے الفاظ دلیل ہیں کفر ترک پر نہ جحود پر اسی جہت سے ابن القیم نے کتاب الصلوٰۃ میں ترجیح کفر تارک صلوٰۃ کی لکھی ہے یہی حق بھی معلوم ہوتا ہے اکثر علماء جو تارک نماز کو کافر کہتے ہیں وہ تارک روزہ وحج و زکوٰۃ کو فاسق بتاتے ہیں نہ کافر حالانکہ اس تفرقہ پر کوئی دلیل قرآنی یا حدیثی موجود نہیں ہے بلکہ حدیث

AsliAhleSunnet.com

سے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ ان سب عبادات کا ایک ہی حکم ہے کیونکہ یہی چیزین اسلام کی بنیاد ہین
جس گہر کی ایک دیوار بہی گرجاتی ہے تو وہ گہر محفوظ نہین رہتا ہے اسیطرح جب ان ارکان اربعہ سے
ایک رکن کو بہی عمداً ترک کیا تو خانۂ اسلام ویران ہوگیا صاحب خانہ کافر بنگیا اس تقریر سے یہہ
بات بہی سمجھی گئی کہ مثل تارک عمد صلوۃ تارک صوم وحج وزکوۃ بہی کافر ہے گو مرتکب کبیرہ کافر نہو
اوسکے لئے تو کبہی نہ کبہی امید مغفرت کی بہی ہے اگر اصل توحید واخلاص مرا ہے انکے تارک کے لئے
امید مغفرت کی بہی نہین ہے انکا حال وہی ہوگا جو کفار کا حال نار جہنم مین ہوگا **ف** اہل حدیث
کہتے ہین کہ جنت کسی ایک کے لئے بہی واجب نہین ہے گو اوسکے عمل کیسے ہی اچہے کیون نہون یا
اوسکا طریقہ پسندیدہ ہو مگر یہہ کہ اللہ تعالے اپنی مہربانی سے جنت کو اوسکے لئے واجب کردے
اسلئے کہ وہ نیک کام جو اس شخص سے ہوئے ہین وہ اللہ کے آسان کرنے سے ہوئے ہین اگر اللہ
اونکو آسان نکرتا تو کبہی وہ کام اوس شخص سے نہ بنتا خدا کیطرف سے ہدایت نہوتی تو کبہی بہی راہ راست
پر نہ آتا ولولا فضل اللہ علیکم ورحمتہ ما زکی منکم من احد ابداً ولکن اللہ یزکی من
یشاء **ف** دین وسنت والے اسبات پر ایمان رکہتے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
گناہگاران اہل توحید کی شفاعت کرینگے مرتکبین کبائر کو بخشوائین گے حدیث مین آیا ہے شفاعتی
لاہل الکبائر من امتی دوسرا لفظ یون ہے لکنہا للمذنبین المتلوثین الخطائین تیسری روایت یہہ ہے
ان اسعد الناس بشفاعتی یوم القیامۃ من قال لا الہ الا اللہ خالصاً من قبل نفسہ
رواہ الصابونی بسندہ معلوم ہوا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت کا اعتقاد
رکہنا داخل ایمان ہے گو بوجہ اطلاق لفظ حدیث بعینہ شفاعت کسی شخص کی معلوم نہین ہوسکتی ہے
نہ کوئی یہہ کہہ سکتا ہے کہ ہماری شفاعت ضرور ہوگی اسلئے کہ قرآن وحدیث سے ہونا شفاعت کا باذن
ثابت ہے جب شفاعت اذن پر ٹہہری تو خدا جانے کسکے لئے اذن ہوتا ہے کسکے لئے نہین ہوتا ہے انکا
شفاعت مین انکار ہے آیت وحدیث کا شفاعت کے بہروسے پر گناہ کئے جانا دلیل ہے جہل وحمق کی
حدیث بخاری مین آیا ہے فیحد لی حداً یعنی شفاعت کی ایک حد مقرر کر دیجاویگی کہ فلان فلان قسم

AsliAhleSunnet.com

کے لوگونکی شفاعت کرو یہہ شفاعت اونہین اہل کبائر کی ہوگی جنہون نے شرک نہین کیا ہے جو گور پرست
پیر پرست ہین راندہ مبتلاے بدعات سیئات ہین اونکی شفاعت کا خدا حافظ ہے اسلئے کہ مشرک بخشا
نجاویگا نہ شفاعت سے نہ بے شفاعت اکثر لوگ آپکو موحد سمجھتے ہین اور افعال شرکیہ مین مبتلا ہین کیونکہ
شرک چونٹی کی چال سے بہی زیادہ تر مخفی ہے قال تعالے وما یؤمن اکثرھم باللہ الا وھم
مشرکون خدا کی خبر مین شک کرنا کفر ہے جب خدا ہی نے کہدیا کہ بہت سے ایمان لانے والے مشرک ہین
تو اگروہ مشرک بہی گور پرست نہین ہین تو پہر کون ہین شرک دو طرح پر ہوتا ہے ایک اللہ کے ساتہہ اسکا
بیان تقویۃ الایمان در تصنیفہ تطہیر الاعتقاد وغیرہ کتب مین لکہا ہے دوسرا شرک ساتہہ رسول کے
اسکا بیان کتاب دین خالص مین مذکور ہے جب کسی امام عالم مجتہد فقیہہ کی ایسی تقلید اختیار کی کہ
اوسکے مقابلہ مین قول خدا ورسول کو چہوڑ دیا تو یہہ بہی ایک قسم کا شرک ہے شرک بخشا نہین جاتا
ایسے مشرکون کو امید شفاعت کی رکہنا امید دروغ ہے شفاعت گناہ کی ہوتی ہے نہ شرک و کفر کی
یہہ تہمت اہل بدعت کی کہ اہل توحید منکر شفاعت ہین افترا محض ہے وقد خاب من افتری گناہون
پر نادم ہوکر امید وار شفاعت انبیاء و صلحاء و شہداء و علماء و اولیاء رہنا شیوہ اہل ایمان کا ہے

	گر نرفتم طریق سنت تو		ہستم از عاصیان امت تو	

اللہ نے ہر مخلوق کے لئے ایک مدت واجل رکہی ہے کوئی نفس بے اجل کے مر نہین سکتا ع ہمنے چاہا
تہا کہ مرجائین سو وہ بہی نہوا جب اجل پوری ہوجاتی ہے تو موت آجاتی ہے موت سے فوت ہونا
نہین ہوسکتا مرنے سے کوئی نفس بچ نہین سکتا لکل امۃ اجل فاذا جاء اجلھم لا یستاخرون
ساعۃ ولا یستقدمون وقال تعالے وما کان لنفس ان تموت الا باذن اللہ
کتابا مؤجلا دیکہو لڑائی مین سیکڑون زخم لگتے ہین کسیکو کوئی زہر پلا دیتا ہے کوئی ہیر کہلا دیتا ہے
مگر وہ نہین مرتا کیونکہ ابہی اوسکی اجل نہین آئی تہی مدت زندگی کی پوری نہین ہوئی تہی کوئی فرش
پر بیٹہے بیٹہے ناگہان مرجاتا ہے چلتے پہرتے راہ مین موت آجاتی ہے نہ کچہہ درد ہوتا ہے نہ دکہہ یہہ
اسلئے کہ اوسکی اجل پوری ہوگئی ہے اہل حدیث نے کہا ہے جو شخص مرگیا یا قتل ہوا اوسکی اجل منقضی

ہو گئی قل لو کنتم فی بیوتکم لبرز الذین کتب علیهم القتل الی مضاجعهم اہل علم نے کہا ہے کہ مقتول اپنی اجل مقدر سے میت ہوتا ہے یہہ بات نہین ہے کہ اوسکی اجل نہین آئی تھی اجل سے پہلے کسی کے قتل کرنے سے مرگیا دلیل اس مدعا کی آیات مذکورہ مین موت ساتھہ میت کے قائم ہے اللہ کی مخلوق ہے **لقولہ تعالے** خلق الموت والحیاۃ موت و اجل ایک ہی چیز ہے نزدیک اہل سنت کے یعنی مرگ وحدت مرگ شے واحد ہے نہ جسطرح زعم کعبے کا ہے کہ مقتول کے لیے دو اجل ہین ایک قتل ایک موت اگر مارا نجاتا تو اپنی اجل یعنی موت تک جیتا رہتا فلاسفہ کا یہہ قول کہ حیوان کے لیے ایک اجل طبعی ہے کہ اوس وقت وہ بسبب تحلل رطوبات انطفاء حرارت غریزی کے مرجاتا ہے دوسری اجل اخترامی ہے کہ بسبب آفات و امراض کے لاحق ہوتی ہے بالکل باطل ہے دو اجل کا ہونا ہرگز کسی آیت و حدیث سے ثابت نہین ہوتا ہے اس جہل پر یہہ لوگ حکماء عقلاء کہلاتے ہین سبحان اللہ وبحمدہٖ وجدان صحیح سے یہہ بات ثابت ہوچکی ہے کہ جان کے الگ ہوجانے کو بدن سے بسبب فقدان استعداد بدن کے تولید روح سے موت کہتے ہین یہہ بات نہین ہے کہ روح قدسی روح حیوانی سے منفک ہوجاتی ہو جب روح بسبب امراض مدنفہ کے تحلیل ہوگئی تو حکمت الٰہی مین یہہ امر واجب ہوجاتا ہے کہ جان اتنی باقی رہجاتی ہے کہ ارتباط روح الٰہی کا ساتھہ اوسکے صحیح سمجھا جاتا ہے ۔

باب پانچوان بیان مین عقیدہ نبوت وغیرہ کے

رسولون کے بھیجنے مین حکمت و مصلحت و عاقبت حمیدہ ہے لئلا یکون للناس علی اللہ حجۃ بعد الرسل اللہ نے نوع بشر سے رسول طرف بشر کے بھیجے ہین یہہ بشارت دیتے ہین اہل ایمان و طاعت کو ڈراتے ہین اہل کفر و عصیان کو امور دین و دنیا مین جس کے لوگ محتاج ہین اونکا یہہ بیان کرتے ہین خواہ علم ہو یا عمل اللہ نے بہشت کو جگہہ نیکون کی بنائی ہے دوزخ کو گھر بدکارون کا ٹھیرایا ہے اون کامونکو جنسے بہشت ملے دوزخ سے بچے عقل دریافت نہین کرسکتی ہے اسلیے پیغمبر آئے اونہون نے بتا دیا

کہ فلان امر کا انجام بہشت ہے فلان امر کا انجام دوزخ ہے اب جسکا جی چاہے اچھے کام کرکے جنت لے
جسکا جی چاہے برے کام کرکے دوزخ لے اللہ کی حجت اوسکے بندون پر تمام ہوگئی کسی شخص کو جگہہ
عذر کی باقی نہین رہی وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین اللہ نے پیغمبرون کو معجزات دئے
معجزہ عادت کو توڑ دیتا ہے یہہ معجزہ خدا کا کام ہے نہ رسول کا فعل بندہ کا کیا مقدور ہے کہ عادت
الٰہی کا خرق کرے دلالت معجزہ کی صدق نبی و رسول پر ایک یقینی بات ہے جب معجزہ کا مشاہدہ ہوتا
ہے بے اختیار علم صدق نبی کا حاصل ہوجاتا ہے بخلاف دلائل عقلیہ کے کہ ایک گرہ ہے کچے تاگے مین
اسلیئے الزام خصم کا اوس سے مشکل ہوتا ہے ہرگز نزاع وجدال بند نہین ہوتا کیونکہ ہر شخص اپنی عقل
کے موافق گفتگو کرسکتا ہے علم کلام و فلسفہ سے یہہ بات ظاہر ہے عیان راچہ بیان معجزہ دیکھکر کافر
رہنا عناد و شقاوت سابقہ ازلی ہے ف سب سے پہلے جو نبی آئے آدم ابوالبشر علیہ السلام تھے
سب کے بعد جو نبی آئے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین آدم کے بعد شیث بن آدم نبی
ہوئے پہر ادریس پہر نوح پہر ہود پہر صالح پہر ابراہیم پہر اسمٰعیل پہر اسحٰق پہر یعقوب لوط زمانہ ابراہیم
علیہ السلام مین تھے پہر شعیب پہر موسیٰ پہر اونکے بہائی ہارون پہر یونس پہر سلیمان پہر زکریا پہر یحییٰ
پہر عیسیٰ پہر الیاس پہر الیسع پہر کوئی پیغمبر بعثت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک نہین آیا آدم کی
نبوت قرآن پاک سے ثابت ہے امت نے اوسپر اجماع کیا ہے انکار نبوت آدم کو کفر بتایا ہے رسول
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت اور عامہ رسالت واظہار معجزہ سے ثابت ہے یہہ ادعا متواتر
ہے قرآن مین فرمایا ہے ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین مسلم کی روایت مین ابوہریرہ سے مرفوعا یون
آیا ہے ارسلت الی الخلق کافۃ وختم بی النبیون لفظ خلق کا بعموم خود شامل ہے جملہ اجزاء
عالم کو تمام اقسام موجودات وکائنات کو اسلئے آپکو سارے عالم کیطرف مبعوث سمجھا گیا ہے وما
ارسلناک الا رحمۃ للعالمین بہی اسی پر دال ہے عالم نام ہے کل ماسوا اللہ کا سو جسطرح اللہ
رب العالمین ہے اسیطرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رحمۃ للعالمین ہین والحمد للہ پیغمبرون
کی گنتی مین بعض احادیث آئی ہین مگر لائق حجت کے نہین ہین اسلئے بہتر یہہ ہے کہ تسمیہ انبیا رمین عدد

AsliAhleSunnet.com

پر تصر نکرے کیونکہ ذکر عدد مین یہہ احتمال باقی ہے کہ شاید انمین کوئی ایسا شخص داخل ہو جاوے جو
نبی نہین ہے یا کوئی نبی اوس گنتی سے باہر رہ جاوے قال تعالے منہم من قصصنا علیک
ومنہم من لم نقصص جب خدا ہی نے ہمکو گنتی نہ بتائی تو اب ہم کسطرح گنتی پر جم سکتے ہین یہہ سب
نبی خدا کی طرف سے پیغام لانے والے تھے سچے خیر خواہ دوستدار گناہون سے معصوم عہدہ نبوت سے
غیر معزول تھے نسخ شریعت عزل نبوت نہین ہے عصمت کے یہہ معنی ہین کہ وحی سے پہلے اور بعد وحی
کے اجماعاً عمداً و کفر سے معصوم ہین رہے صغائر سو عمداً جائز ہین نزدیک جمہور کے سہواً بالاتفاق
روا ہین انسے اگر اتفاقاً کوئی لغزش ہو جاتی ہے تو فی الفور او سپر متنبہ کر دئے جاتے ہین قرآن
شریف سے جو بعض زلات انبیاء کے ثابت ہین کچھ ضرور نہین ہے کہ اونکی تاویل کیجاوے تحریف
عمل ہین آوے کان امر اللہ قدرا مقدورا کو خیال کر لینا کافی و وافی شافی ہے تمام اولیاء اللہ
خوف عزل و خاتمہ سے دنیا مین مامون نہین ہین مرنے کے بعد اگر ایمان پر دنیا سے گئے ہین تو مومن
و ولی ہین والا فلا انسے بعد موت کے استمداد و استعانت کرنا یا انکی قبرون سے مدد مانگنا انکو سجدہ
کرنا انکی نذر منت قبول کرنا کسی دلیل کتاب و سنت سے ثابت نہین ہے ف سب سے افضل خاتم الانبیاء
علیہ الصلوٰۃ والسلام ہین کنتم خیر امۃ اخرجت للناس امت کی خیریت تابع کمال نبی امت کے
ہوتی ہے جب نبی اکمل ہو گا تب ہی امت بھی کامل ٹھیریگی اسکے سوا حدیث مین آیا ہے انا سید ولد
ادم لفظ ولد ادم و بنی آدم کا عرف مین نوع انسان پر بولتے ہین دوسری حدیث مین یون
آیا ہے ادم ومن دونہ تحت لوائی اس سے سیادت نبوی افضلیت مصطفوی سب انبیاء و
رسل پر بخوبی ثابت ہوتی ہے آپکے بعد فضیلت ابراہیم علیہ السلام کو ہے پھر موسی و عیسی و نوح کو انہین
پنچ تن کو اولو العزم کہتے ہین گو اورونکو بھی بعض نے بتایا ہے مگر قول مشہور یہی ہے قرآن پاک مین
ذکر اولو العزم کا مجملاً آیا ہے فاصبر کما صبر اولو العزم من الرسل بڑا عمدہ معجزہ نبی
اُمّی کا قرآن عظیم ہے کہ خدا کا کلام قدیم ہے قیامت تک باقی رہیگا باقی معجزات انبیاء کے ہوچکا کر
رہے ہر پیغمبر کو ایک دو قسم کا معجزہ دیا گیا تھا خاتم النبیین شفیع المذنبین سید المرسلین صلعم کو

AsliAhleSunnet.com

ہر جنس کا معجزہ عنایت ہوا ہے جتنے کمالات سارے انبیار مین جدا جدا تھے وہ سب آپکی ایک ذات واحد
مین مع شے زائد جمع ہوگئے ہین ع آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری ۔ جو بزرگی آپکو ملی تھی
وہ کسیکو ہاتھ نہ لگی ع بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر ۔ **تنبیہ** انبیار و رسل ملائکہ و اولیا
اگرچہ اشرف مخلوقات ہین درگاہ الٰہی کے مقرب و خواص ہین لیکن مثل ساری مخلوقات کے کچھ علم و قدرت
نہین رکھتے ہین مگر جتنا علم یا جتنی قدرت خدا نے انکو دی ہے جسطرح سارے مسلمان اللہ کی ذات و
صفات پر ایمان لائے ہین اسیطرح یہہ بھی ایمان رکھتے ہین ادراک کنہ ذات و صفات مین معترف
بعجز و قصور ہین ادائے حقوق عبدیت مین ناطق بشکر خدا ہین بندگان خاص خدا کو صفات واجبی
خدا مین شریک کرنا یا عبادت خدا مین شریک ٹھیرانا کفر ہے غیر انبیار کو صفات انبیا مین شریک کرنا بھی
منع ہے یہود نے انبیار کا انکار کیا کافر ہوگئے نصاریٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا بیٹا مشرکین
عرب نے ملائکہ کو خدا کی بیٹیان ٹھیرایا فرشتون کے لیے علم غیب ثابت کیا کفر مین پڑگئے نیچریہ نے وجود
ملائکہ و شیاطین کا انکار کیا کافر ہوگئے متابعت مقصور ہے انبیار علیہم السلام پر جس بات کی خبر رسول
نے دی ہے اوسپر ایمان لانا چاہیے جن کامون کا حکم کیا ہے وہ کرنا چاہیے جن باتون سے منع فرمایا ہے
اونسے بچنا لازم ہے مالابد منہ مین قاضی ثناء اللہ رح نے کیا خوب فرمایا ہے کہ قول و فعل ہر کسے
راکہ سر موے قول و فعل پیغمبر مخالفت داشتہ باشد آنرا رد باید کرد انتہے اس جملہ صالحہ نے تقلید
کی جڑ کاٹ دی قاضی صاحب فقیہہ حنفی تھے انکی بات حنفیہ پر مطابق اونکے قاعدہ کے ضرور ہی
حجت ہوگی اسیطرح شیخ عبدالحق رح دہلوی نے ترجمہ مشکوۃ مین جڑ بدعت حسنہ کی اوکھاڑ دی کہلکر
لکھدیا ہے کہ ادنیٰ سنت بدعت حسنہ سے بہتر ہے مثلاً استنجا کرنا مطابق سنت کے مدرسہ و خانقاہ
کے بنانے سے بہتر ہے اسلئے کہ سنت سے دلمین نور آتا ہے بدعت سے ظلمت پیدا ہوتی ہے یہانتک
کہ نوبت ختم و طبع و رین کی پہونچتی ہے جزاہ اللہ خیرا یہہ دونون عالم بڑے فاضل عابد زاہد
عامل امام طائفہ حنفیہ تھے امید ہے کہ حنفیہ انکے فتویٰ پر انکار نکرینگے اگر کرین تو کیا کرین آخر
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی تو یہی فرمایا ہے کہ من ابی فقد عصانی یعنی جس نے میرے

AsliAhleSunnet.com

قول وفعل کا انکار کیا اوسکو نہ مانا وہ میرا نافرمان ہے پھر فرمایا کہ ایسا شخص نار مین جاویگا کل بدعة ضلالة کلیہ عامہ ہے ہر بدعت کو شامل ہے خواہ کوئی بشر اوسکو حسنہ کہے یا مستحب یا واجب افسوس تو یہہ ہے کہ حدیث مین کسی جگہہ بہی کسی فرد اسی بدعت کو بہی تو حسنہ نہین کہا ہے پھر منکرین تقسیم بدعت پر ہنسنا کیا ف عہد میثاق کتاب وسنت دونون سے ثابت ہے اذ اخذ ربك من بنی ادم من ظهورهم ذريتهم الخ حدیث اس باب کی مشکوۃ وغیرہ مین لکھی ہے معتزلہ کا آیت وحدیث کو معنی مجازی پر حمل کرنا بیجا ہے جو ایمان لایا ہے وہ اوس عہد پر قائم دائم ہے جسنے کفر کیا ہے اوسنے میثاق کو بدل ڈالا ہے قالوا بلیٰ کے بعد سخت بلا مین پڑگیا ہے انا لله یہہ عہد ربوبیت کا لیا گیا تہا تا کہ کوئی بندہ شرک نکرے مگر یارون نے الوہیت کو تو مانا الا ما شاء الله مگر ربوبیت مین اکثر لوگ مشرک ہوگئے الله کو چہوڑکر غیر الله کے بندے بنے کوئی عابد وثن ہوگیا ہے کوئی عابد ملائکہ ونجوم کوئی بندہ اولیاء بنگیا کوئی معشوق کا بندہ ہوگیا پارسیون کے دو خدا ہین نصاریٰ کے تین خدا ہنود کے چہتیس کروڑ معبود فقط ایک مسلمانون کا خدا ایک اکیلا الله ہے پس بس ؁

تا چند گہ از چوب گہ از سنگ تراشی		بگذر از خدائے کہ بصد رنگ تراشی

ہدایت ضلالت خدا کے ہاتہہ ہے اضافت اوسکی طرف رسول خدا یا اصنام وغیرہ کی مجازاً آتی ہے جیسے اضلهم السامری وانهن اضللن كثيرا من الناس ف ولی کیسا ہی بڑا ہو نبی کے درجے کو نہین پہونچتا ہے اسپر سارے مسلمانون کا اجماع اتفاق ہے یہہ قول بعض صوفیہ کا کہ ولایت افضل ہے نبوت سے مائل ہے یا مردود یہہ دعوی شرعاً باطل ہے کشفاً ساقط ہے شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ نے کتاب الفرقان مین اتفاق سارے سلف وائمہ امت واولیاء ملت کا بابت افضلیت انبیاء کے اولیاء پر نقل کیا ہے یہہ قول کہ خاتم الاولیاء افضل اولیاء ہوگا جسطرح کہ خاتم الانبیاء افضل انبیاء ہین ایجاد حکیم ترمذی ہے اونسے پہلے کسی شیخ نے یہہ بات موںہہ سے نہین نکالی تہی پہر ابن العربی کو یہہ خیال ہوا کہ خود وہی خاتم الاولیاء ہین انتہٰی ایسے اقوال شطحیات اہل سلوک مین داخل ہوتے ہین لایق اعتماد واعتبار کے نہین سمجہی جاتی احادیث

AsliAhleSunnet.com

السکاری نطوی ولا نزوی سہ

نتوان عربدہ با چشم تو کردن آرے	بتواضع گذرانند ز خودستان را

ف ولایت کے لئے یہہ شرط نہین ہے کہ ولی معصوم بہی ہو نہ خطا کرے نہ اوس سے غلطی ہو بلکہ
مخفی رہنا بعض علوم شریعت کا ولی پر جائز ہے بعض امور دین ولی پر مشتبہہ ہو جاتے ہین کبہی خوارق
عادات کو کرامات سمجہہ لیتا ہے شیطان کے دہوکے مین آجاتا ہے نہین جانتا کہ یہہ کام معروف سحر
شیطان کے ہے گو اس امر سے خارج از ولایت نہو کیونکہ اللہ تعالے نے خطا و نسیان اس امت
کا معاف فرمایا ہے اسلیئے یہہ بات ٹہیر چکی ہے کہ ہر انسان پر ماننا ہر ولی کی بات کا کچہہ واجب نہین
ہے نہ اونکے ہر واقعہ و الہام و کشف پر اعتماد کرنا لازم ہے بلکہ قول و فعل ہر ولی کو کتاب و سنت
پر عرض کرے جو موافق نکلے اوسکو مانے جو مخالف ہو اوسکی پیروی سنت مین بہی مول نہ لے
ف الہام کشف منام کوئی حجت اسلام نہین ہے نہ کوئی حکم دین انسے ثابت ہو سکتا ہے ہان انکی
لیاقت اتنی ہی ہے کہ احکام ثابتہ کی گواہی دین تائید کرین قاضی ثناء اللہؒ نے کہا ہے کشف
و الہام اگر خلاف آحاد احادیث و قیاس جامع شروط ہو گا تو ترجیح حدیث و قیاس ہی کو دیجاوے
گی کشف مین حکم خطا کا دینگے الہام و منام کو غلط سمجہین گے یہہ مسئلہ سارے سلف و خلف کا مجمع
علیہ ہے کیونکہ قول رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا حجت قطعی ہوتا ہے اوسکی روایت مین
احتمال کذب و نسیان کا ضعیف ہے اولیاء کے کشف مین کو خطا بہت ہوتی ہے انتہی ف اشراط
ساعت علامات قیامت غربت اسلام قلت علم کثرت جہل وفور ہرج یعنی قتل ظہور مہدی نزول
عیسیٰ خروج دجال بر آمد دابۃ الارض خروج یاجوج ماجوج طلوع شمس از مغرب رفع قرآن وغیرہ یعنی
امارات و آیات فتن کبریٰ و صغریٰ کی آئی ہین جنکی خبر رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے دی
ہے سب حق ہین کیونکہ یہہ سب امور ممکن ہین مخبر صادق نے انکی خبر دی ہے اسیطرح نفخ صور بعث
بعد الموت نفخ احیاء انشقاق سموات وقوع نجوم طیران جبال خراب ارض خلق عالم بعد از عدم
خروج موتیٰ از قبور انواع عذاب نار جیسے سانپ بچہو زنجیر طوق آب گرم زقوم غسلین کا دوزخ

AsliAhleSunnet.com

مین ہونا و حور و قصور و اکل و شرب و جماع و لباس و دیگر لذات کا جنت مین ہونا یہہ سب حق ہے سیوطی نے ایک کتاب حال برزخ مین لکھی ہے یعنے جنت و نار کا رسالہ لکھا ہے قبر کے حالات مین علحدہ ثمار التنکیت تالیف کی ہے صاحب اشاعہ و اقتراب الساعہ نے علامات قیامت کو یکجا جمع کیا ہے جو کچھہ ان کتب و رسائل مین آیات قرآنیہ و احادیث صحیحہ سے ثابت کیا گیا ہے اوسپر ایمان لانا فرض ہے انکار اوسکا کفر و الحاد و ارتداد و زندقت ہے جتنے مخالفین اسلام مین بڑا کفر اونکا یہی انکار معاد و احوال قبر و حشر و نشر و جنت و نار کا ہے حالانکہ وجود معاد جسمانی کا دخول جنت و نار کا توریت و انجیل سے بھی ثابت ہے دہریہ و نیچریہ انکار معاد کا کرتے ہین یا معاد روحانی سمجھتے ہین ابھی تو نہین مرنے کے بعد انکو خود معلوم ہو جاتا ہے کہ سچا کون تھا جھوٹا کون ہے ف رسل بشر رسل ملائکہ سے افضل ہین ملائکہ کے رسول عامہ بشر سے افضل ہین جماع بلکہ بضرورت ہان عامہ بشر عامہ ملائکہ سے افضل ٹھیر چکے ہین گو معتزلہ و فلاسفہ و بعض اشاعرہ اسبات کو نہین مانتے بلکہ ملائکہ کو بشر سے بہتر جانتے ہین لکن سچی بات یہہ ہے کہ یہہ مسئلہ اوس جنس کا ہے کہ کتاب و سنت ساتھہ اوسکے گویا نہین ہوئی ہے نہ کوئی حدیث اس باب مین مستفیض ہوئی نہ صحابہ نے اوسمین کبھی کچھہ کلام کیا بلکہ اسکو اہل کلام نے دلائل عقلیہ سے استنباط کیا ہے اسلئے سلف کی راہ پر چلنا نجات کا رستہ اختیار کرنا ہے کوئی کیون نہ افضل ہو ہمارا نہ کچھہ نقصان ہے نہ کچھہ فائدہ بعض لوگ باوجودیکہ عالم فاضل کہلاتے ہین آپکو دیندار سمجھتے ہین لکن ایسے مسائل مین خوض کیا کرتے ہین حالانکہ اس خوض و غور مین کچھہ حاصل نہین ہے ہان اوقات عزیز ضائع ہو جاتی ہے اوتنی مدت ذکر خدا و درس علم حدیث و ظیفہ و درود سے محروم رہتے ہین یا حقوق اہل و عیال و نفس کے ادا کرنے مین قاصر رہتے ہین اسیطرح کا یہہ مسئلہ ہے کہ مکہ افضل ہے یا مدینہ پھر موضع قبر شریف افضل ہے یا عرش مجید شیخ عبد القادر جیلانی بہتر ہین یا امام اعظم کوئی یہہ وہی مثل ہے کہ شیر شاہ کی ڈاڑھی بڑی تھی یا سلیم شاہ کی اجی بہائی کسی کی ڈاڑھی بڑی ہو ہمین کیا ہم سے تو ہمارے اعمال کا سوال ہمارے افعال کا حساب کتاب ہوگا ہم اپنی فکر کرین یہہ بہتر ہے

AsliAhleSunnet.com

یا تیرا میرا ذکر کوئی بزرگ ہوا تو ہمکو کیا ملجاویگا کوئی مفضول ٹہیرا تو ہم سے کیا چہین لیا جاویگا اکثر خلق کی اوقات ایسے مباحث واشغال مین برباد جاتی ہے نہ کبہی خدا و رسول کی یاد ہوتی ہے نہ عاقبت و آخرت یاد آتی ہے انا للہ **ف** رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا معراج کو بیداری مین اسی جسم مبارک کے ساتھ آسمان دنیا تک جانا پہر وہان سے جہان تک کہ خدا نے چاہا تہا پہونچنا بخبر صحیح بطرق متعددہ بخوبی ثابت ہے جو کوئی اس خبر کا منکر ہے اس اثر پر ایمان نہین لاتا ہے وہ بدعتی گمراہ ہے مسجد الحرام سے بیت المقدس تک جانا تو بنص قطعی کتاب اللہ ثابت ہی اسکا انکار کفر صریح ہے رہا زمین سے آسمان کے اوپر جانا سو یہہ بات بخبر مشہور و مستفیض ثابت ہے اسکا انکار کرنیوالا مبتدع ضال ہے آسمان سے جنت و عرش تک جانا اخبار آحاد سے ثابت ہوا ہے انتہاء معراج مین اختلاف ہے کہ جنت تک تہی یا عرش تک یا مافوق تک جسکو مقام قاب قوسین کہتے ہین پہر وہان رؤیت ہوئی تہی یا نہین ایک جماعت محدثین نے مثل عائشہ کے انکار رؤیت کا کیا ہے جبرئیل علیہ السلام کا دیکہنا بتایا ہے ایک جماعت نے کہا نہین بلکہ اللہ پاک کو وہان دیکہا ابن عباس یہی کہتے ہین پہر کسی نے کہا آنکہہ سے دیکہا کسی نے کہا دل سے اشعریہ آنکہہ کے قائل ہین تفتازانی طرف دل کے مائل ہین بعض نے توقف کیا یہی بات ٹہیک معلوم ہوتی ہے اسلیئے کہ تصریح رؤیت بصر یا رؤیت قلب کی اسطرح پر نہین آئی ہے کہ جس سے آنکہہ ٹہنڈی و دل تسلی ہوجاوے ہمکو زیادہ خوض کرنے کی کیا حاجت ہے **ف** روح کا محدث ہونا یعنی قدیم نہونا دین اسلام سے بضرورت شرعیہ معلوم ہوچکا ہے سارے صحابہ و تابعین اسی اعتقاد پر گزرے ہین پہر پیچہے سے ایک ایسا فرقہ قاصر الفہم نکلا جسنے کہا کہ روح قدیم ہے اہل سنت متفق ہین اسبات پر کہ روح مخلوق ہے اسپر بعض محدثین نے اجماع نقل کیا ہے کسی نے کہا روح مرجاتی ہے کسی نے کہا کہ نہین مرتی ہے نہ مرنا روح کا ٹہیک ہے احادیث سے یہی معلوم ہوتا ہے اگر مرجاتی تو بعد مفارقت بدن کے ناخوش منعم و معذب کیون ہوتی روح کا حال سوا خدا کے کسیکو معلوم نہین ہے قل الروح من امر ربی وما اوتیتم من العلم الا قلیلا شاہ ولی اللہ محدث کا یہہ تجویز کرنا کہ اس آیت سے انکار علم

AsliAhleSunnet.com

روح کا منصوص نہین ہے اگرچہ ظاہر مین پر رونق بات معلوم ہوتی مگر درحقیقت کچھہ چوکسن بات
نہین ہے ہمکو ایسے امر مین سرے سے خوض کرنیکا حکم ہی نہین ہے مانا کہ کسیطرح پر کچھہ معرفت حاصل
بھی ہو جاوے تو پھر اوسپر یقین کامل کسطرح ہو سکتا ہے اوسکی تصدیق کتاب و سنت سے کیونکر
ہو سکے گی عقل کوئی آلہ معرفت کا نہین ہے گو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ ایمان براہ
عقل کے واجب ہوتا ہے کیونکہ خدا نے فرمایا ہے وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا یہی مذہب
اشاعرہ وغزالی کا ہے معتزلہ موافق امام اعظم کے ہین انکی یہہ دلیل کہ افی اللہ شک فاطر
السموات والارض وکل مولود یولد علی فطرۃ الاسلام ناتمام ہے اسلیئے کہ آیت مذکور
دلیل سمعی ہے نہ حجت عقلی حدیث مسطور حق مین مولود غیر مکلف عاقل کے ہے نہ حق مین مکلف بالغ کے
ف حنفیہ و معتزلہ کے نزدیک تکلیف مالا یطاق جائز نہین ہے ادب سے یہہ کہنا نہین
پہونچتا کہ تو دیکھہ جسکے پاؤن نہین ہین اوسکو یہہ نہین کہہ سکتے کہ تو چل شافعیہ و اشاعرہ کہتے
ہین یہہ تکلیف جائز ہے اگر جائز نہوتی تو یہہ سوال کیون ہوتا کہ ربنا ولا تحملنا ما لا طاقۃ
لنا بہ مگر ٹھیک بات یہہ ہے کہ جائز نہین ہے لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا آیت اول
استعاذہ آفات کا مراد ہے نہ تکلیف مالا یطاق پھر خواہ وہ تکلیف اپنی ذات مین ممتنع محال ہو جیسے
جمع ضدین یا ممکن ہو جیسے خلق جسم رہی وہ تکلیف جو ممتنع بالغیر ہے جیسے ایمان لانا اوس شخص کا
جسکو خدا نے جان لیا ہے کہ وہ ایمان نہ لاویگا مثل فرعون وغیرہ کے تو یہہ سبکے نزدیک شرعاً
جائز و واقع ہے آخر یہہ بات خدا کو معلوم تھی کہ ابوجہل کبھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کو سچا نہ سمجھیگا مگر اوسکو تکلیف تصدیق کی دیگئی تھی دعا مانگنا کچھہ منافی عدم تکلیف کی نہین ہے
یہہ ویسی بات ہے کہ حدیث مین بہت چیزون سے پناہ مانگی ہے حالانکہ اونمین ایسی چیزین بھی
ہین جنپر صبر کرنے سے وعدہ جنت کا آیا ہے ف سنت حقیقت مین کسی مذہب خاص کا نام
نہین ہے اتنی بات ہے کہ جن مسائل مین اہل قبلہ مختلف ہوکر کئی فرقے بنگئے ہین بعد اسکے کہ
وہ ضروریات دین کو مانتے تھے سو وہ مسائل مختلف فیہا دو قسم پر ہین ایکقسم مسائل مذکورکی

AsliAhleSunnet.com

وہ ہے جو کتاب و سنت سے ثابت ہے سلف صلحا یعنی صحابہ و تابعین اوسپر گزر گئے ہین پھر انکے بعد
ہر صاحب رائے اپنی رائے کا فریفتہ ہوا طرح طرح کی رائین راہین نکلین اوسوقت ایک گروہ نے ظاہر
کتاب و سنت کو اپنے دانتون سے خوب ہی مضبوط پکڑا عقائد سلف پر جم گئے اونکے اعتقاد پر جم
گئے اصول عقلیہ کی موافقت و مخالفت کی کچھ پروا نکی اگر اتفاقاً کلام معقولی کیا تو الزام خصم رد
مخالف یا زیادت طمانینت کے لئے نہ واسطے استفادہ عقائد کے انکو اہلسنت کہتے ہین دوسری قوم
نے تاویل و صرف عن الظاہر کو اختیار کیا پھر جس بات کو اپنے زعم مین خلاف اصول عقلیہ کے پایا اوسمین
کلام معقولی کیا تاکہ ماہیت امر متحقق ہو جاوے سوال قبر کا وزن اعمال کا مرور صراط رویت
خدا کرامات اولیا کتاب و سنت سے ظاہر ہو چکا ہے سلف اسی عقیدہ پر گزرے ہین لیکن ایک
قوم کے زعم مین نطاق معقول نے اسجگہہ تنگی کی وہ ان چیزون کا انکار کیے تاویل کرنے لگے
دوسری قوم نے کہا ہم ان سب باتون پر ایمان لائے ہین گو ہمکو حقیقت انکی معلوم نہین ہوئی ہے
نہ ہماری عقل اونپر گواہی دیتی ہے تیسری قوم بولی کہ ہم ان سب امور پر ایمان لائے ہین ہمکو بیان
انکا طرف سے ہمارے رب کے آگیا ہے ہماری عقل بہی اسکی گواہی دیتی ہے باقی رہی وہ قسم
مسائل کی جنکے ساتھہ کتاب ناطق نہین ہے نہ سنت مستفیض ہے نہ صحابہ نے اوسمین کچھ گفتگو کی ہے
بلکہ اوسکو اوسی کے حال پہ چھوڑ دیا تھا مگر کچھ لوگ آئے تو اونہون نے اس قسم مین کلام کیا اختلاف
کیا انکا خوض کرنا اسمین کئی طرح پہ ہوا ایک استنباط کرنا دلائل عقلیہ سے جیسے مسئلہ فضیلت انبیا
کا ملائکہ پر فضل عائشہ کا فاطمہ پر دوسرے توقف کرنا اونکا اصول موافق سنت پر اور متعلق ہونا
اون اصول کا ساتھہ مسائل مسطورہ کے جیسے مسائل امور عامہ یا کچھ مباحث جواہر و اعراض کے
کیونکہ قائل ہونا حدوث عالم کا مثلاً متوقف ہے ابطال ہیولیٰ اثبات جزء لایتجزی پر یا قائل ہونا
خلق خدا کا عالم کو بلا واسطہ متوقف ہے ابطال اس قضیہ پر کہ واحد سے سوا واحد کے صادر نہین
ہوتا ہے یا قائل ہونا معجزات کا متوقف ہے اس بات پر کہ جو لزوم عقلی درمیان اسباب و مسببات
کے ہے اوسکا انکار کیا جاوے یا قائل ہونا معاد کا موقوف ہے امکان اعادہ معدوم پر

AsliAhleSunnet.com

وعلی ہذا القیاس دیگر مسائل جن سے کتب ان لوگون کی بہری ہوئی ہین پوری تقریر اس مقام کی حجۃ اللہ البالغہ مین لکہی ہے ف نصوص کتاب وسنت کی محمول ہین اپنے ظاہر پر کوئی دلیل قطعی اونکی صارف نہین ہے جیسے وہ آیتین جنکا ظاہر مشعر جہت وجسمیت ہے ہم نہین کہہ سکتے ہین کہ یہہ آیتین نصوص نہین ہین بلکہ متشابہ ہین اسلئے کہ نصوص سے اسجگہہ مقابل لفظ مفسر ومحکم مراد نہین ہے بلکہ وہ مراد ہے جو کہ اقسام نظم کو بحسب متعارف عام وشامل ہے ان ظواہر سے عدول کرکے طرف اون معانی کے جانا جسکا دعوی اہل باطن کرتے ہین الحاد ہے عقائد کا آرا فاسدہ پر مقرر کرنا ماورا اوپر حکم کفر کا لگانا اگرچہ ظواہر ادلہ قرآن وحدیث کے اوسیطرح پر ہین درحقیقت تخطیہ کرنا ہے قرآن وحدیث کا بہلا کہین یہہ ہوسکتا ہے کہ خدا قرآن کو واسطے بیان کے بہیجے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم افصح الناس ہون پہر وہ ظاہر مین ایسے الفاظ کہین جنکا اعتقاد مطابق ظاہر مذکور کے کفر ٹہیرے یہہ جرأت اوسی قوم سے ہوئی ہے جنہین صغیر السن جوان ہوگیا جوان کبیر السن بنگیا ف فرشتے خدا کے بندے ہین جو حکم خدا کا ہوتا ہے اوسکو بجا لاتے ہین انہین کسی کے دو کسی کے تین کسی کے چار چار پر بہی ہین ہر ایک فرشتہ کی ایک جگہہ خاص مقرر ہے یہہ خدا کی نافرمانی نہین کرتے ہین یہہ حال انکا قرآن شریف مین آیا ہے نہ انکو نر کہہ سکتے ہین نہ مادہ نہ انکے اولاد ہوتی ہے نہ یہہ محتاج کہانے پینے کے ہین بلکہ وحی کے پہونچانے والے عرش کے اوٹہانے والے ہین جو فضل وکمال لایق انکے حال کے ہے وہ انکو بالفعل حاصل ہے انہین شوق تحصیل کمال کا نہین ہوتا ہے کہ یہہ کسی چیز کو قوت سے فعل مین لائین اسیلئے یہہ بات کہی گئی ہے کہ انہین عشق نہین ہوتا ہے اسکا مطلب یہہ نہین ہے کہ محبت ومعرفت مولی بہی انہین نہین ہے نر ہونا انکا مردی وزنی سے اسلئے کہا جاتا ہے کہ کوئی نقل شرعًا اس باب مین نہین آئی ہے نہ عقل اوسپر دلالت کرتی ہے بت پرستون کا یہہ کہنا کہ یہہ خدا کی لڑکیان ہین محال وباطل ہے ما اتخذ صاحبة ولا ولدا لم یلد ولم یولد ہاروت ماروت دو فرشتے تہے خدا نے اونپر عتاب کیا تہا جسطرح کہ زلت انبیاء سہوا اولیاء پر عتاب ہوتا ہے کوئی کفر وگناہ کبیرہ اونسے

AsliAhleSunnet.com

صادر نہین ہوا تھا کہ وہ اوسپر معذب ہوئے ہون ف شیاطین کو اللہ ہی نے پیدا کیا ہی یہہ آدمیون کے دلمین وسوسہ ڈالتے ہین بنی آدم کا گمراہ کرنا راہ ہدایت سے بہکا دینا چاہتے ہین انکی تاک مین رہا کرتے ہین آپسمین لڑاتے فساد کراتے ہین میان بی بی کو بہکا کر جدائی ڈالتے ہین قال تعالے ان الشیاطین لیوحون الی اولیائہم لیجادلوکم وان اطعتموہم انکم لمشرکون اللہ جس آدمی پر چاہتا ہے انکو مسلط کر دیتا ہے جسکو چاہتا ہے انکے کید و مکر سے بچا لیتا ہے قال تعالے واستفزز من استطعت منہم بصوتک واجلب علیہم بخیلک ورجلک وشارکہم فی الاموال والاولاد وعدہم وما یعدہم الشیطان الا غرورا یہہ تسلط ان شیاطین کا غالباً اہل دنیا متکبرین کبار اہل شرک و کفر پر زیادہ ہوتا ہے اونپر سوار پیادے شیطان کے مسلط رہتے ہین وہ انکے مال و اولاد مین شریک ہوتا ہے یہی سبب ہے کہ اکثر مال امرا و رؤسا کا خلاف مرضی خدا مین صرف ہوا کرتا ہے مٹی پانی مین برباد جاتا ہے اولاد شریر فاسق فاجر نابکار نالائق بد لیاقت جاہل متمرد سرکش پیدا ہوتی ہے سو یہہ سارا وعدہ شیطان کا انکے ساتھہ دھوکا ہوتا ہے یہہ سمجھتے ہین کہ جو کچھہ ہم کرتے کہتے ہین جہان کہین ہم مال اوٹھاتے ہین سبکا نتیجہ اچھا ہوگا ہمکو عیش آرام ملیگا یا نیکنام نامور کہلاوینگے یہہ سب غلط ہے یہہ کام انکو جہنم کی سیر کرا دیگا یہہ نیکنامی چالاکی عیش پردازی انکو دوزخ کا سوختہ بنا دیگی بخاطر خاطر مجموع رکہین انما سلطانہ علی الذین یتولونہ الخ رہے وہ غربار اسلام جو خدا پر ایمان لائے ہین اللہ پر بہروسا رکہتے ہین دنیا کے عاشق مال کے بندے نام کے طالب نہین ہین سو اونپر کچہہ داؤ ان ملاعین کا نہین چلتا ہے قال تعالے انہ لیس لہ سلطان علی الذین آمنوا وعلی ربہم یتوکلون ان عبادی لیس لک علیہم سلطان وکفی بربک وکیلا سچ ہے جسکا وکیل خدا ہے اوسپر کب کسی دشمن خدا کا بس چل سکتا ہے

ع دشمن چہ کند چو مہربان باشد دوست ٭ ان لوگون کی ایک پہچان یہہ بہی ہے کہ جب انسے کوئی بہول چوک دہوکے دہڑی مین ہوجاتی ہے تو بمجرد متنبہ ہونیکے نادم ہوکر تائب ہوجاتے ہین

AsliAhleSunnet.com

برے کام پر اڑ نہین کرتے کوئی نصیحت کرتا ہے تو فی الفور مان لیتے ہین انکے مقابلے مین وہ الدآ
آسودہ لوگ ہین کہ جب اونکو خدا کا ڈر بتاؤ تو اور زیادہ ضد کرنے لگتے ہین و اذا قیل له
اتق الله اخذته العزة بالاثم فحسبه جهنم ولبئس المهاد اونکا گہر بہشت ہے تو انکا
محل دوزخ **ف** الله کی کتابین ہین جنکو پیغمبرون پر آسمان سے زمین پر اوتارا ہے ان کتابون
مین امر و نہی وعد وعید سب کچہہ ہے سب کتب مین افضل قرآن عظیم ہے یہہ کلام اوسکی ایک صفت
قدیم ہے جسطرح کہ اوپر گزر چکا جتنی کتابین آسمانی آئی تہین یہہ کتاب اون سبکا خلاصہ و
فصل الخطاب ہے افضل رسل پر نازل ہوئی اعجاز نظم اسی کا خاصہ ہے اور کتابون مین یہہ خاصہ
نہتا تمسک کرنا عقیدہ و عمل مین ساتہہ اس کتاب مقدس کے فرض عین ہے مخالفت اسکی کفر صریح
ضلالت واضح ہے اسکے ہوتے اب کسی کتاب آسمانی کا دیکہنا پڑہنا درست نہین ہے عمر فاروق
کے ہاتہہ مین توریت دیکہی تہی چہرۂ مبارک غصے سے سرخ ہوگیا فرمایا لو کان موسی حیا لما
وسعه الا اتباعی اگر موسی علیہ السلام جیتے ہوتے تو اونکو بہی بجز میری تابعداری کے اور
کچہہ نہ بنتا جب توریت انجیل کا یہہ حکم ٹہیرا تو پہر کسی اور کتاب کا کیا ذکر ہے خصوصا اوس کتاب کا
جو آسمان سے بہی نہ آئی ہو کسی پیغمبر پہ نہ اوتری ہو اسی زمین پر کسی مولوی ملا مشائخ فقیہ درویش
شاعر نے بنائی ہو اپنی عقل کی اوسمین کارروائی کی ہو پہر سب یا اکثر یا بعض مطالب اوس کے
خلاف کتاب الله یا سنت رسول الله ہون اوسکو پکڑنا اوسپر چلنا یا اوسکے موافق عقیدہ
رکہنا خدا اور رسول کی مخالفت کی پروا نکرنا کسطرح درست ہو سکتا ہے تمہین کہو کہ یہہ کیا ایمان
ہے کیسا اسلام ہے کہان کا احسان ہے انا لله تیہہ سیکڑون فتاوی فقہ راے کے جنمین
لاکہون مسئلے بے دلیل لکہے گئے ہین کہو انپر چلنا خدا کا دین ہے یا ابلیس لعین کا آئین قول و
عمل ہر امتی کا اوسیوقت لائق سماعت مستحق التفات ہو سکتا ہے جبکہ شاہد و موید نصوص کتاب
و سنت کا ہو ورنہ الا کالا ے بد بر ریش خاوند ہوتا ہے توریت موسی علیہ السلام پر اوتری تہی
خدا نے اوسکو اپنے ہاتہہ سے لکہا تہا اتنی بڑی کتاب تہی کہ سوا پیغمبر کے کوئی اوسکو حفظ نکر سکا

AsliAhleSunnet.com

انجیل عیسیٰ علیہ السلام پر آئی تھی زبور داؤد علیہ السلام پر اوتری تھی اُن سب کتابون مین بعد ذکر
خدا و احکام شریعت و خطب و موعظت کے احوال و صفات رسالت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم کے مذکور ہین آپکے اصحاب و امت کا بھی ذکر آیا ہے یہہ اور بات ہے کہ کوئی شخص عناد و کفر
سے انکار اون نصوص کا کرے یا اون بشارات کو بدل ڈالے یا اونکا مطلب بگاڑ دے یا وقتاً
فوقتاً اونمین اصلاح کرتا رہے قرآن شریف نے سب کتب کو منسوخ کر دیا ہے اب نہ کسی کتاب کی تلاوت
درست ہے نہ دراست ابراہیم علیہ السلام پر صحیفے اوترے تھے سب آسمانی کتابون پر ایمان
لانا واجب ہے کتابونکی گنتی معلوم کرنا کچھ ضرور نہین ہے کیونکہ کسی دلیل قطعی سے تعداد کتب
سماوی کی دریافت نہین ہوئی ساری کتابین اس حیثیت سے کہ خدا کا کلام پاک ہے رتبہ مین برابر
ہین گو بعض وجوہ دیگر سے کسی کتاب کو کسی کتاب پر فضل حاصل ہو جسطرح قرآن کریم کو سب کتب
پر فضیلت ثابت ہے اس کتاب کو خدا نے ہر قسم کی تحریف تبدیل نقصان تاویل سے بچا رکھا ہے
اسکی حفاظت کا خود ذمہ لیا ہے کیا مجال ہے کہ کوئی بشر ایک حرف اوسکا بدل سکے یا کم و بیش کر سکے
لا یاتیہ الباطل من بین یدیہ ولا من خلفہ تنزیل من حکیم حمید و للہ الحمد والمنۃ

ف امت اسلام بہترین امت ہے بنص قرآن کریم حدیث مین آیا ہے انتم تتمون سبعین
امۃ انتم خیرھا و اکرمھا علی اللہ اسکو ترمذی نے حسن کہا ہے معلوم ہوا کہ اس امت
سے پہلے ستر امتین اور بھی ہو چکی ہین اون سب امتون کا وقت صبح سے عصر تک تھا اس امت
نے اپنی دکان بعد عصر کے کھولی ہے لیکن اجر اون امتون کا کم اس امت کا زیادہ ہے جتنی
اگلی امتین تھین سو وہ ہو چکین صرف اہل کتاب کسیقدر باقی ہین لیکن اپنی کتاب پر قائم نہین
اسلیے اگر اہل کتاب سمجھے نہ جاوین تو ہو سکتا ہے اگر قائم بھی ہوتے تو بھی ناجی نہین ہو سکتے تھے
اسلیے کہ بعد علم ناسخ کے منسوخ پر عمل کرنا شرعاً و عقلاً درست نہین ہے اس امت کے فضائل و کثرت
ثواب مین بہت حدیثین آئی ہین خصائص اس امت کے بہت ہین مواہب لدنیہ مین ذکر خصائص
مذکور کا کیا گیا ہے حدیث معاویہ مین آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے

AsliAhleSunnet.com

لایزال من امتی امة قائمة بامر اللہ لایضرهم من خذلهم ولا من خالفهم
حتی یاتی امر اللہ وهم علی ذلک یہ حدیث متفق علیہ ہے اس سے معلوم ہوا کہ بقا اس
امت کا تا قیام قیامت ہے کوئی یہ چاہے کہ اسلام دنیا سے مٹ جاوے تو یہ ہرگز نہوگا یہ
اور بات ہے کہ سلطنت و دولت اسلام کی باقی نہین رہی ہے مسلمان غریب ہوگئے ہین مگر باوجود
اس غربت کے بالکل فانی محض نہونگے فنا کیسی بلکہ کوئی نہ کوئی گروہ انکا ہمیشہ کسی نہ کسی قطعۂ زمین مین
غالب و منصور رہیگا مخالف کے ہاتھہ سے کوئی نقصان اوسکو نہ پہونچیگا چنانچہ آجتک ایسا ہی
ہوا ہے کہ ہر سر صدی کے اول مین ایک مجدد دین پیدا ہوتا رہا ہے جسنے سنت کو قائم کیا بدعت کو
دور کیا یہہ تجدید کبھی بذریعۂ زبان و بیان ہوتی ہے کبھی بذریعہ سیف و سنان کے کبھی ایک
عصر مین متعدد اشخاص مجدد ہوئے کوئی کسی خطہ مین تہا کوئی کسی اقلیم مین کوئی مغرب مین ظاہر
ہوا کوئی مشرق مین کوئی زمرۂ اہل علم سے اوٹہا کوئی طائفۂ ملوک سے کوئی اہل لشکر سے اسلیے یہہ
بات داخل عقیدۂ اہل سنت ہے کہ شریعت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰة والتحیة اکمل شرائع ہے یہہ دین
ناسخ جملہ ادیان ہے یہہ کمال خاص ساتھہ اسی امت کے مخصوص ہے کہ منصوصات و منطوقات کتاب
و سنت کے بدون الحاق مجتہدات و الصاق قیاسات کفایت کرتے ہین کیونکہ ادلہ قرآن و حدیث
واسطے احکام حوادث حالیہ و استقبالیہ کے کافی و وافی شافی ہین محتاج تلفیق آرا کاسدہ و عقول
فاسدہ کے نہین ہین جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم انبیاء ٹہیرے تو اب ضرور ہوا
کہ بعد آپکی شریعت کے کوئی دوسرا دین و کمال متوقع و مترقب نہو الیوم اکملت لکم دینکم و
اتممت علیکم نعمتی جسنے یہہ کہا ہے کہ کام دین کا بدون تفریعات رائے و فتاوے فقہ کے نہین
چلتا ہے اوسنے گویا اس آیت کا انکار کیا خدا نے یہہ بہی فرمایا ہے کہ ومن یبتغ غیر الاسلام دینا
فلن یقبل منہ یعنی سوا اس ملت اسلامیہ کے کوئی دین کسی شخص سے مقبول خدا نہین ہے خواہ مجوس
کا دین ہو یا ہنود کا یا یہود کا یا نصاریٰ کا شریعت موسوی کی بنیاد قہر و جلال پر تہی اوسمین
حکم قتل نفس تحریم طیبات منع غنائم تعجیل عقوبات کا تہا موسیٰ علیہ السلام بہی عظمت و ہیبت و شدت

AsliAhleSunnet.com

وغضب وبطش اعدائے دین مین ایسے کامل تھے کہ کسیکا مقدور نہ تہا کہ طلعت مبارک پر نظر کریکے عیسیٰ علیہ السلام مظہر لطف وجمال تھے نہایت درجہ ملائم ورفیق وشفیق تھے انکی شریعت سراپا فضل واحسان تھی جسمین دبال وقتال کا نام بہی نہتہا بلکہ مقاتلہ کرنا بہی حرام تہا انجیل مقدس سے منقول ہے کہ اگر کوئی تیرے ایک رخسار پر طمانچہ مارے تو تو مونہہ پہیر دے کہ وہ تیرے دوسرے رخسار پر بہی طمانچہ مارلے جو کوئی تیرا دامن پکڑے تو اوسکو اپنی چادر دیدے جو تجہکو ایک میل تک بیگار مین لیجاوے تو اوسکے ہمراہ دو میل تک جا رہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سو جامع تھے درمیان صفت جمال وجلال ولطف وقہر کے موسیٰ علیہ السلام کیسی صلابت وشدت وعدالت بہی رکہتے تھے عیسیٰ علیہ السلام کا سا لطف وفضل ولین ورافت بہی طیبات کو حلال کیا خبائث کو حرام کیا اس شریعت اسلامیہ کا عدل وتوسط وخیر وکمال تتبع سیر وشمائل ومعرفت خصائل نبوی ووضع شرائع واحکام سے بخوبی ظاہر ہو سکتا ہے **ف** اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خیار امت ابرار ملت تھے انکے فضائل ومناقب مین بہت آیتین حدیثین آئی ہین یہہ اجر وثواب مین ساری امت سے افضل ہین کوئی پہاڑ برابر سونا راہ خدا مین دے تو بہی وہ انکے آدہ سیر جَو کو نہین پہونچتا ہے حدیث خیر القرون قرنی ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم سے انکی فضیلت تابعین پر تابعین کی فضیلت تبع تابعین پر ثابت ہوتی ہے انہون نے قرآن وسنت کو زبان نبوی سے بلا واسطہ سنا ہے حاضر شاہد غزوات رہے ہین جان مال اولاد واحفاد کو راہ خدا مین بیدریغ فدا کردیا ہے پہر بہلا کون شخص انکی برابری کر سکتا ہے انکا دشمن شیعی رافضی ہے یا خارجی ناصبی اگرچہ بعض اہل علم نے یہہ بہی کہا ہے کہ یہہ فضیلت انکی سائر امت پر من حیث المجموع ہے نہ من حیث الافراد بدلیل حدیث مثل امتی مثل المطر لا یدری اولہ خیر ام آخرہ رواہ الترمذی مگر اس آخر امت سے اگر وہ لوگ مراد لئے جاوین جو زمانہ ظہور مہدی ونزول عیسیٰ علیہما السلام مین ہونگے تو کچہہ دور نہین ہے اسلئے کہ تیرہ سو برس ہجرت کو گذر گئے اب چودہوین صدی کا دوسرا سال ہے اسوقت مین اسلام سے زیادہ کوئی دین غریب ومضمحل نہین ہے نام کی مسلمانی باقی رہگئی ہے ہر طرف کفر وفسق کا زور ہے دنیا طلبی دین فروشی کا شور ہے

AsliAhleSunnet.com

ان لوگون مین کسیطرح کی غیرت باقی نہین رہی ہے پہر یہہ کسطرح مراد ہو سکتے ہین یہہ تو بدترین امت
ہین انہون کبائر کا رواج مثل فرائض کے ہے زناکاری شرابخواری لگانا بجانا انکا مذہب ٹہر گیا ہے
فسق و فجور کذب و زور انکا دین ہوگیا ہے مکر و خدیعت و ظلم و جور انکا ایمان قرار پایا ہے اگر مہدی
کا آنا عیسیٰ علیہ السلام کا اوترنا مقرر نہوتا تو یہہ لوگ ایسے تہے کہ نفخ صور شاید انہین کے وقت مین
انہین پر ہوتا ف کرامات اولیاء کی حق ہے ولی وہ ہوتا ہے جو متقی ہے خدا کی ذات و صفات کو
خوب پہچانتا ہے ایمان اسلام مین مخلص محسن ہے اوسکی کرامت خرق عادت ہوتی ہے جس سے یہہ خرق
عادت ہوا اور وہ مومن صالح العمل نہو تو سمجھو کہ وہ کرامت نہین ہے بلکہ استدراج ہے جسطرح ابلیس
ایک دم مین طی ارض کر کے مشرق مغرب مین پہونچکر وسوسہ ڈالتا ہے یا خون کیطرح آدمی کی رگون
مین دوڑتا پہرتا ہے یا فرعون کے حکم سے دریاے نیل بہتا تہا یا جسطرح دجال کا حال اخبار صحیحہ مین
آیا ہے کہ اسطرح کے کامون کو کرامات نہین کہتے ہین بلکہ قضاء حاجات کہتے ہین اللہ اپنے دشمنون کے
کام استدراج کے لئے کر دیتا ہے دنیا مین مکر ہوتا ہے عقبیٰ مین عقوبت ہوتی ہے **قال تعالےٰ**
سنستدرجهم من حيث لا يعلمون واملي لهم ان كيدي متين حدیث مین آیا ہے جب تو دیکہے
کسی بندے کو اللہ نے نعمت حسب مراد اوسکے دی اور وہ گناہ پر مقیم ہے تو یہہ خدا کا استدراج ہے یعنی
وہ اس نعمت پر دہوکا کہاکر زیادہ تر عصیان و کفران کرتا ہے اس استدراج کا واقع ہونا طرف سے
اللہ کے جائز ہے نقل سے ثابت عقل کے نزدیک ممکن ہے قصہ ابلیس مین آیا ہے انظرنی الی یوم
یبعثون فرمایا فانک من المنظرین الی وقت الیوم المعلوم باقی رہی کرامات اولیاء خدا کی سو قرآن
شریف مین کرامت مریم و صاحب سلیمان کا ذکر آیا ہے شواہد النبوۃ مین کرامات صحابہ و اہل بیت کا ذکر
کیا ہے سحر و طلسمات و شعبدہ سے خرق عادت نہین ہوتا اسلئے کہ یہہ کام ذریعہ آلات و اسباب کے ہوتے
ہین اولیاء طعام و لباس و مرکب و مکان مین کسی سے ممتاز نہین ہوتے ہین نہ انکی پیشانی پر یہہ لکہا ہوتا
ہے کہ یہہ ولی اللہ ہین بلکہ امور مباحات مین مثل سائر عباد کے ہوتے ہین ہر قسم کے لوگون مین پائے
جاتے ہین کیا اہل قرآن کیا اصحاب سیف و سنان کیا تجار کیا حراث کیا اہل حرفہ کیا نوکر چاکر لیکن جبکہ

AsliAhleSunnet.com

بدعتی و فاسق و فاجر ہوں پھر جو کوئی انمیں زیادہ تر متقی ہے وہی بڑا ولی ہے اور جو دونوں شخص تقویٰ
مین برابر ہین تو دونوں کا درجہ نزدیک خدا کے مساوی ہے اولیاء اللہ کی ایک پہچان یہہ بھی ہے کہ
معتصم ہوں ساتھہ کتاب و سنت کے انمیں کوئی معصوم نہین ہوتا ہے نہ انکا کوئی قول و فعل قبل
وزن کے میزان قرآن و حدیث مین لائق تمسک سمجھا جاتا ہے اس باب مین کتاب الفرقان بین
اولیاء الرحمن و اولیاء الشیطان نہایت عمدہ کتاب ہے ظہور کرامت کا انسے بطریق نقض عادت
کے ہوتا ہے مثلاً مسافت بعید کو ذرا سی مدت مین قطع کر جاتے ہین حاجت کے وقت کھانا پینا موجود
ہوجاتا ہے مریم علیہا السلام کی یہی کرامت تھی یا پانی پر چلے جاتے ہین یا ہوا مین اڑ جاتے ہین یا جانور
انسے بات کرتا ہے یا کسی بلا کا آنا رد کردیتے ہین یا مہم اعدا کو کفایت کرتے ہین لیکن یہہ سب باتین انکے
اختیار مین نہین ہین حکم خدا ہوتا ہے تو صادر ہوتی ہین ورنہ خیر سلاً یہہ بھی کچھہ ضرور نہین ہے کہ جس سے
کوئی کرامت صادر نہو وہ باوجود علم و تقویٰ کے ولی نہو بلکہ کبھی ولی کو اپنا ولی ہونا بھی معلوم نہین ہوتا
ہے خواجہ نقشبند سے کسی نے کہا کوئی کرامت دکھاؤ فرمایا ہماری کرامت ظاہر ہے کہ باوجود اس بار گران
معاصی کے ہم زمین کے اوپر چلتے ہین زمین کے اندر دہس نہین جاتے اس سے زیادہ اور کیا کرامت
دیکھا چاہتے ہو شافعیؒ نے کہا ہے کہ خدا کے ولی یہی علماء دین ہین یعنی جو عارف کتاب و سنت عامل قرآن
و حدیث ہین اگر یہہ ولی نہین ہین تو پھر کوئی بھی خدا کا ولی نہین ہے شیخ عبد القادر جیلانی نے فرمایا ہے
یا کسی اور ولی اللہ نے کہ حنفیہ مین کبھی کوئی ولی نہین ہوتا ہے یہہ بات شاید اسلئے کہی ہوگی کہ دار مدار
اس طائفہ کا رائے و قیاس پر ہے اور ولایت بدون اتباع کتاب و سنت کے حاصل نہین ہوسکتی ہے
پس یہہ لوگ ولی نہین ہوتے ہین واللہ اعلم **ف** یہہ کرامت درحقیقت معجزہ ہوتا ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کا انکے صادر ہونے سے ولی کی ولایت ظاہر ہوتی ہے نسفی نے کہا ہے لن یکون ولیا
الا ان یکون محقا فی دیانته و دیانته الاقرار برسالة رسوله حسن العقیده کا لفظ یہہ ہے
وهم ای الاولیاء المؤمنون العارفون بالله و صفاته المحسنون فی ایمانهم اسکا
ترجمہ اوپر گزر چکا **ف** اللہ نے طرف خلق کے رسول بھیجے ہین یہہ لوگ درمیان خدا و خلق کے وکیل سفیر

AsliAhleSunnet.com

ہوتے ہین برہمہ کا یہہ قول کہ انکے بھیجنے کی کیا حاجت ہے عقل کفایت کرتی ہے خلاف عقل ونقل ہے
انکا کام یہہ ہے کہ یہہ لوگونکو اندہیرے سے نکالکر روشنی مین لاتے ہین سب لوگون سے کئی باتون
مین ممتاز ہوتے ہین یہہ باتین یکجا انہین مین پائی جاتی ہین انکے نبی ہونے پر دلالت کرتی ہین ایک
بات خرق عادت ہے یعنی وہ معجزات جو عادات کو شکست کردین دوسری بات سلامت فطرت کمال اخلاق
ہے انسے نہ کبھی کفر ہوتا ہے نہ کفر پر اصرار اللہ انکو تین طرح پر ہر گناہ سے بچاتا ہے ایک یہہ کہ انکی خلقت
کمال اعتدال اخلاق وسلامت فطرت پر ہوتی ہے اسلئے کسیطرح انکا جی گناہ مین رغبت نہین کرتا ہے
بلکہ معاصی سے سخت متنفر رہتے ہین دوسرے یہہ کہ انکو یہہ وحی آتی ہے کہ معاصی پر عقاب ہوگا طاعات
پر ثواب ملیگا یہہ وحی انکو فعل معاصی سے روکتی ہے تیسرے یہہ کہ اللہ انکے اور معاصی کے بیچ مین
حائل ہوجاتا ہے کوئی لطیفہ غیبیہ پیدا کردیتا ہے جسطرح کہ یوسف علیہ السلام نے برہان خدا کو دیکہا
گناہ کرنے سے باز رہگئے محمد رسول اللہ خاتم النبیین ہین انکے بعد کوئی نبی نہ اویگا جس کسی نے انکے عہد مین
یا بعد انکے آجتک ساری دنیا مین کسی جگہہ دعوی نبوت کا کیا تہا وہ جہوٹا نکلا خراب وبرباد گیا یہہ
اللہ کے بندے خاص خالص مخلص تہے نہ کبہی کسی بت کو پوجا نہ کبہی کسیطرح کا شرک کیا نہ نبوت سے
پہلے نہ نبوت کے بعد انسے نہ کبہی کوئی کبیرہ ہوا نہ صغیرہ ترک اولی اور بات ہے انکی دعوت شامل جملہ
جن وانس ہے یہہ اس خاصہ ودیگر خواص مین سب انبیاء سے افضل ہین حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعا
آیا ہے فضلت علی الانبیاء بستّ رواہ الترمذی بعض انبیاء کی فضیلت بعض انبیاء پر
بحکم اجمالی قرآن پاک سے قطعاً ثابت ہے تلک الرسل فضلنا بعضهم علی بعض ولقد فضلنا
بعض النبیین علی بعض رہا حکم تفصیلی سو یہہ ایک امر ظنی ہے معتقد منتقد اسیقدر ہے کہ ہمارے نبی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم افضل خلق ہین بعض نے اسپر دعوی اجماع کا بہی کیا ہے ف اصحاب حدیث
اس بات کی گواہی دیتے ہین کہ عشرۂ مبشرہ قطعی جنتی ہین اسیطرح فاطمہ خدیجہ عائشہ حسن حسین صحابہ
وعترت کا موقر رکہنا اونکی محبت کا دلمین لانا اونکے عظم مرتبہ کا اسلام مین اقرار کرنا اہل بدر واہل
بیعت الرضوان کو جنتی جاننا حق ہے حدیث سے ثابت ہے اہل بدر کچہہ اوپر تین سو شخص تہے سابقین

AsliAhleSunnet.com

اولین انصار ہون یا مہاجر باقی صحابہ سے افضل ہین بدلیل قرآن بعض نے یون کہا ہے کہ افضل
صحابہ خلفاء اربعہ ہین ترتیب خلافت پر پہر بقیۂ عشرۂ مبشرہ پہر اہل بدر پہر اہل احد پہر باقی اہل
بیعت الرضوان پہر رہے سے صحابہ حجۃ الوداع مین تعداد صحابہ کی ایک لاکہہ چوبیس ہزار تک پہونچی
تہی یا کچہہ زیادہ رہی اولاد صحابہ کی سو انکی تفضیل علم وتقوی پر موقوف ہے بعض نے کہا
اصح یہہ ہے کہ فضل انکی اولاد کا ترتیب فضل آبا پر ہے مگر اولاد فاطمہ علیہا السلام کہ انکو اولاد
خلفاء ثلثہ پر فضیلت حاصل ہے بسبب قرب کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فہم
العترۃ الطیبۃ والذریۃ الطاہرۃ ف صابونی نے کہا اصحاب حدیث شہادت
دیتے ہین اسبات کی کہ افضل اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابو بکر ہین پہر عمر
پہر عثمان پہر علی یہی خلفاء راشدین بہی تہے اس حدیث سے کہ الخلافۃ بعدی ثلثون سنۃ
یہی مراد ہین جب انکا زمانہ ہوچکا خلافت راشدہ جاتی رہی ملک گزندہ آگیا انتہی نسفی کا
لفظ یہہ ہے کہ افضل بشر بعد نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلفاء اربعہ ہین یعنی ترتیب خلافت
پر پہر بعد انکے ملک وامارت ہے حسن العقیدہ کی عبارت یہہ ہے کہ بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے ابو بکر امام برحق ہین پہر عمر پہر عثمان پہر علی پہر خلافت تمام ہوگئی پادشاہی گزندہ آگئی
ابو بکر دو سال چہہ ماہ خلیفہ رہے عمر ساڑہے دس برس عثمان بارہ برس علی چار سال نو ماہ امام
حسن چہہ ماہ شہادت علی مرتضی کی تیسوین سال ہجرت پر ہوئی اس سے یہہ بات نکلی کہ معاویہ
اور جو لوگ کہ بعد انکے امیر ہوئے وہ خلیفہ نہ تہے ملوک وامرا تہے افضلیت ابو بکر کی بعد رسول
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سب صحابہ پر کچہہ بجمیع وجوہ نہ تہی کہ نسب وشجاعت وقوت و
علم وغیرہ کو بہی شامل ہو بلکہ بنظر عظم نفع اسلام کے تہی تقدیم علی مرتضی کے شیخین پر خلاف مختار
جمہور علماء ہے ہان ابو الطفیل صحابی وامام اعظم کوفی علی کو عثمان سے افضل سمجہتے تہے لیکن حق یہہ ہے
کہ تفضیل ابو بکر کی قطعی ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انکو اپنی حیات مین نائب اپنا
نماز مین کیا تہا یہہ بات دین اسلام سے معلوم ہو چکی ہے کہ اولی بامامت افضل ہوتا ہے حالانکہ اوسوقت

AsliAhleSunnet.com

مدینے مین اور بہت اکابر صحابہ موجود تھے ایکبار جو عمر آگے بڑھ گئے تھے اور ابوبکر پیچھے ہٹے تھے تو فرمایا تھا یابی اللہ والمؤمنون الا ابابکر غرضکہ وہ امیر و وزیر اس امت کے باعتبار بلوغ ہمت کے اشاعت حق مین یہی دو بزرگ اسلام مین تھے یہان کچھ اعتبار نسب و علم و شجاعت وغیرہ کا نہین ہوتا ہے کیونکہ ان خصال مین اور بھی لوگ شریک حال تھے یہان تو یہہ دیکھا جاتا ہے کہ اشاعت اسلام و رواج ایمان کسکے ہاتھ و زبان سے زیادہ ہوا اللہ کے دین حق کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت مطہرہ کو کس نے سب سے زیادہ پھیلایا کفر و فسق کس نے زیادہ مٹایا جس سے یہہ کام ہوا وہ بے شبہہ اون لوگون سے بہتر ہے کہ جنسے یہہ کام نہین ہوا یا کم ہوا یہی بات ملوک و امراء و رؤسا مین قابل لحاظ لائق التفات ہوتی ہے کہ جو انہین زیادہ دیندار حق پرست رافع بدعت مقیم سنت ماحی فسق و فجور قاطع ظلم و جور ہوا ہے یا ہوگا وہ افضل ہے اونسے جو اوسکے برابر نہوے یا اوس سے کم ہوئے پھر اون دنیا کے کتون کا کیا ذکر ہے جنہون نے امارت ریاست سلطنت و دولت کو غنیمت کا مال سمجھکر خوب ہی خلاف مرضی خدا مین صرف کیا ہے یا کرتے ہین یہہ بدترین امت جنکے سگ و خوک بھی ننگ انہین تفاضل کرنا کہ کون اچھا تھا یا کون برا تھا یا ہے بالکل ناتجربہ کاری و بے عقلی ہے لا تسئل عن اصحاب الجحیم حاصل یہہ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دو جہتین رکھتے تھے ایک جہت پر اللہ سے اخذ کرتے دوسری جہت پر خلق کو عطا کرتے سو جو دستگاہ کامل شیخین رضی اللہ عنہما کو اعطاء خلق تالیف ناس جمع مردم تدبیر حرب مین تھے وہ اوروں مین نتھے اس بنیاد پر انکو وزیر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہا جاتا ہے رہے باقی صحابہ سو زبان کو اون سبکے ذکر سے روکنا چاہئے مگر ذکر خیر کیونکہ سارے اصحاب ہمارے امام و مقتدی ہین دین مین اونکو برا کہنا گالی دینا حرام ہے اونکی تعظیم کرنا واجب ہے خدا روافض خوارج نواصب کو سمجھے انہون نے کوئی دقیقہ بے آبروئی صحابہ خصوصاً شیخین و عائشہ کا باقی نہین چھوڑا حالانکہ حکم مسلمان کے مال جان آبرو کا یکسان ہے آبروریزی برابر خونریزی کے ہوتی ہے جو حکم اون کفار کا ہے جنہون نے صحابہ کو شہید کیا تھا وہی حکم ان تبرا کرنیوالون کا ہے کہ درحقیقت یہہ قاتل ہین صحابہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زبان کا زخم

AsliAhleSunnet.com

سنان زخم سے زیادہ ترکاری ہوتا ہے ان نالائقون کا کفر اس آیت قرآن سے نکلتا ہے لیغیظ بہم الکفار سو جس کسی شخص کو جس کسی صحابی کبیر یا صغیر امیر یا فقیر پر غصہ آتا ہے وہ برادر کفار ہے اس تیرہ صدی مین ایسے جاہل بھی پیدا ہوئے ہین کہ دعوی تو مذہب سنی کا کرتے ہین مگر زبیر و طلحہ و عائشہ پر تہمت بغاوت و تعصوی لگا کر برا کہنا چاہتے ہین انکا جواب یہہ ہے کہ لعنۃ اللہ علی الکاذبین والظالمین

ف اہل سنت کسی اہل قبلہ کی تکفیر نہین کرتے مراد وہ لوگ ہین جنکا ضروریات دین پر اتفاق ہے مثلاً عالم کو حادث جانتے ہین اجساد کا حشر اللہ کا علم سات کلیات جزئیات کے مانتے ہین اسیطرح باقی مسائل مہمات اسلامیہ کے معتقد ہین کیونکہ جو شخص تمام عمر طاعت عبادت کرتا ہے مگر قدم عالم یا نفی حشر یا نفی علم خدا کا قائل ہے تو وہ اہل قبلہ نہین ہے قدم تکفیر سے یہہ مراد ہے کہ جب تک کوئی امارات کفر یا علامات ردت کی پائی نہین جاتی ہے یا کوئی شے موجبات کفر سے صادر نہین ہوئی ہے تب تک اوسکی تکفیر نہین کیجاویگی مثلاً صانع عالم قدیر علیم مختار کا انکار کرنا جسطرح پر کہ دہریہ نیچریہ کرتے ہین یا غیر خدا کی عبادت کرنا جسطرح بت پرست کرتے ہین یا معاد کا منکر ہونا جسطرح کہ مذہب فلاسفہ کا ہے موجبات تکفیر مین داخل ہے اسیطرح انکار نبی کا اور سائر مرویات و مہمات شرعی کا اسباب تکفیر سے ہے انکے سوا جو کچھ ہے قائل اوسکا مبتدع گمراہ ہے نہ کافر حدیث شریف مین کسیکو کافر کہنے سے منع کیا ہے محققین محدثین کا یہی مذہب و عقیدہ ہے کہ صاحب تاویل کی تکفیر نہ چاہیے اسلیے کہ وہ استدلال کسی آیت یا حدیث سے کرتا ہے نہ مجرد راے و قیاس سے اوسکی غلطی اسیقدر ہے کہ وہ معنی اوس آیت و حدیث کے نہین سمجھا ہے مگر اپنے خیال مین مطلب صحیح نکالتا ہے گو نفس الامر مین وہ معنی غلط ہی کیون نہون مگر اوسکا ارادہ یہی ہے کہ جو اس آیت و سنت کا مطلب ہے مین وہی کہتا ہون سو غایت اسکی اتنی ہی ہے کہ ایسا شخص مبتدع ہوتا ہے نہ کافر جیسے مذہب زیدیہ حنفیہ وغیرہ کا ہان جو شخص صاحب تصریح ہے جیسے روافض خوارج وغیرہ اوسکے کفر مین کچھ شک شبہہ نہین ہے خوارج کو کلاب نار فرمایا ہے روافض کو بھی جہنمی ٹھیرایا ہے جو بدعت حد کفر تک نہین پہونچی ہے اوسکے فاعل کو بھی کافر کہنا نہ چاہیے جسکا قدم دائرۂ احداث سے باہر ہو گیا ہے سرحد کفر تک اوسکی رسائی ہو گئی ہے وہ البتہ کافر ہے نہ مبتدع

AsliAhleSunnet.com

کافر مشرک کا مبتدع فاسق سے امتیاز کرنا کچھ مشکل بات نہیں ہے فرائض اسلام کا منکر یا تارک عمد
کافر ہوتا ہے مخالف سنن ثابتہ مبتدع ٹھیرتا ہے مرتکب کبائر فاسق کہلاتا ہے فسق کا رشتہ کفر سے
نزدیک ہے ایمان سے دور ہے ف اللہ تعالے سے مایوس ہونا کفر ہے بنص قرآن لا ییأس
من روح اللہ الا القوم الکافرون ع ناامید از رحمت شیطان بود ۔ خدا سے مامون ہونا
بہی کفر ہے و لا یامن مکر اللہ الا القوم الخاسرون معلوم ہوا کہ نہ بالکل ناامید ہووے
نہ بالکل بیخوف ہوجاوے بعض لوگ کثرت گناہ سے ناامید ہوجاتے ہین کہ اتنے گناہ عمر بہر کے ہمارے
ہرگز معاف نہونگے حالانکہ اگر مشرق سے مغرب تک اسکے گناہ ہی سے بہر جاوے تو بہی توبہ خالص
سبکو مٹا دیتی ہے پہر ناامیدی کسلئے ہے ایک بوڑہا آدمی شیخ فانی نزدیک ایک بزرگ کے آیا تہا حکایت
کہا مجہکو توبہ کرادو ہدایت کرو انہون نے کہا تم بہت دیر مین آئے اوسنے کہا جو کوئی مرنے سے پہلے
آیا ہے وہ دیر مین نہین آیا ہے بلکہ جلدی آیا ہے یہہ بزرگ بڑے حق پسند منصف مزاج عادل الطبیعت
تہے کہا تمہین سچے ہو آؤ توبہ کرو سو جب شرک کا سا گناہ توبہ سے معاف ہوجاتا ہے تو پہر کسی اور گناہ کی
کیا ہستی ہے جو بعد توبہ کے باقی رہجاوے معاف نہو ہان اتنا ضرور ہے کہ ہمت انابت کی توفیق ہدایت
کی درکار ہے سو یہہ اللہ ہی کے ارادے پر موقوف ہے ورنہ سیکڑون بدنصیب توبہ کرکے توبہ توڑ ڈالتے
ہین امن کی یہہ صورت ہے کہ بعض لوگ جو طاعت و عبادت مین رہتے ہین کبائر سے بچتے ہین اونکو
یہہ خیال ہوتا ہے کہ ہماری مغفرت ضرور ہی ہوویگی اسلئے کہ ہم مطیع ہین نہ عاصی سو یہہ یقین کرنا
اونکا گویا امن ہے انکو کیا معلوم کہ مرنے سے پہلے کیا ہوگا خدانخواستہ اگر کہین بدبخت ہوکر گناہ مین
پہنس کر مرگئے تو ساری عبادت و طاعت دہری رہی یہہ بہی دیکہا ہے کہ بعض لوگون نے توبہ کی سالہا سال
تک صالح رہے پہر ایکبارگی آخر عمر مین جوش جوانی کا آیا شیطان نے اونگلی کی لگے زنا کرنے شراب
پینے گانے بجانے پہر بعض کو دیکہا کہ نشہ شراب مین جوان عمر گئے بعض کو دیکہا کہ حج کے بعد زنا کرتے
کرتے قبر مین جا کر سڑ گئے بعض کو دیکہا کہ اونکے مونہہ سے کلمہ کفر نکلنے لگا اللہم احفظنا اسیلئے
یہہ کہا ہے کہ ایمان درمیان خوف و رجا کے ہے نہ ایسا مطمئن ہوکر بیٹہے کہ کوئی گناہ اوس سے نہ بچے

AsliAhleSunnet.com

نہ ایسا خائف ہو کہ عبادت سے باز رہجاوے بلکہ باوجود عمل صالح کے دعاے حسن خاتمہ کرتا رہے باوجود معاصی کے تائب ہوتا رہے ف معصیت کا حلال کر لینا بڑی ہو یا چھوٹی کفر ہے ہلکا سمجھنا گناہ کا استہزا کرنا شریعت سے کفر ہے گو اصرار صغیرہ پر صغیرہ کبیرہ پر کبیرہ ہی کیون نہو لیکن معاصی کفر کے قاصد ہوتے ہین ہر گناہ پر ایک سیاہ تل دل پر ہو جاتا ہے پھر گناہ کرتے کرتے اوندہے برتن کی طرح ہو جاتا ہے اوسوقت نہ خود ہوش آتا ہے نہ کسی کے کہنے سننے سے اثر ہوتا ہے آخر یہہ گناہ اوسکو در دولت جہنم تک پہونچا دیتے ہین صدر نشین دوزخ بنا دیتے ہین کلمہ کفر کا ہنسی دل لگی ٹہٹے مین مونہہ سے نکالنا کفر ہے گو نقل کفر کفر نہین ہوتی ہے تیہہ اسلئے ہے کہ گو اعتقاد اوس کلمہ کا نہین رکہتا ہے مگر بسبب اس ہزل کے استخفاف لازم آتا ہے گناہ کا ہلکا سمجھنا اسلئے کفر ہے کہ ہازل بسبب استخفاف شریعت کے کافر ہو جاتا ہے کوئی اگر کہے کہ ہم نے یہہ بات جہل سے کہی تہی نہ علم سے تو یہہ جہل عذر نہین ہو سکتا ہے ورنہ اکثر کفار بسبب اپنے جہل ہی کے تو کفر کرتے ہین چاہئے کہ وہ بہی معذور ٹہیرین گناہ صغیرہ یا کبیرہ مین تو جہل کبہی عذر بہی ہو سکتا ہے مگر کفر و شرک مین ہرگز معذور نہین رہ سکتا ہے ہان سہو و نسیان سبقت لسان عذر ہے مگر یہہ چاہئے کہ اوسیوقت کلمہ طیبہ پڑہ لے تائب ہو جاوے ورنہ وہ جانے اوسکا کام جانے کسیکو کیا چاہئے کفر بک بک کر بڑا کہکر کافر بنے یا گناہ مین پہسکر مثل بت پرستکے ہو جاوے یا اسلام چہوڑ کر مرتد بنجاوے نعوذ باللہ من غضب اللہ ف کاہن جو غیب کی خبر دیتا ہے اوسکو سچا جاننا کفر ہے یہہ مسئلہ قرآن و حدیث دونون سے ثابت ہوتا ہے اسلئے کہ علم غیب سوا عالم الغیب جل جلالہ کے کسیکو نہین ہے لا یعلم من فی السموات والارض الغیب الا اللہ حدیث مین آیا ہے من اتی کاھنا فصدقہ بما یقول فقد کفر بما انزل علی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قاضی ثناء اللہ فرماتے ہین کہ اولیاء کو علم غیب نہین ہوتا ہے مگر بطریق خرق عادت یا کشف یا الہام کے سو جو کوئی یہہ کہتا ہے کہ ولی کو غیب کی بات معلوم ہوتی ہے وہ شخص کافر ہے انتہے جب کسی نبی پیغمبر کو ہی علم غیب نہوا تو کسی ولی پیر فقیر شہدی دیوانے اوستاد پیرزادے کی کیا ہستی ہے اللہ نے خود رسول خدا صلی اللہ علیہ

AsliAhleSunnet.com

و آلہ وسلم کو ارشاد فرمایا ہے قل لا اقول لکم عندی خزائن اللہ ولا اعلم الغیب پہر جب زندہ پیر کو غیب کی بات معلوم نہین ہے تو پیر مردہ کو اندر گور کے کیا اوسکی خبر دیگی یارون کو عقل کا ہیضہ ہو گیا ہے کہ اپنے ایمان کو ہر قبر پر برہمن کے ہاتہہ مفت مین بیچتے پہرتے ہین اگر اللہ کوئی رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے لئے علم غیب ثابت کرتا ہے یہہ عقیدہ روافض کا ہے کہ اونکے نزدیک ائمۂ اہلبیت علم ماکان ومایکون رکہتے تہے اہلسنت علم غیب کو مخصوص بخدا اعتقاد کرتے ہین کیا ایک اکیلا اللہ انکو کفایت نہین کرتا ہے جو یہہ در بدر خاک بسر پڑے پہرتے ہین کہو تمکو کیا ملا ہے جو اللہ پر توکل کرنے والون کو نہین ملا ہے ہان یہہ ملا ہے کہ تم بے ایمان ہو گئے وہ اپنا ایمان اپنے ساتہہ لیگئے تم قبر مین اندہا ایک گڑہا ہے دوزخ کے رہوگے وہ گور مین اندر ایک چمن کے بہشت کے چمنون مین سے عروس کیطرح خواب راحت مین سووینگے ۵

مدد اے پرتو لطف نبوی کوئی عمل
شمع تنہائی ظلمت کدۂ گور نہین

باب چھٹا بیان مین عقائد متفرقہ کے

ف نسفی نے کہا ہے کہ بدمست جسکی عقل جاتی رہی ہے یعنی اختیار کی باگ اوسکے ہاتہہ مین باقی نہین ہے ہذیان بکتا ہے اگر کوئی کلمہ کفر اوسکی زبان سے نکلجاوے تو اوسپر حکم کفر کا نہین لگایا جاوے گا اگرچہ باقی تصرفات مست مین جیسے طلاق عتاق بیع شرا ہے اختلاف ہے اسلام مست کا حالت مستی مین اسلئے جائز ہے کہ کفر و ردت ایک مذموم چیز ہے زوال عقل کا اوسکے لئے عذر ہو سکتا ہے بخلاف اسلام کے کہ اسلام مطلوب و مرغوب شرع ہے ہرطرح اوسکا ثابت کرنا واجب ہوتا ہے مگر ایک روایت مین نزدیک امام ابو حنیفہؒ کے کفر مست کا بہی کفر ہوتا ہے لیکن حدیث مین تین آدمیونکو ستثنے فرمایا ہے ایک طفل جب تک کہ بالغ ہو دوسرے دیوانہ جب تک کہ ہوش مین آوے تیسرے نائم جب تک کہ جاگے سو مست مثل دیوانہ کے زائل العقل ہو جاتا ہے قیاس مست کا دیوانہ پر قیاس جلی ہے ف معدوم کوئی چیز نہین ہے ہان معتزلہ کہتے ہین کہ معدوم ممکن خارج مین

AsliAhleSunnet.com

ثابت ہے ۲ اللہ قاضی حاجات مجیب الدعوات ہے ادعونی استجب لکم دعا کو اس آیت مین عبادت فرمایا ہے اسیلئے غیر خدا کا پکارنا شرک ٹہیرا ہے جب تک دعا واسطے کسی گناہ یا قطع رحم کے نہین ہوتی ہے تب تک قبول کیجاتی ہے یہہ مضمون حدیث مین آیا ہے کافر کی دعا قبول نہین ہوتی مگر امور دنیا مین مظلوم کی دعا مقبول ہے گو کافر ہی کیون نہو ۳ ایمان درمیان خوف و رجا کے ہے اہل علم نے کہا ہے امید ایسی ہو کہ اگر سنی کہ سوا ایک شخص کے کوئی بہشت مین نجاویگا تو امید رکھے کہ وہ شخص مین ہی ہونگا خوف اتنا ہو کہ اگر سنے کہ سوا ایک شخص کے کوئی دوزخ مین نجاویگا تو خیال کرے کہ وہ شخص ہی شخص ہوگا زندگی مین خوف کا غالب ہونا چاہیئے مرتے دم امید غالب ہوجاوے یہہ علامت ہے سعادت کی علمار کا اسبات پر اتفاق ہے کہ وقت موت خدا سے گمان نیک رکہے انا عند ظن عبدی بی اللہ کا معاملہ ہر شخص سے مطابق اوسکے گمان و اعتقاد کے ہوتا ہے اسلیئے کو سخت گنہگار کیون نہو لکن یہی امید رکہے کہ جب پر اسا منا خدا سے ہوگا سارے گناہ معاف کر دیگا

ع کہ مستحق کرامت گناہگار انند ۵

	ہمتو سنتے تہے کہ جائینگے گنہگار فقط		زاہد شہر بہی ہے عازم جنت کیا خوب	

اعلموا ان اللہ شدید العقاب و ان اللہ غفور رحیم پہلا جملہ خوف کے لیئے ہے دوسرا جملہ رجا کے لیئے خوف و رجا کے مقدمہ مین بہت حدیثین آئی ہین خوف کے لیئے رسالہ بشارۃ الفساق لکہا گیا ہے رجا کے لیئے رسالہ عاقبۃ المتقین بنایا گیا ہے منذری نے کتاب ترغیب ترہیب اس باب مین بے مثل و مثال لکہی ہے ۶ زندون کا دعا کرنا واسطے مردون کے احیار کا صدقہ دینا اموات کے لیئے نفع بخشتا ہے اس باب مین بہت حدیثین آئی ہین نماز جنازہ بہی اسی جنس کا کام ہے جسکے جنازہ پر چالیس نمازی موحد غیر مشرک ہوتے ہین اور وہ مردے کے لیئے دعاے مغفرت کرتے ہین تو اللہ اونکی سفارش اوسکے حق مین قبول فرماتا ہے پہر جسکے جنازے پر سو آدمی اسطرح کے ہون تو اوسکا کیا پوچہنا یہہ مضمون حدیث مین آیا ہے سعد بن عبادہ کی والدہ ماجدہ کا انتقال ہوگیا تہا رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے پوچہا کہ افضل صدقہ کیا ہے فرمایا پانی

AsliAhleSunnet.com

ونیا پیاسون کو سعد نے ایک کنوان طرف سے اپنی مان کے کہدوا کر وقف کردیا کہا ھذہ لام سعد
دوسری حدیث مین آیا ہے کہ دعا بلا کو رد کرتی ہے صدقہ خدا کے غضب کو دور کر دیتا ہے بلکہ دعا
قضا کو بھی پہیرتی ہے یہہ حدیث شامل ہے احیاء و اموات کو دنیا و آخرت مین بعض روایات مین
آیا ہے کہ جس بستی پر گزر کسی عالم یا متعلم کا ہوتا ہے چالیس دن تک اوس مقبرہ سے عذاب دور
کر دیا جاتا ہے اسجگہہ ذرا فضیلت علم و تعلم کو دیکھنا چاہیے پہر جو کوئی خود عالم تقی یا متعلم نقی ہے
تو اوسکے درجہ کا کیا حساب اللھم ارزقنا مراد عالم و متعلم سے اسجگہہ وہ شخص ہے جو عالم دین
متعلم شرع مبین ہے عامل متقی ہے نہ وہ لوگ جو راتدن علم رائے و قیاس مین گہسے رہتے ہین
منطق و حکمت کے طالب و عالم ہین کیونکہ شرعاً یہہ لوگ جاہل ہین نہ عالم مبتدع ہین یہہ سنی معتزلہ
کا یہہ کہنا کہ قضا مبدل نہین ہوتی ہر نفس اپنے کسب مین گرو ہے آدمی اپنے ہی عمل کی سزا پاتا ہے
نہ عمل غیر کی خلاف احادیث مذکورہ وغیرہ ہے حدیث من سن سنۃ حسنۃ الخ سے ثابت ہے
کہ دوسرون کے عمل کی جزاے نیک و بد بھی اسکو ملتی ہے تنبیہ ثمار التنکیت مین لکہا ہے کہ
دس چیزین ہین جنکا ثواب میت کو ملتا ہے تین متفق علیہ شیخین ہین صدقہ جاریہ علم منتفع بہ ولد
صالح داعی چوتھے رباط فی سبیل اللہ پانچوین من سن سنۃ حسنۃ چھٹے تعلیم کسی آیت قرآن کی یا
کوئی باب کسی علم دین کا ساتوین قرآن شریف کا ترکہ مین چھوڑنا آٹھوین مسجد بنا جانا نوین نہر کا جاری
کرنا دسوین مسافر خانہ بنانا انکے سوا کنوان کھدوانا درخت کا لگانا بھی آیا ہے وصول صدقہ کی
حدیث بخاری مین ہے ثواب صوم کا ذکر روایت صحیحین مین آیا ہے ثواب حج بھی طرف سے قریب کے
نہ غریب کے پہونچتا ہے ہدیہ و دعا و استغفار و تلاوت و نماز کا اجر بھی پہونچتا ہے جبکہ یہہ سب
کام طرف سے میت کے کیے جاتے ہین انکا انکار کرنا خلاف مقصد شرع شریف ہے ہان سوم چہلم
ششماہی برسی کرنا بدعت ضلالت ہے سنت مطہرہ مین جسقدر آچکا ہے اور جسطرح پر وارد ہوا ہے
اوسی وضع پر اقتصار کرنا دلیل ہے اتباع سنت کی علامت ہے سعادت دارین کی پس ف ہر مجتہد مخطی و مصیب
ہوتا ہے خواہ اجتہاد اوسکا شرعیات مین ہو یا عقلیات مین بعض اشاعرہ و معتزلہ کا یہہ قول کہ

AsliAhleSunnet.com

ہر مجتہد مسائل شرعیہ فرعیہ مین جہان کوئی نص قاطع موجود نہین ہے مصیب ہی ہوتا ہے درست نہین
ہے بلکہ اللہ کا حکم معین ہے اوسپر دلیل ظنی موجود ہے جس مجتہد نے اوسکو پالیا وہ تو مصیب ہے
جسنے نہ پایا وہ مخطی ہے مجتہد اس بات کا مکلف نہین ہے کہ خواہی نخواہی وہ مصیب ہی ہو کیونکہ
امر مجتہد فیہ ایک غامض و مخفی چیز ہے کبھی معلوم ہوتی ہے کبھی مجہول رہتی ہے اسیلئے مخطی معذور
بلکہ ماجور بیک اجر سمجھا گیا ہے مصیب کو دوہرا اجر ملتا ہے مخطی اپنی خطا مین بے گناہ ہے اسی وجہ
سے کسی مجتہد کو اوسکی خطاے اجتہادی پر عاصی سمجھنا برا کہنا درست نہین ہے جو لوگ مجتہدین و ائمہ
اربعہ پر طاعن ہین نہایت برے آدمی ہین جس مسئلہ و حکم مین بمقابلہ کتاب و سنت کے کوئی خطا
کسی مجتہد کی پائی جاوے تو غایت درجہ یہہ ہے کہ اوس خطا کی پیروی نکرے یہہ کس نے کہا ہے کہ
اوس مجتہد کو برا کہے اوسکو تو خطا پر بھی ایک اجر اوسکے جہد و مشقت کا ملا ہے یہہ برا کہنے والا
مفت مین اپنی آخرت خراب کرتا ہے مجتہد کے مخطی ہونے پر یہہ آیت دلیل ہے ففہمناہا سلیمان
اگر دونون اجتہاد داؤد و سلیمان علیہما السلام کے صواب ہوتے تو تخصیص سلیمان کی کوئی وجہ نتھی
حدیث ابن عمر مین آیا ہے ان الحاکم اذا اجتہد فاصاب فلہ اجران وان اجتہد واخطأ فلہ
اجر یہہ حدیث صحیحین مین ہے بعض صحابہ نے بعض صحابہ کا تخطیہ اجتہاد مین کیا ہے یہہ بات حد شہرت
کو پہونچ گئی ہے حنابلہ کے نزدیک کوئی زمانہ مجتہد سے خالی نہین ہوتا ہے یہی بات ابن دقیق العید نے
بھی اختیار کی ہے یہی مذہب زبیری کا ہے دلیل اس قول کی یہہ ہے لاتزال طائفة من امتی
ظاہرین علی الحق الحدیث رواہ الترمذی تتبع کتب تاریخ اسلامی سے بھی یہی بات پائی جاتی ہے
کہ ہر عصر مین کسی نہ کسی قطر ارض مین کوئی نہ کوئی مجتہد ضرور ہوا ہے خصوصاً زمرۂ علماء حنابلہ و شافعیہ
مین علی الخصوص عارفان کتاب و سنت مین اجتہاد کوئی ایسی چیز نہین ہے کہ سواے ائمہ اربعہ مجتہدین
کے کسی کے ہاتھہ نہ لگی ہو ہان سواے حنفیہ کے اتباع ائمہ ثلثہ مین ہمیشہ مجتہد مستقل مجتہد فی المذہب
ہوتے رہے ہین قطر یمن ہمیشہ اہل اجتہاد سے مملو و مشحون رہا کیا ہے اس قطر مین مقلد کمتر پیدا
ہوئے مجتہد اکثر ظاہر ہوئے غالب اجتہاد انکا دعوت تھی عباد کی طرف اتباع کتاب و سنت کے یا تطبیق

AsliAhleSunnet.com

و ترجیح وجمع بین الروایات تیہ بات نتھی کہ اپنی رائے وقیاس پر یا غیر کے اجتہاد پر قانع ہون کہ یہ کام طریقۂ اسلام سے دور ہے بلکہ جو اسباب و آلات اجتہاد کے متاخرین اہل علم کو ملے ہین وہ مجتہدین سابقین کو ہاتھ نہین لگے پھر اجتہاد کا اونہین مین حصر کرنا اگر خلاف انصاف کے نہین ہے تو کیا ہے بلکہ جو شرائط اجتہاد کے مع شے زائد اصحاب صحاح ستہ وائمہ یمین کو حاصل تھے وہ ائمہ اربعہ مین کسی ایک کو بھی میسر نہ تھے ہان کسیقدر علم حدیث کا امام احمد رضی اللہ عنہ کو بہ نسبت ائمہ دیگر کے زیادہ تھا بخاری ومسلم و ترمذی اس علم مین انسے بھی زیادہ تھے شرف تقدم زمان کا اور بات ہے شرف کمال علم کا اور چیز ہے بے شک سابقین اولین کو متاخرین پر فضیلت حاصل ہے مگر یہہ فضل ہرگز مقتضی اس امر کا نہین ہے کہ ہر مسلمان اونکا بندہ یا امت یا غلام یا کنیز بنجاوے خطا مین بھی اونکی پیروی فرض واجب جانے ۵

اٰلہی دیدۂ تحقیق دہ ہر یک مقلد را		چو عینک تا بکے ہر سو بچشم دیگران بیند	

ف تقلید مین اہل علم کا اختلاف ہے ایک جماعت نے کہا بالکل جائز نہین ہے بلکہ اجتہاد کرنا مسائل غیر منصوص مین نزدیک امام مالک وجمہور علماء کے واجب ہے یہہ لوگ تقلید کو باطل کہتے ہین ابن حزم نے کہا نہی تقلید پر اجماع ہے شوکانی نے نصوص ائمہ اربعہ کی نہی تقلید پر قول مفید مین نقل کئے ہین ادب الطلب ارشاد الفحول مین ساری تقریر رد تقلید کی لکھی ہے رسالہ اتقلید مؤلفہ فرزند عزیز بھی اسی بیان مین ہے معلوم ہوا کہ منع تقلید اگر اجماع نہین بھی ہو تو مذہب جمہور کا تو ضروری ہے حکایت اجماع عدم جواز تقلید اموات کی تائید مذہب جمہور کی کرتی ہے مجتہد کو اپنی رائے پر چلنا جبکہ دلیل نہ ملے روا ہے لیکن غیر کو اوسکی رائے پر چلنا باجماع اہل علم درست نہین ہے یہہ دونون اجماع تقلید کو جڑ سے اوکھیڑتے ہین جو لوگ اجماع کو حجت سمجھتے ہین اونپر یہہ حجت تمام ہے گو وہ اپنی ہٹ دھرمی یا بے شرمی سے قبول نکرین تقلید کو واجب یا مستحب کہے جاوین تقلید کہتے ہین اس بات کو کہ کسی شخص کی بات کو بلا دلیل مانا جاوے خواہ کسی عالم امام فقیہ بادشاہ کی بات ہو یا کسی جاہل فقیر یا پیر کی بات جسطرح لاکھون مسئلے کتب فقہ و فتاوا میں لکھے ہین اونپر کوئی دلیل کتاب

AsliAhleSunnet.com

یا سنت کی قائم نہین ہے پس اونکا ماننا اونکے موافق مسئلہ بتانا اونکے مطابق فتوی دینا بدون
رجوع کے طرف قرآن وحدیث کے تقلید شوم ہے دنیا مین فقہ الحدیث کی کتابین بکثرت موجود ہین
کیا عربی کیا فارسی کیا اردو اونمین ہر مسئلہ مع دلیل کے لکہا ہے رائے وقیاس کا مطلق دخل نہین ہو
ہے اونپر چلنا کیا کفایت نہین کرتا ہے منتقی بلوغ المرام نہج مقبول بنیان مرصوص عرف الجادی
فتح المغیث بدور اہلہ بیان احکام عبادت ومعاملت کے لئے کافی وافی شافی ہین عالم کتاب و
سنت سے جاہل کو یہہ بات پوچہنا کہ فلان مسئلہ کا حکم اللہ ورسول نے کیا فرمایا ہے اوسکا یہہ بتادینا
کہ قرآن یا حدیث مین یون آیا ہی داخل تقلید نہین ہے بلکہ اسکو روایت کہتے ہین نہ رائے ممانعت عمل
بالرائے کی ہے نہ عمل بالروایت کی کتب فقہ مذاہب مین ایک آفت بعد قرون ثلثہ کے یہہ بہی لگ گئی ہے
کہ ہزارون لاکہون مسئلے پچہلے مولویون نے قواعد ائمہ پر نکالکر اپنی رائے وقیاس سے لکہدئے ہین جب
اونکو کتاب وسنت پر عرض کیا جاتا ہے تو ہزار مین دس بیس مسئلون کی بہی دلیل ہاتہہ نہین آتی بلکہ
یہہ مسائل ایسے ہین کہ اگر آج امام اعظم زندہ ہوتے اور اونسے فتوی لیا جاتا تو وہ ہرگز اسطرح کا
مسئلہ نہ بتاتے اگر اونکی طرف اوس مسئلہ کو منسوب کرتے تو وہ تکذیب قائل کی ظاہر کرتے اپنی بے علمی
اوس حکم سے بیان فرماتے سو اس قسم کے مسائل کا طرف ائمہ اربعہ وغیرہم کے منسوب کرنا مجرد ظن ہے بعضا
ظن اثم ہوتا ہے اماموں کے فرشتون کو بہی خبر ان مسائل کی نہین تہی جو بعد اونکے طرف اونکے منسوب
کئے گئے ہین اور اونکے گلے باندہے گئے ہین یہہ وہی مثل ہے کہ گاؤن میرا ناؤن تیرا بہر حال تقلید احبار
ورہبان یعنی علماء ودرویشان ایک ایسی چیز ہے جسکو خدا نے قرآن مین کفار ومشرکین سے حکایت
کیا ہے نہ مومنین مسلمین سے مگر جسطرح آخر امت نے علم کلام وفلسفہ کو شریک علوم شریعت کرلیا ہے تمام شریعت
دین کو بدل ڈالا ہے اسیطرح اکثر عوام وجہلا نے عوض اتباع کے تقلید اختیار کرلی ہے قرآن
وحدیث کے بدل مین کتب رائے وقیاس کو فتوی مفتی بہ سمجہ لیا ہے اس سمجہ کا انجام بعد موت کے
سامنے آویگا اوسوقت جواب منکر نکیر مین بجز لا ادری کے کچہہ نہ بنے گا لا تلیت ولا دریت ایک ف
قوم نے مسئلہ تقلید مین یہہ تفصیل لکہی ہے کہ عامی پر تقلید واجب ہے مجتہد پر حرام ہے اتباع ائمہ اربعہ کا

بھی یہی قول ہے حالانکہ ائمہ اربعہ کا یہہ قول نہین ہے بلکہ وہ تو سبکو اپنی تقلید سے اور غیر کی تقلید سے
منع کر گئے ہین اپنا ذمہ نزدیک خدا کے بری کر چکے ہین آدمی جسطرح حاجی فقیہہ رائے سے مسئلہ پوچھکر عمل
کر سکتا ہے کیا وہ عالم کتاب و سنت سے حکم خدا اور رسول کا دریافت کر کے عمل نہین کر سکتا ہے کہ اوسپر
تقلید واجب ٹھیری ہے اس وجوب کی دلیل نہ قرآن مین ہے نہ حدیث مین نہ اجماع مین نہ قیاس جلی اس
وجوب کا مقتضی ہے یہہ قول محض ایک تکلیف ناجائز ہے علاوہ اسکے اجماع مین اعتبار اقوال مجتہدین
کا ہوتا ہے نہ عامہ مسلمین کا مقلدین مذاہب اربعہ نے جو اتفاق تقلید ائمہ اربعہ رضی اللہ عنہم پر کر لیا ہے
یہہ کچھ اجماع نہین ہے اگر فرضاً اجماع بھی ہوتا تو جو اجماع خلاف منصوص و کتاب خدا سنت رسول اللہ ہے
وہ ہرگز لائق حجت کے نہین ہے اجماع کے لئے خود دلیل مستند و ماخذ نص درکار ہے حالانکہ اکثر
اجماعات محکیہ بے اصل ہوتے ہین جس مسئلے مین خلاف اہل شہر یا محلہ یا اقلیم کا نہ پایا خواہ کسی نے
اوسپر مجبوراً سکوت کیا تھا یا کھلم کھلا خلاف نہین کیا تھا اوسکو یارون نے اجماع سمجھ لیا ہے اجماع تو جب
ہوتا ہے کہ ساری امت کا اتفاق ہو یا مجتہدین ملت کا وفاق ورنہ جب کسی نے ذرا سا بھی خلاف
ظاہر کیا تو ثبوت اجماع کا نرہا جو شخص قائل جواز تقلید ہے اوسکے پاس کوئی دلیل اس جواز کی موجود
نہین ہے چہ جائے اوس شخص کے جو قائل وجوب تقلید کا ہے ہان یہہ اور بات ہے کہ کوئی مولوی صاحب
یا ملا صاحب دس بیس کتب فقہ سے یہہ روایت راے لے آوین کہ فلان فلان اہل علم نے اپنی فلان
فلان کتاب مین تقلید کو واجب یا مستحب یا جائز لکھا ہے سو یہہ لکھنا اونکا یہہ حکم دینا اونکا نہ کوئی
آیت ہے قرآن شریف کی نہ کوئی سنت نبوی ہے مجرد ایک رائے و قیاس ہے پہر منکر تقلید کو یہہ تحریر کیونکر
الزام دے سکتی ہے اگر مناظرہ اسی کا نام ہے تو بسم اللہ آؤ ہم بھی تمہاری کتب قوم ہمذہب سے جنکو
تم بھی اپنے مذہب کا عالم کامل فقیہہ فاضل مانتے ہو یہہ بات ثابت کر دینگے کہ وہ منکر تقلید تھے اونہون نے
نہ تقلید کو واجب کہا ہے نہ فرض بتایا ہے نہ مستحب و مباح ٹھیرایا ہے سو جب تقلید کی یہہ صورت
ٹھیری کہ کچھ لوگ ادہر کچھ اودہر تو پہر یہہ کیا ہوا فیصلہ کی کیا شکل ہوگی ہمکو تو یہہ معلوم ہے
کہ جب کسی امر دین مین باہم دو قوم کے جھگڑا ہووے تو اوس جھگڑے کو روبرو خدا اور رسول کے

AsliAhleSunnet.com

پیش کرنا چاہیے جو حکم جانب اعلیٰ حضرت سے صادر ہو وہی واجب العمل ہے سو ہم نے مسئلۂ تقلید کو کتاب و سنت پر عرض کیا کسی جگہہ سے بہی جواز کی ہوا تک نہ پائی فرضیت و وجوب و استحباب کیسا تمنے اگر کوئی نص کتاب یا دلیل حدیث مستطاب پائی ہو تو براہ مہربانی لطف کرو بعض علماء مقلدین نے جو بعض آیات و احادیث سے استدلال کیا تہا اوسکی بنیاد نافہمی پر تہی چنانچہ بیان اس نافہمی کا اعلام الموقعین مین پہر کتاب دین خالص مین مفصل طور پر لکہا گیا ہے شوکانی رح نے کیا خوب بات فرمائی ہے والحاصل انه لم يات من جوز التقليد فضلا عمن اوجبه بحجة ينبغي الاشتغال بجوابها قط ولم نؤمر برد شرائع الله الى اراء الرجال بل امرنا بالرد الى كتاب الله وسنة رسوله صلى الله عليه واله وسلم ومن لم يسعه ما وسع اهل هذه القرون الثلثة الذين هم خير قرون هذه الامة على الاطلاق فلا وسع الله عليه وقد ذم الله المقلدين في كتابه العزيز في كثير من الايات انتهى قرآن پاک کے سوا حدیث مین جابجا ذکر اختلاف امت کا آیا ہے بدعت سے ڈرایا ہے یہہ تقلید بدعت نہین ہے تو پہر کیا ہے کیا کوئی سنت نبوی ہے اگر سنت ہے تو ہمارے سر آنکہون پر ہے لیکن ذرا سند تو اوسکی ہمکو بتا دو یا ہم تمکو بتا دین کہ یہہ سارا اختلاف جسکی مذمت آئی ہے اسی نیک بخت تقلید کی بدولت امت مین پہیلا ہے بڑا تفرقہ اسلام مین بطفیل اسی بدعت کے پڑا ہے جسکا انجام یہہ ہوا کہ مسلمان و اسلام دونون غریب ہو گئے اب فقط نام اسلام کا باقی رہگیا ہے مسلمانان در گور مسلمانی در کتاب انا لله وانا اليه ف ایمان اوس مقلد کا جسکے پاس کوئی دلیل نہین ہے صحیح ہے اوسکی شفاعت ہو سکتی ہے گو بسبب ترک استدلال کے فاسق ٹہیرتا ہے یہہ قول ابو منصور کا ہے ائمہ حدیث نے بہی اسیطرح کہا ہے مگر ترک استدلال پر فاسق نہین ٹہیرایا یہی مذہب ہے امام ابو حنیفہ مالک سفیان ثوری اوزاعی شافعی احمد عامہ فقہاء کا بلکہ بعض نے اسپر اجماع نقل کیا ہے ہان اشعری و جمہور معتزلہ اوسکو مومن نہین کہتے جب تک کہ جملۂ مقلدین سے باہر نہو جاوے انتہے شوکانی فرماتے ہین یہہ قول اشعری کا ایسا ہے جس سے بدن پر بال کہڑے ہو جاتے ہین دل کانپنے لگتے ہین

AsliAhleSunnet.com

یہہ کچھہ نری خطاہی نہین ہے بلکہ جمہور امت مرحومہ پر جنایت ہے ایسی چیز کی تکلیف دی ہے جو طاقت سے باہر ہے صحابہ مین جو لوگ درجۂ اجتہاد کو نہین پہونچے تھے نہ قریب باجتہاد تھے اونکو تو ایمان اجمالی کفایت کر گیا رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم درمیان اونکے موجود تھے مگر کبھی اونکو یہہ تکلیف نہ دی کہ تم ایمان تفصیلی استدلالی حاصل کرو نہ اونکو بسبب اونکی تقصیر کے مبلغ علم سے یہہ کہا کہ تم مومن نہین ہو بلکہ سارے اصحاب سابقین ولاحقین نے اسی ایمان اجمالی پر اکتفا کیا تھا اسی ایمان پر خیر قرون گزر گئے ہین بلکہ اکثر نے نظر کرنیکو حرام کہا ہے جہل وضلال ٹھیرایا ہے کیا عجب ہے کہ کہنا جوینی و قشیری ہی کا صحیح ہو کہ یہہ قول ابو الحسن اشعری کا نہین ہے یہہ روایت صحیح طور پر اونسے ثابت نہین ہوئی ہے ابن سمعانی کہتے ہین واجب کہنا معرفت اصول کا مطابق قول متکلمین کے صواب سے نہایت درجہ بعید ہے انتہی **ف** اجماع کی یہہ حقیقت ہے کہ ایک قوم حاملان ملت اسلام سے جنکے حق مین اعتقاد اصابت کا عامۂ خلق کو غالبا ہوتا ہے یا دائما وہ کسی ایک بات پر متفق ہوجاوین اس اتفاق کی نسبت یہہ گمان کیا جاتا ہے کہ وہ دلیل قطعی ہے ثبوت حکم پر یہہ اجماع اوس چیز پر ہوتا ہے جسکی اصل کتاب و سنت سے معلوم نہین ہوئی ہے وہ اجماع اور ہے جسپر ساری امت نے اجماع کیا ہے کیونکہ جس چیز کی سند کتاب و سنت یا استنباط قرآنی یا سنتی سے ثابت ہے اوسکے قائل ہونے پر سبکا اتفاق ہے جسطرح کہ قائل ہونا اوس اجماع کا جسکا مستند احد ہما نہین ہے جائز نہین ہے قال تعالے واذا قیل لھم اٰمنوا بما انزل اللہ قالوا بل نتبع ما الفینا علیہ اٰباءنا **ف** فرقۂ ناجیہ مین اختلاف ہے کہ کس فرقہ کا یہہ حال و قال ہے ہر طائفہ نے گمان کیا ہے کہ ناجی وہی ہے نہ غیر اوسکا یہانتک کہ حنفیہ اپکو صواب پر غیر کو خطا پر جانتے ہین لیکن سب سے بہتر تفسیر فرقہ ناجیہ کی وہ ہے جو خود جناب رسالت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمائی ہے آفتاب عالمتاب کے روبرو چراغ کی کیا حاجت مشعل کی کیا ضرورت ہے معلم شرائع علیہ السلام نے کھولکر کہدیا ہے کہ فرقۂ ناجیہ وہ گروہ ہے جو میرے طریقہ پر میرے اصحاب کی چال پر ہے پس جس شخص کو ادنی ہمت دین مین ہوگی وہ معلوم کر سکتا ہے کہ رسول خدا و اصحاب

AsliAhleSunnet.com

مجتبیٰ کا کیا رنگ ڈہنگ تہا اونکی کیا چال ڈہال تہی کیونکہ اونکے اقوال و افعال و احوال سب ہمتک منقول ہوچکے ہین کہانے پینے جاگنے سونے چلنے پہرنے عبادت کرنے معاملہ ہمگستانے تک کا حال تو لکہا ہوا ہے گویا ہم اونکو آج اپنی ان آنکہون سے دیکہہ رہے ہین پہر جسکو خدا نے انصاف دیا ہے زمرۂ اولی الالباب مین سے کیا ہے اوسپر ہرگز حال اوسکے نفس کا مخفی نہین رہ سکتا کہ وہ کیا کرتا ہے کیا کہتا ہے متبع سنت مطہرہ ہے یا غیر متبع تابع اہل بدعت پہر دوسرے شخص کا بہی حال اوسپر چہپ نہین سکتا کسی گروہ کا وہ آدمی کیون نہو کہ وہ متبع ہے یا مبتدع پہر جو کوئی اسبات کا مدعی ہے کہ مین متبع سنت ہون تو اوسکے افعال اقوال اوسکے دعوی کی تصدیق کرینگے یا تکذیب کیونکہ سیرت نبوی ہدی محمدی ہر انسان پر ظاہر ہوچکی ہے ممکن نہین ہے کہ متبع مبتدع سے ملتبس ہوسکے حجۃ اللہ البالغہ مین لکہا ہے کہ فرقۂ ناجیہ وہ گروہ ہے جسنے اپنے عقیدہ و عمل کو ظاہر کتاب و سنت سے اخذ کیا ہے جمہور صحابہؓ تابعین اوس طریقہ پر گزرے ہین گو اوس چیز مین جسمین کوئی نص مشہور نہین ہوئی تہی یا اتفاق صحابہ کا اوسپر ظاہر نہین ہوا تہا باہم مختلف کیون نہون سو یہہ اختلاف کبہی بسبب استدلال کے ساتہہ بعض ادلہ کے ہوتا ہے کبہی بسبب تفسیر مجمل کے فرقۂ غیر ناجیہ وہ گروہ ہے جسنے اپنا عقیدہ خلاف عقیدۂ سلف کے یا کوئی عمل خلاف اونکے اعمال کے اختیار کیا ہے انتہی سید محمد بن اسمعیل امیرؒ کی تقریر سے ثابت ہے کہ فرقۂ ناجیہ منحصر ہے جماعت اہل سنت یعنی اصحاب حدیث مین اسلئے کہ انکا عقیدہ و عمل مطابق ما انا علیہ و اصحابی ہے باقی جتنے فرقے ہین گو وہ کفر سے علحدہ ہون مگر بدعت سے خالی نہین ہین مانا کہ جنکی بدعت سرحد کفر تک نہین پہونچی ہے کبہی وہ نار جہنم سے آزاد ہو جاوین لیکن ہرگز برابر اون لوگون کے نہین ہوسکتے ہین جو متبع خالص ہین ۵

فرق ست میان آنکہ یارش در بر	با آنکہ دو چشم انتظارش بر در

اوسکی مثال ایسی ہے کہ دو آدمی عبادت کرتے ہین ایک کو لذت ملتی ہے دوسرے کو کچہہ حلاوت نہین آتی سو یہہ دونون اگرچہ بوجہ اخلاص عبادت جنت مین جاوینگے مگر جو لطف جنت صاحب لذت پاویگا وہ اس بے حلاوت کو نہ ملیگا ۵

AsliAhleSunnet.com

کسے کز لذت طاعت بود محروم من نیامن | کہ بگزارند در جنت ولے با داغ حرمانش

فرقۂ ناجیہ کوئی فرقہ مشار الیہا مثل ماتریدیہ یا اشعریہ یا معتزلہ کے نہین ہے بلکہ قبائل مختلفہ متفرقہ سے منتزع ہوتا ہے جسطرح کہ حدیث مین آیا ہے اُس فرقہ نجیہ کی یہہ پہچان ارشاد فرمائی ہے کہ یہہ وہ لوگ ہین کہ جب سارے لوگ بگڑ جاوین تو یہہ سنبہلے رہین اپنا دین لیکر فتنون سے بہاگین جو سنت لوگون نے بگاڑ دی ہے یہہ اوسکی درستی کرین یہہ ایک صالح قوم ہوتی ہے کہ بہت سے لوگون مین تہوڑے ہوتے ہین انکے عاصی بہت ہین انکے مطیع کم ہوتے ہین یہی مراد ہین اس حدیث سے کہ لا تزال طائفۃ من امتی ظاھرین علی الحق انتہی اصحاب حدیث کا حال بعد زوال دولت اسلام کے ابتک یہی رہا ہے کہ ہمیشہ یہہ قلیل انکے اعدا کثیر رہے انکے دوست کم دشمن بہت ہوئے ہین ورنہ زمانۂ نبوت سے تا آخر سلطنت اسلامیہ ہمیشہ اسی گروہ کا ڈنکا بجتا رہا اگرچہ انکے وقت مین مقلد بہی تہے لیکن کمزور مغلوب مقہور پست پاتے جب سے اسلام غریب ہوگیا پکے مسلمان گور مین جا سو رہے دنیا ظلم وفسق وحب مال وجاہ سے بہرگئی حق مضمحل ہوگیا باطل غالب آیا مقلدون نے سر اوٹہایا حکومت وقت کو اپنے موافق پایا معہذا ہر زمانے مین ایک نہ ایک گروہ اپنی اوسی پرانی چال پر قائم رہا حامی سنت ماحی بدعت تہا قیامت تک یہی کارخانہ برابر اسیطرح پر چلا جاویگا یہہ ہرگز نہین ہوسکتا ہے کہ خبر مخبر صادق کی دروغ ٹہیرے ساری دنیا مین یہی مقلد بہائی رہ جاوین عامل بالحدیث متبع سنت موحد خالص مٹ جاوین اُس امر کی امید رکہنا خیال مختل ہے ؏

عنقا شکار کس نشود دام باز چین | کانیجا ہمیشہ باد بدست ست دام را

زمانۂ ملوک فساق اسلام کو جانے دو اب جو جابجا سلطنت کفر کی قائم ہے مقلدین دوست سلطنت بنکر شانا متبعین سنت کا چاہتے ہین لیکن تب بہی انکی مراد پوری نہین ہوتی ہے یہہ جسقدر شکایت وشکایت اہل اتباع کی حکام کے سامنے پیش کرتے ہین جتنی کتابین رد اتباع سنت مین بناتے ہین مناظرہ کی جگہہ مجادلہ مخاصمہ مکابرہ مشاتمہ کرتے ہین اوتنا ہی نور اتباع کا زیادہ ہوتا جاتا ہے

AsliAhleSunnet.com

ظلمت بدعت کی مٹتی چلی جاتی ہے حکام وقت بھی انکو پہچان گئے ہین انکے داؤ دپیچ اہل حق پر جان گئے ہین اب وہ بھی طرف اس خرافات کے چندان التفات نہین کرتے سیکڑون مقلدان زمانہ مین ہدایت یاب ہوگئے ہین کسی نے دیکھا سنا ہوگا کہ دس بیس متبع نے توبہ کرکے تقلید اختیار کی ہو یہہ ظہور ہے معجزہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جنھون نے ہم سے یہہ وعدہ کیا ہے کہ ہمیشہ ایک گروہ اس امت کا حق پر غالب رہیگا کوئی مخالف اوسکو ستا نہ سکیگا جب تک کہ قیامت آوے وللہ الحمد **ف** ایک عقیدہ اصحاب حدیث کا یہہ بھی ہے کہ علم نام ہے تین چیزون کا قرآن کا حدیث کا فرائض کا اسکے سوا جو کچھہ ہے وہ فضول و زائد ہے گو کوئی اوسکو علم سمجھے یا فن یا صناعت کہے بالغۃً معنی علم مین داخل ہو مگر عرف اسلام اصطلاح سید الانام مین علم انہین تین چیزونکو فرمایا ہے العلم ثلٰثۃ اٰیۃ محکمۃ او سنۃ قائمۃ او فریضۃ عادلۃ وما کان سوی ذلک فہو فضل رواہ ابو داؤد وابن ماجۃ صاحب حجۃ بالغہ نے کہا ہے کہ یہہ حدیث ایک ضبط و تحدید ہے واسطے امر واجب بالکفایہ کے معرفت قرآن کی لفظاً معرفت محکم کی بحثاً واجب ہے شرح غریب اسباب نزول توجیہ معضل ناسخ منسوخ دریافت کرلے متشابہ کو طرف محکم کے پھیرے یا توقف کرے سنت قائمہ وہ شرائع و سنن ہین جو عبادات و ارتفاقات مین ثابت ہوئے ہین جنپر علم فقہ حدیث مشتمل ہے قائمہ سے مراد حکم غیر منسوخ غیر مہجور ہے جسکا راوی شاذ نہین بلکہ جمہور صحابہ و تابعین اوسپر گذرے ہین اعلٰے قسم اسکی وہ ہے جو متفق علیہ فقہاء مدینہ و کوفہ ہے پہچان اوسکی یہہ ہے کہ مذاہب اربعہ کا اوسپر اتفاق ہوچکا ہے پھر وہ قسم ہے جسمین جمہور صحابہ کے دو یا تین قول ہین ہر قول پر ایک گروہ اہل علم نے عمل کیا ہے کہ سکی پہچان یہہ ہے کہ موطا جامع عبد الرزاق و امثالہما مین روایات اوسکی موجود ہون انکے سوا جو کچھہ ہے وہ استنباط ہے بعض فقہاء کا نہ بعض دیگر کا تخریج ہے جاوہ مستند لاالٰہ الا یہہ داخل قائمہ نہین ہے فریضۂ عادلہ سہام ورثہ ہین ابواب قضا کے اسکے ملحق سمجھے جاتے ہین یعنی منازعت مسلمین کا عدل سے قطع کرنا یہہ تینون چیزین ایسی ہین کہ شہر کا اونسے خالی ہونا حرام ہے اسلئے کہ دین انہین چیزون پر موقوف

AsliAhleSunnet.com

رکھا گیا ہے انکے سوا جو کچھ ہے وہ فضول و زیادہ ہے انتہٰی مطلب اس تقریر کا یہہ ہوا کہ ہر شہر
مین ایک ایسا شخص ہونا چاہیے جو مفسر محدث فرائض دان ہو سو جس شہر مین کوئی عالم کتاب و سنت
یا عارف احکام سہام نہین ہے وہ شہر علم و برکت سے محروم ہے فقہاء اہل رائے و قیاس کتنے ہی موجود
کیون نہون شمار مین اہل علم کے نہین ہین یہہ خلو بلد کا وجود با جود عالم قرآن و حدیث سے حرام
تہا مگر اب یہہ حرام حلال ہوگیا ہے انا للہ **ف** ہر بدعت علی الاطلاق ضلالت ہے احادیث مستفیضہ
مین اسیطرح آیا ہے تقسیم بدعت کا رائحہ بہی کسی سنت مطہرہ سے پایا نہین جاتا اسیلیے علماء راسخین نے
تقسیم کا انکار کیا ہے شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی بہی منکر تقسیم ہین اسیطرح علامہ شوکانی اسیطرح
جمہور محدثین پہر جو علماء قائل قسمت تہے وہ بہی سنت قلیلہ کو بدعت حسنہ سے بہتر بتا گئے ہین سنتین
اسقدر ہین کہ اگر کوئی سب پر عمل کرنا چاہے تو مشکل ہے پہر بدعت پر عمل کرنے کی کیا ضرورت ہے اوس
بدعت کے عوض اگر ادنی سنت بجا لائی جاوے خصوصاً اس زمانہ اخیر مین تو ایک شہید بلکہ سو شہید کا
اجر ملتا ہے بدعت کیسی ہی اچہی کیون نہو اوسپر مواخذہ ہونیوالا ہے جسکو قدرت عمل و فرصت وقت
ہے وہ اوسوقت اوس قدرت کو عمل سنت مین اگر صرف کریگا تو بازی جیت لیگا ورنہ اجر احیاء سنت
سے محروم رہیگا ہر بدعت رافع سنت ہے گو کسیکو معلوم نہو کے تفہیمات مین لکہا ہے کہ بدعت تین قسم
ہے ایک قسم وہ ہے جسکو دانتون سے پکڑنا چاہیے یہہ وہ قسم ہے جسکی ترغیب رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے بدون عزیمت کے دی ہے جیسے تراویح کہ یہہ بدعت حسنہ ہے دوسری قسم وہ ہے کہ
عادات مباحہ کو اخذ کرین جو سلف مین معہودہ تہین یہہ قسم بہی سہل و آسان ہے تیسری قسم وہ ہے
جسمین ترک کرنا مسنون کا یا تحریف کرنا مشروع کا لازم آتا ہے یہہ بدعت ضلالت ہے انتہٰی اسکی مثال
ایک تو تقلید مذہب ہے دوسرے ساری بدعات جنکو یارون نے حسنہ خیال کر رکہا ہے جیسے محفل
مولود شریف وغیرہ اصحاب حدیث کا مذہب صحیح یہی ہے کہ ہر بدعت کو بڑی ہو یا چہوٹی گمراہی اعتقاد
کرتے ہین کسیکو حسنہ نہین جانتے **ف** اہل مدینہ کہتے ہین افضل تابعین سعید بن المسیب تہے اہل بصرہ
کہتے ہین حسن بصری تہے اہل کوفہ کہتے ہین اویس قرنی تہے بعض نے کہا صواب یہی قول اخیر ہے اسلیے

AsliAhleSunnet.com

کہ حدیث عمر بن خطاب مین نزدیک مسلم کے مرفوعاً آیا ہے کہ خیر التابعین رجل یقال لہ اویس
حنفیہ امام اعظم رضی اللہ عنہ کو تابعی خیال کرکے باقی ائمہ ثلثہ مجتہدین سے افضل جانکر لائق اسکے سمجھتے
ہین کہ اونکی تقلید کرنا افضل ہے حالانکہ تابعیت امام صاحب مین ہنوز گفتگو باقی ہے مانا کہ وہ تابعی
تھے مگر اونسے افضل اویس ہین بنص نبوی تو اونکی تقلید کرنا انکی تقلید کرنے پر مقدم ہونا چاہیے پھر
جب کسی تابعی کی تقلید جائز ٹھیرےگی تو صحابہ بالیقین ہر تابعی سے افضل ہین باجماع امت تو چاہیے
گا کہ تابعین کو چھوڑ کر تقلید صحابہ کرنا افضل ہوگی پھر جو کوئی صحابہ مین افضل ہے اوسکی تقلید چاہیے
گی نہ مفضول کی بلکہ صحابہ کو بھی چھوڑ کر تقلید رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سب سے بہتر ٹھیرےگی
مگر اس کام کو تقلید نہ کہین گے اتباع اقتدا اقتفار بولین گے اسی اتباع کو اصحاب حدیث نے پہلے ہی
سے اختیار کر رکھا ہے جو مقلدین کی انتہا تھی وہ متبعین کی ابتدا ہے وللہ الحمد بہر حال افضل امت
بعد صحابہ کے تابعین ہین بدلیل حدیث خیر القرون بلکہ ایک روایت مسلم سے اتباع تبع تابعین بھی
داخل خیر القرون سمجھے جاتے ہین اس بنیاد پر اصحاب کتب صحاح ستہ بھی داخل خیر القرون ہین کچھہ
خصوصیت ائمہ اربعہ مجتہدین کی نہین ہے تیہہ اور بات ہے کہ حنفیہ کے نزدیک امام صاحب تابعی ہین غیر
حنفیہ کے نزدیک تبع تابعین مین تھے جسطرح کہ امام مالک تبع تابعین مین گنے گئے ہین شافعی خود
شاگرد امام مالک تھے احمد بن حنبل شافعی کے شاگرد تھے اس بنا پر چارون امام چھٹون ائمہ حدیث
اہل قرون مشہود لہا بالخیر مین ٹھیرتے ہین وللہ الحمد بعد ان قرون مذکورہ کے تفاضل باہمی
موقوف ہے تفاضل علم وعمل پر سو جو کوئی عالم باعمل قرون خیر سے زیادہ قریب ہے وہی زیادہ تر
افضل ہے جسطرح اصحاب سنن ومعاجم ومسانید کہ انکو علم وعمل وہدی ودل وسمت وصدق وعدل
وحفظ ودیانت وتفاوت وانصاف وسلامت صدر وقلب واحسان وامانت وقیام بالدین وتبلیغ
ماجاء بہ الرسول الامین واقتفاء آثار سلف صالحین اخذ طریقہ صحابہ وتابعین مین ہر باب کے اندر
فضیلت نمایان مزیت شایان حاصل تھی ہر نقیر وقطمیر قلیل وکثیر جلیل وحقیر عسیر ویسیر مین متمسک
افعال نبوی ہدی سلف صلحا رہے تھے سلسلہ انکی روایت کا آج تک بسند صحیح متصل متلقی بالقبول

AsliAhleSunnet.com

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہونچتا ہے تعجب بات نہیں ہے کہ مثل مسائل واحکام کتب رائے وقیاس وفتاوائے اجتہاد کے کسی مسئلہ وحکم کی سند متصل تا امام متبوع مجتہد نہیں پہنچ سکتی یہہ لوگ درحقیقت حکم صحابہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رکہتے ہین کہ ہر چند ظاہر مین صحبت نفس مبارک نبوی انہون نے نہین پائی ہے مگر صاحب انفاس مصطفوی تو ضرور ہی ہین اس خاصیت شریفہ مبارکہ مین کوئی عالم بہی کسی علم کا شریک انکے حال کا نہین ہے عوام مسلمین کا تو کیا ذکر ہے فحلیلنا باتباعهم اللهم ارزقنا ۵

فریب رائے عزیزان کجا خورم کہ مرا	حدیث سید کونین بر زبان باقی ست

ف دنیا مین کافر پر اللہ انعام کرتا ہے بدلیل اس حدیث کے کہ الدنیا سجن المومن وجنة الکافر اگرچہ یہہ نعمت ظاہری درحقیقت اوسکے حق مین ایک نقمت معنوی ہے اسلئے کہ وہ اللہ تعالے کی رحمت اخروی سے محجوب ہے قال تعالے ایحسبون انما نمد لهم به من مال و بنین بل نسارع لهم فی الخیرات بل لا یشعرون معلوم ہوا کہ یہہ نعمت انکی یہین دنیا تک ہے آخرت مین انکا کچہہ بہی حصہ نہوگا ولا یحزنک تقلبهم فی البلاد متاع قلیل ثم ماواهم جهنم وبئس المصیر ان آیتون مین اہل ایمان اگر غور کرین تو ساری مصیبتین دنیا کی انکی نظر مین حقیر ہو سکتی ہین مگر یہہ اپنی بے وقوفی سے امرا ورؤسا کو خوش نصیب سمجہتے ہین فقرا وغربا کو حقیر جانتے ہین مانا کہ حالت ظاہری فریقین اسیطرح پر نظر آتی ہے مگر یہہ تو سمجہو کہ انکی نعمت دولت سلطنت حکومت ریاست امارت کو ذکی ہے ذرا آنکہہ بند ہوئی کہ ساری نعمت جاتی رہی بلکہ اکثر زندگی ہی مین چہن جاتی ہے اہل ایمان مرتے ہی روضہ جنان مین پہونچ جاتے ہین القبر روضة من ریاض الجنة او حفرة من حفر النیران پہلے جملے مین انجام صلحا کا ذکر ہے دوسرے جملے مین انجام کفار وعصاة کا مذکور ہے اللهم اجعلنا من اصحاب الریاض دون اصحاب الحفر آمین ثم آمین ف جادو کا کرنا نظر کا لگنا حق ہے حدیث شیخین وغیرہ مین آیا ہے العین حق وما انزل علی الملکین ببابل هاروت وماروت

AsliAhleSunnet.com

ومن شر النفاثات فی العقد ۲ مسح موزون کا حضر سفر مین مقیم کے لئے ایک دن رات مسافر کے لئے تین رات دن سنت صحیحہ سے ثابت ہے منکر جواز پر خوف کفر کا ہے ایک قوم نے اسکا انکار کیا تھا اسلئے اہل علم نے اس مسئلے فقہی کو داخل عقائد کر دیا ۳ پڑھنا تراویح کا شب رمضان مین بجماعت سنت صحیحہ سے ثابت ہے یہ نماز عبادت نافلہ ہے جتنی زیادہ ہو کوئی مانع نہین ہے مگر تعداد ہشت رکعت یا زیادہ رکعات کی کسی حدیث مرفوع سے ثابت نہین ہوئی ہے نہ وجوب اس نماز کا پایا گیا ہے اسلئے اکثر اہل علم گیارہ رکعت سے زیادہ مع وتر کے نہین پڑھتے اگرچہ تیس چالیس رکعت کے پڑھنے سے منع بھی نہین کرتے ہین اسکا پڑھنا گھر مین مسجد کے اندر پڑھنے سے بہتر ہے عدد مسنون نماز شب مین یہی گیارہ یا تیرہ رکعتین آئی ہین بس بیس جابر کی روایت مین یون آیا ہے کہ آپنے آٹھ رکعتین تراویح کی پڑھین پھر وتر پڑھا رواہ ابن خزیمۃ وابن حبان عرف سنت مین اس نماز کو قیام رمضان کہتے ہین نہ صلواۃ التراویح جماعت سے پڑھنا اسکا فعل نبوی سے بھی ثابت ہوا ہے کیونکہ نافلہ مین جماعت کرنا کوئی امر منکر نہین ہے علی مرتضی نے بیس رکعت تین وتر پڑھے ہین سو یہ کچھ حجت نہین ہے غرضکہ یہ نماز اوس کمیت وکیفیت کے ساتھ جو آجکل مروج ہے دلیل مرفوع سے ثابت نہین ہے گو جائز ہی کیون نہو **ف** نماز پیچھے ہر مومن نیک وبد کے جائز ہے بیہقی نے ابو ہریرہ سے مرفوعا روایت کیا ہے کہ صلوا خلف کل بر وفاجر رواہ ایضا الدار قطنی علی قاری کہتے ہین جو شخص جمعہ جماعات پیچھے امام فاجر کے نہین پڑھتا ہے وہ نزدیک اکثر علماء کے مبتدع ہے صحیح یہ ہے کہ اس نماز کا اعادہ نکرے یہ نماز ادا ہو گئی ابن مسعود وغیرہ پیچھے ولید بن عقبہ کے نماز پڑھتے تھے حالانکہ وہ شرابخوار تھا اہل علم نے ہمیشہ پیچھے فساق واہل ہوا وبدعت کے نماز پڑھی ہے کسی نے انکار نہین کیا جسنے انکار کیا ہے وہ انکار اوسکا محمول ہے کراہت پر نہ عدم جواز پر کیونکہ ایسی نماز کی کراہت مین کچھ کلام نہین ہے معتزلہ باوجودیکہ فاسق کو مومن نہین کہتے ہین مگر نماز پیچھے ہر فاسق کے جائز رکھتے ہین اسلئے کہ شرط امامت نماز کی انکے نزدیک عدم کفر ہے نہ وجود ایمان بمعنی تصدیق واقرار وعمل صابونی رحمہ نے کہا ہے اصحاب حدیث کا یہ اعتقاد ہے کہ جمعہ وعیدین وغیرہ صلوات پیچھے ہر امام مسلم کے

AsliAhleSunnet.com

نیک ہو یا بد پڑہنا چاہئے انکے ساتھہ کفار سے جہاد کرنا چاہئے گو یہہ جائر فاجر ہوں انکے لئے دعاے صلاح و اصلاح و توفیق مانگنا چاہئے ا نپر تلوار لیکر خروج نکرنا چاہئے گو دیکھے کہ یہہ عدل سے عدول کرتے ہیں جور و حیف پر قائم ہیں فرقہ باغیہ سے یہا تنک لڑے کہ وہ رجوع طرف طاعت امام کے کرنے لگے اسیطرح نماز جنازہ ہر نیک و بد پر پڑہنا روا ہے اگر ایمان پر مرا ہے بدلیل قولہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لاتدعوا الصلوٰۃ علی من مات من اہل القبلۃ اسکو تفتازانی نے ذکر کیا ہے لکن سند اسکی واہی ہے اس سے بہتر حدیث ابن عمر کی ہے بلفظ صلوا علی من قال لا الہ الا اللہ رواہ الطبرانی بلکہ اس سے بہتر یہہ حدیث ابی ہریرہ ہے کہ صلوا علی کل بر و فاجر یہہ حدیثین ہر چند ضعف اسناد سے خالی نہین ہین لکن امت کا اس حکم پر اتفاق و عمل چلا آیا ہے اسلئے اہل سنت یہی اعتقاد رکہتے ہین فاجر سے مراد اسجگہہ وہ شخص ہے جو باوجود فسق کے نماز روزہ وقت پر کرتا ہے وہ شخص مراد نہین ہے جو عمداً ترک فرائض کیا کرتا ہے باوجود شہادت کلمہ طیبہ کے نماز نہین پڑہتا یا مثل منافقون کیطرح بے وقت پڑہتا ہے یا کبہی پڑہتا کبہی اوڑا جاتا ہے یا نماز پڑہتا ہے مگر روزہ نہین رکہتا ہے یا زکوۃ نہین دیتا یا باوجود استطاعت کے حج نہین کرتا کہ ایسے شخص پر نماز جنازہ کی نزدیک اصحاب حدیث کے پڑہنا درست نہین ہے گو نزدیک فقہاء کے جائز ہو فساق فجار پر جو اداے فرائض کرتے ہین پڑہنا نماز جنازہ کا انکے نزدیک بہی درست ہے گو وہ نماز در روزہ انکا نزدیک خدا کے مقبول نہو اسلئے کہ جسکی نماز اوسکو فحش و منکر سے نہین روکتی ہے تو یہہ دلیل ہے اسبات کی کہ وہ نماز قبول نہین ہوئی آگے خدا جانے ان الصلوٰۃ تنہی عن الفحشاء والمنکر ایسے فروع فقہیہ کا کتب اصول عقائد مین ذکر کرنا اسلئے ہوتا ہے کہ اہل سنت فرقہ معتزلہ و شیعہ وغیرہ سے ممتاز رہین خلط بحث نہووے ۵

باب ساتوان بیان مین مسئلہ امامت وغیرہ کے

مسلمانون کے لئے ایک امام کا ہونا ضرور ہے یہہ امام اجراء احکام کرے اقامت حدود و سد ثغور و تجہیز

AsliAhleSunnet.com

جیوش فرماوے صدقات لے ستغلابہ تصلفہ نطاع الطریق پر قاہر ہو جمع راعیاد قایم رکہے قطع منازعات
واقعہ بین العباد کرے جو شہادات حقوق پر قایم ہون اونکو قبول فرماوے اورن صغار وصغائر
کی تزویج کرے جنکے اولیاء نہین ہین غنائم کو بانٹے یہہ امام کہلم کہلا ہو نہ مخفی نہ منتظر جسطرح شیعہ کا
عقیدہ ہے امام کا قریش ہونا شرط ہے غیر قریش کو امام بنانا نہ چاہئے ہان کچہہ خصوصیت بنی ہاشم کی
نہین ہے نہ اولاد فاطمہ وعلی علیہما السلام کی امام کے لیے عصمت شرط نہین ہے نہ یہہ بات کہ وہ سارے
اہل زمانہ سے افضل واکمل ہو بلکہ امامت مفضول کی بہی باوجود افضل کے جائز ہے ہان یہہ شرط
ضرور ہے کہ اہل ولایت مطلقہ کاملہ سے ہو متغیذ احکام حفظ حدود دار الاسلام انصاف پر مظلوم
کے ہاتہہ سے ظالم کے قدرت رکہتا ہو سیاست شرعیہ کر سکتا ہو پہر اگر کوئی فسق یا ظلم اوس سے صادر
ہو گیا ہے تو وہ معزول نہو گا بدستور امام بنا رہیگا مگر امام شافعی کے نزدیک فسق سے معزول ہوجاتا ہے
لیکن قول اول قوی تر ہے قائم کرنا امام کا خلق پر واجب ہے نہ خالق پر مذہب اہل سنت وعامہ معتزلہ
کا یہی ہے بقولہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من مات بغیر امام مات میتۃ جاہلیۃ اخرجہ
مسلم من حدیث ابن عمر صحابہ نے اس کام کو ایسا مہم وضروری سمجہا تہا کہ جناب رسالت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے دفن شریف پر بہی اسکو مقدم کیا حدیث مذکور کا یہہ مطلب ہے کہ جسنے امام حاضر وقت
سے بیعت نکی اور اسکی اطاعت منظور نرکہی اوسکی موت مثل کفار کے ہوگی یہہ مطلب نہین ہے کہ اگر
ایک وقت مین کوئی امام موجود نہو جسکی اطاعت کیجاوے تو اوس وقت کے سارے مسلمان مثل اہل
جاہلیت کے مرینگے اور اگر یہی مطلب ٹہیرایا جاویگا تو مراد یہہ ہے کہ جسجگہہ مسلمان ہون اونکو چاہئے کہ
اپنے اوپر کسی قریش کو امام بنالین گو وہ ملک ہاتہہ مین کسی غیر مسلمان ہی کے کیون نہو اپنے دین مین
طرف اوس امام منصوب کے مرافعہ کرین امور دنیا مین مطیع حاکم وقت کے رہین طوائف الملوکی کا
جواز بہی شرع شریف سے نکلتا ہے ایک رئیس مستقل کی رعیت پر دوسرے رئیس کی اطاعت واجب نہین
ہے ہر رئیس اپنی ریاست کا حاکم مستقل ہے رعیت اوسی حاکم مسلمان کو اگر اپنا امام بنا لیگی تو کچہہ مشکل
بات نہین ہے مگر اس شرط سے کہ قریشی النسب ہو ورنہ جسکی محکومیت مین بسبب اوسکے تسلط کے آگئے

AsliAhleSunnet.com

ہین اور وہ حاکم نماز پڑہتا ہے تو بہی اوسکی اطاعت سے مونہہ نہ پہیرے گو وہ فاسق یا ظالم ہی
کیون نہو واللہ اعلم بالصواب ف انعقاد خلافت و امامت کا کئی طرح پر ہوتا ہے ایک یہہ کہ
بندوبست والے لوگ جیسے اہل علم و افسران لشکر و اہلکار دانشمند جو خیر خواہ مسلمین و اسلام ہین
جمع ہوکر کسی سے بیعت کر لین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت اسیطرح پر قائم ہوئی تہی دوسری
صورت یہہ ہے کہ ایک خلیفہ دوسرے خلیفہ کے لئے وصیت کر جاوے جسطرح صدیق واسطے فاروق
کے کہہ گئے تہے کہ میرے بعد انکو خلیفہ کرنا تیسری صورت یہہ ہے کہ مشورت پر چہوڑ جاوے جسطرح
کہ فاروق نے خلافت عثمان مین کیا تہا کہ چہہ شخصون کو بتا گئے تہے کہ انہین سے جسکو سب لوگ پسند
کرین وہی خلیفہ ہو بلکہ علی مرتضی نے بہی ایسا ہی کیا تہا چوتہی صورت یہہ ہے کہ خود کوئی شخص جامع
شروط امامت لوگون پر مسلط ہو جاوے جسطرح سارے خلفا اسلام بعد خلافت نبوت کے
خلیفہ بن بیٹہتے تہے پہر اگر کوئی ایسا آدمی ملک پر مستولی ہو گیا جسمین شروط امامت کے جمع نہین ہین
تو ایسی حالت مین بہی اوسکی مخالفت نکرے اسلئے کہ خلع اوسکا بغیر لڑائی بہڑائی تنگی ترشی دہینگا
مشتی کے نہو سکیگا سو مصلحت خلع کی تو الگ رہی یہہ مفسدہ اوس مصلحت سے زیادہ تر سخت و درشت
ہو جاویگا رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے پوچہا تہا کہ بہلا ہم انکو چہوڑ نہ دین فرمایا نہین
جب تک کہ یہہ نماز قائم رکہین یا تم انکا کوئی صریح کفر دیکہو تمہارے پاس خدا کی طرف سے برہان
موجود ہو تنبیہہ جتنے پادشاہ رئیس غیر قریش حاکم بن بیٹہتے تہے یا ابتک کہین کہین موجود ہین
انسے اسی بنیاد پر بغاوت نہین کیجاتی ہے کہ انکے معزول کرنے مین مفسدہ سخت پیش آویگا
جس مصلحت کے لئے انکا خلع منظور ہے وہ بات حاصل نہوگی پہر بیٹہے بٹہائے بکہیڑا کہڑا کرنا کیا
ضرور ہے جو کچہہ ہوا سو ہوا آخر یہہ لوگ آپکو مسلمان تو کہتے ہین نماز پڑہے جاتے ہین گو کیسی ہی
ٹوٹی پہوٹی عبادت کیون نہو ہان اگر بالکل ترک نماز کر دین کفر صریح اختیار کرین کسی ضروری
کا ضروریات دین سے انکار کرین تو پہر انکا قتل کرنا انسے لڑنا بہڑنا واجب ہو جاتا ہے یہہ
قتال حکم جہاد مین ہوتا ہے نہ حکم فساد مین اسلیئے کہ اب وہ مصلحت نوت ہو گئی جسکے لئے انکی امامت

AsliAhleSunnet.com

ریاست حکومت پر صبر کیا گیا تھا بلکہ بجاے اوسکے مفسدہ عام پیدا ہو گیا حدیث مین آیا ہے مرد
مسلمان پر سمع وطاعت امام کی ہر امر پسند ناپسند مین واجب ہے جب تک کہ کسی معصیت کا وہ حکم
نہین دیتا ہے پھر جب کسی معصیت کا حکم دے تو نہ سمع ہے نہ طاعت یعنی پھر اوسکی بات سننا اوسکے
کہنے پر چلنا منع ہے **تنبیہ** خلافت امامت بنص صحیح الائمة من قریش منحصر ہے اسی قوم
شریف مین ہرگز یہہ بات درست نہین ہے کہ غیر قریش کے آدمی کو باختیار خود امام بنایا جاوے
گو وہ کیسا ہی لائق فائق کیون نہو جو لوگ ایسا کرتے ہین وہ سخت گنہگار نابکار مخالف حکم خدا و رسول
مختار ہین ہان جسجگہہ عالم مسلمین کا زور نہین چلا کوئی ترک مغل پٹھان یا رسی غلام بزور تلوار
بقوت ضرب و پیکار حاکم بن بیٹھتا ہے تو اب چار ناچار اوسکی اطاعت کرنا جب تک کہ وہ تارک عمد
نماز مرتکب کفر بواح نہین ہے شرعاً واجب ہے پھر اگر وہ یہہ کام کرتا ہے تو اوسکی اطاعت واجب نہین
رہتی اگر کوئی اوسپر خروج کریگا تو عاصی نہو گا عورت کا امام ہونا شرع شریف مین بالکل درست نہین
ہے بلکہ حدیث مین یون آیا ہے کہ جس قوم نے اپنا کار بار کسی عورت کو سونپا اوسکو ہرگز فلاح نہوگی
رواہ البخاری سو جس ملک مین عورت حاکم ہوتی ہے وہان کبھی صلاح نہین دیکھی جاتی فلاح کا کیا
ذکر ہے عورت اپنی ہی فلاح صلاح کو سمجھہ نہین سکتی ملک کی صلاح فلاح کیا خاک کر سکے گی آپ تباہ ہوگی
دوسرونکو تباہ کریگی آخر نقصان عقل نقصان دین کا کچھہ بھی نتیجہ ظاہر ہونا چاہیے انا للہ **ف**
جب ایک امام سے بیعت کر لی گئی تو اب اگر کوئی دوسرا شخص کھڑا ہوگا امامت چھیننا چاہیگا تو اوسسے
قتال کرنا حلال ہے اہل اسلام پر نصرت امام کی واجب ہوگی پھر اگر یہہ خارج ایسا ہے کہ اوسنے خروج
بسبب کسی تاویل کے کیا ہے اپنی جان یا اپنی قوم یا خود اوس امام کی کسی مظلمہ یا منقصت کا دور کرنا چاہتا
ہے دلیل شرعی سے حجت پکڑتا ہے گو وہ دلیل نزدیک جمہور مسلمین کے مسلم نہو نہ ایسا امر ہو کہ جسمین
طرف سے خدا کے کوئی ایسی برہان موجود ہے جسکا انکار نہین ہو سکتا تو خروج ایسے خارج کا اوس
شخص کے خروج سے کم درجہ ٹھیریگا جو نری زمین مین فساد کرنے کے لیئے تلوار لیکر طیار ہوا ہے شرع
کو نہین مانتا ہے تو ان دونون شکلون مین تفاوت ہے انکو ایک طرح پر نہ کرنا چاہیئے اسیلئے حکم

شکل اول کا یہہ ہے کہ امام کسی شخص عالم ناصح کو پاس اون لوگون کے بہیجکر اونکا شبہہ کہولدے مظلمہ دور کردے جسطرح علی مرتضی نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کو نزدیک حروریہ یعنی خوارج کے بہیجا تہا کہ اگر طرف جماعت مسلمین کے رجوع کرین تو بہتر ورنہ ہم ونسے لڑینگے لیکن مدبر اونکا جو پیٹہہ پہیرکر چلدیا ہے بہاگ کہڑا ہوا ہے قتل نہ کیا جاویگا نہ زخمی کا کام تمام کرینگے اسلیئے کہ مقصود اس قتال سے دفع شر رفع فساد تفریق جماعت تہی سو حاصل ہوگئی اب زیادہ مار پیٹ ٹہونک ٹہانک سے کیا فائدہ ہے رہی دوسری شکل سو ایسے خارج کا حکم محارب کا حکم ہے یہہ خارج داخل ہے محاربین وقطاع الطریق مین انکی سزا جزا کا بیان قرآن پاک مین آچکا ہے وہی کافی وافی شافی ہے ف فاسق شخص کا قاضی یعنی حاکم مقرر کرنا نزدیک علماء مذاہب ثلثہ کے ہرگز درست نہین ہے اسیطرح جبکہ یہہ بات ثابت ہوجائے کہ قاضی نے رشوت لی ہے تو اوسکا حکم جاری نہین ہوسکتا ہے رشوت دیکر اگر عہدہ قضا حاصل کیا ہے تو یہہ قضا بہی صحیح نہولی اگر قاضی ہو بہی گیا ہے تو یہہ قضا اوسکی نافذ نہوگی اسکو تفتازانی شافعی علی قاری حنفی نے ذکر کیا ہے اب حرمین شریفین مین غالباً اسی قسم کے قضاۃ آتے ہین جنہون نے یہہ خدمت شرعی بصرف زر خطیر حاصل کی ہے پہر بعد اس حصول کے بہی دست برد سے محفوظ نہین رہتے ہین کسی اور جگہہ کا تو کیا ذکر ہے بہلا جبکہ یہہ قضا نہ مذہب شافعی پر درست ٹہیری نہ مذہب حنفی پر تو پہر اگر اصحاب حدیث بہی انکار ایسی قضا کا کرین تو ان بچارون پر کیا اعتراض ہے قرآن کریم مین فرمایا ہے ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ہم الفاسقون دوسری آیت مین ظالمون تیسری آیت مین کافرون ارشاد کیا ہے ما انزل اللہ سے فقط قرآن ہی مراد نہین ہے بلکہ لفظ ما بعموم خود شامل حدیث نبوی بہی ہے اسلیئے کہ سارے منطوق وملفوظ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قرآن پاک مین وحی رب الارباب ٹہیرایا ہے وما ینطق عن الہوی ان ہو الا وحی یوحی اس سے معلوم ہوا کہ جو شخص امام ہو یا عالم مفتی ہو یا قاضی مگر وہ حکم مطابق کتاب وسنت کے نہین دیتا ہے تو وہ بقدر اپنی مخالفت کے عاصی ہے تہوڑی سی مخالفت سے فاسق ہوگا اوسط درجہ کی مخالفت مین ظالم قرار پاویگا اعلی درجہ کی مخالفت مین کافر ہوجاویگا اللہم احفظنا

AsliAhleSunnet.com

قضاۃ عرب وعجم کہان ہین ذرا ان تینون آیات کو اپنی گرہ مین باندھ رکھین پھر اپنے احکام و
فیصلہ جات کو ان نصوص سے مقابلہ کرکے سمجھ لین کہ وہ ان تینون قسمون مین سے کس قسم کے حکم
قاضی فاضل ہین بہت جلد حال ایمان و اسلام کا معلوم ہوجاویگا کسی دوسرے شخص سے ضرورت دریافت
کرنے حال وقال قاضی صاحب کی باقی نرہیگی اللہم غفرا **ف** حرام رزق ہے ہر شخص اپنے رزق
کو پورا کرتا ہے حلال ہو خواہ حرام کیونکہ دونون سے تغذیہ حاصل ہوتا ہے فقط اتنی بات ہے کہ اکل
حرام پر مستحق ذم وعقاب کا ہوتا ہے معتزلہ کا یہ کہنا کہ حرام رزق نہین ہے کچھ ٹھیک بات نہین ہے
یہ بھی نہین ہوسکتا کہ آدمی اپنا رزق نہ کھاوے یا دوسرا شخص اسکے حصے کا رزق کھاجاوے ولن تموت
نفس حتی تستکمل رزقہا بغیۃ الرائد مین تفصیل اسکی لکھی ہے **ف** کافر جن کو نار کا عذاب ہوگا
اسمین کسی کا اختلاف نہین ہے لقولہ تعالے لاملأن جہنم من الجنۃ والناس اجمعین جو جن
مسلمان ہین وہ جنت مین جاوینگے سارے اہل سنت کا یہی عقیدہ ہے لقولہ تعالے ولمن خاف
مقام ربہ جنتان فبای الاء ربکما تکذبان **ف** اللہ پاک کو قادر علی الظلم نہین کہین گے اسلئے
کہ محال نیچے قدرت کے داخل نہین ہے یہ قول معتزلہ کا ہے کہ خدا ظلم پر قدرت تو رکھتا ہے مگر ظلم
نہین کرتا اکثر کتب اصول مین یون ہی لکھا ہے لیکن صحیح یہ ہے کہ ایسے مسائل مین کوئی ضرورت خوض
وغور کرنے کی نہین ہے یہ اعتقاد اجمالی کہ ذات پاک باریتعالے جمیع سمات نقص و زوال سے منزہ ہے
سب اوصاف کمال عظمت وجلال وجمال سے محلی ہے کفایت کرتا ہے اتنا جان لینا کہ اللہ سے کذب یا
ظلم صادر نہین ہوتا ہے درستی ایمان کے لئے بس ہے ہمین اس سے کیا مطلب کہ آیا ان امور پہ قدرت
بھی رکھتا ہے یا نہین ہم بالاجمال اسکو ہر شے پر قدیر جانتے ہین یہہ تفصیل جو یارون نے ظلم و کذب
مین نکالی ہے شکوک و اوہام نافرجام سے خالی نہین ہے نسفی نے خوب کہا ہے لا یخرج عن علمہ و
قدرتہ شیئ **ف** منکر نکیر کا سوال قبر مین حق ہے یہہ دو فرشتے ہوتے ہین عظیم مہیب سیاہ
کبود چشم قبر مین آکر بندہ سے پوچھتے ہین کہ رب تیرا کون ہے رسول کون ہے دین کیا ہے اگر بتوفیق
خدا بندے نے جواب شافی دیا تو ناز و نعمت مین رہا نوعروس کیطرح خواب راحت مین گیا قبر اوسکے

AsliAhleSunnet.com

حق مین ایک باغ بہشت ہوگئی اللھم اجعلنا منھم اور جو خدانخواستہ جواب بصواب نہ دیا تو تخت
وعذاب مین پڑا قبر ایک دوزخ کا گڑھا بنگئی اللھم احفظنا اس عقیدہ پر ایمان لانا فرض ہے کیفیت
اوسکی حوالہ علم الٰہی رکہنا چاہئے ہم نہین جانتے کہ یہہ نعیم وعذاب باعادہ روح ہوتا ہے یا بقا بلا
روح یا کسی اور طرح پر قادر مطلق جانے کہ کیونکر ہوتا ہے مگر اوسکے ہونے مین کچہہ شک نہین منکر اسکا
کافر ہے حدیث اسماء بنت ابی بکر صدیق مین نزدیک نسائی کے آیا ہے انکم تفتنون فی القبور
قریباً من فتنۃ الدجال یہہ سوال بعد دفن کے ہوتا ہے بلکہ بعد چلے آنے لوگون کے میت کو
اگر کسی تابوت مین رکہہ ایک جگہہ سے دوسری جگہہ لیجاتے ہین یا کوئی درندہ اوسکو کہا جاتا ہے یا
دریا مین رہ ڈوب کر مرجاتا ہے یا آگ مین جلکر فنا ہوجاتا ہے تو بہی اوس سے سوال ہوتا ہے ہان
گروہ انبیاء سے سوال نہین ہوتا یا توحید واحوال امت کا حال اونسے بہی پوچہا جاتا ہے بطریق
تشریف وتعظیم کے نہ بطور خطاب وعتاب کے شاید بعض موتی سے سوال سنت وبدعت کا بہی کیاجاتا
ہے عقیدہ وعمل کا حال بہی پوچہا جاتا ہے اکثر اہل علم کے نزدیک اطفال مومنین بہی مسئول ہوتے مین
مگر بچون کو فرشتے جواب سوال کا بتا دیتے ہین امام ابو حنیفہ نے حق مین اطفال مشرکین کے توقف
کیا ہے یہی بات بہت ٹہیک اور درست ہے اسلئے کہ خود شارع علیہ السلام نے بہی توقف فرمایا ہے کہ
اللہ اعلم بما کانوا یعملون جن سے بہی یہہ سوال ہوتا ہے بجہت عموم ادلہ کے ہان کافر مجاہر سے
حاجت سوال کی نہین ہے وہ بے سوال ہی معذب ہوتا ہے منافق سے البتہ پونچہہ پانچہہ ہوگی
شہید ومرابط کو اور اوس آدمی کو جو یوم جمعہ یا شب جمعہ مرگیا ہے اور اوس شخص کو جو ہر رات سورہ
تبارک الذی پڑہتا ہے یا علت استسقاء واسہال مین مرگیا ہے مستثنیٰ کیا ہے اس حکم سے مگر حدیث
جمعہ کی ضعیف ہے ف مرنے کے بعد قبر سے زندہ ہوکر بار دگر اوٹہنا حق ہے ثم انکم یوم القیامۃ
تبعثون حشر اجساد مین بہت آیات واحادیث آئی ہین مدار اعتقاد مسلمانی کا اسی مسئلہ ایمانی
پر ہے آدمی کے اندر ایک ہڈی ہے جسکو عجب الذنب کہتے ہین یہہ ہڈی باقی رہتی ہے ذرہ برابر
ہوتی ہے اوسی سے پر اوسکو تن بدن لیکر اوٹہا کہڑا کرینگے آسمان کے نیچے سے ایک مینہ برسےگا

AsliAhleSunnet.com

جس سے سارے انسان حیوان کیا بہائم کیا طیور کیا اور حشرات مبعوث ہونگے ایک کا بدلا ایک سے
لیا جاویگا طفل کا طفل سے جانور کا جانور سے پہر حیوان ماکول بہشت کی خاک بنائے جاوینگے نفخہ
اول واسطے مارنے کے ہوگا اوسکی آواز خوفناک سے سارا عالم فنا ہوجاویگا دوسرا نفخہ واسطے
جلانے کے ہوگا سب مردے اوٹھہ کہڑے ہونگے ثم نفخ فیہ اخری فاذا ھم قیام ینظرون
اہل حدیث کہتے ہین ملائکہ مقربین حور قصور خزنہ حملۂ عرش جنت ونار کرسی فنا نہووے گی
بدایت امانت سے دخول جنت ونار تک جو زمانہ گزریگا اوسکا نام قیامت ہے لیکن اگر نظر عبرت سے
دیکہا جاوے تو ہر روز یہی قیامت انسان پہ گزرتی ہے مگر انکو کچہہ فکر اوس روز رستخیز کی نہین
ہے کانون مین تیل ڈالے ہوئے بیٹہے ہین جون تک نہین رینگتی خبر شارع مین گویا شک وشبہہ سمجہہ لیا
ہے رات کا سونا مرنے سے کچہہ کم نہین ہے صبح کا جاگنا بعث کی مانند ہے وہ نفخۂ اولیٰ کا نمونہ ہے
یہہ نفخۂ ثانیہ کی نشانی غرضکہ سارے مردے مع سارے اجزاء اصلیہ اعادۂ روح کے قبرون سے اوٹھینگے
فلاسفہ کے نزدیک یہہ اعادہ ممتنع ہے انسے زیادہ شاید کوئی اجہل خلق اللہ نہوگا بہلا جسنے پہلی بار
بنایا تہا کیا وہ اب دوبارہ بنا نہین سکتا یہہ کیا عقل ہے ع نقاش نقش ثانی بہتر کشد ز اول ؛
بہرحال معاد جسمانی حشر اجساد باعادۂ روح حق ہے اوسدن یہی یہان کے بدن ہونگے شرعاً وعرفاً
گو طویل یا قصیر کیون نہون کافر کا دانت برابر کوہ احد کے ہوگا یا یہان کے دانت سے بہی لطیف تر
جسطرح جنت مین جرد مرد ہونگے بچا ہے تو آخر جوان پہر بوڑہا ہوجاتا ہے اگرچہ ہزار بار اجزا مبدل
ہون کیا ہوتا ہے ۵

گر شود دم بدم لباس بدل		شخص صاحب لباس راچہ خلل		

ف اعمال کا ترازو مین تلنا حق ہے والوزن یومئذ الحق کیفیت اس وزن ومیزان کی خدا
ہی کو معلوم ہے ہمکو ایمان لانا کفایت کرتا ہے معتزلہ کا وزن سے انکار کرنا بعد نزول آیت وروایت
حدیث کے لایق التفات کے نہین ہے اس ترازو کے دو پلے ایک زبان ہوگی قرطبی نے کہا ہے یہہ
میزان سبکے لئے نہوگی اسلئے کہ بموجب حدیث شریف کے ستر ہزار آدمی بے حساب داخل بہشت ہونگے

AsliAhleSunnet.com

اس میزان مین طاعت ومعصیت دونون کا وزن ہوگا کہ کون بھاری ہے اور کون سبک یہہ ثقل وخفت بحسب ارادہ ومشیت الٰہی ظاہر ہوگا کیفیت اوسکی ہمکو معلوم نہین ہے خواہ صحائف اعمال وزن کیے جاوین خواہ اعمال کو مجسم کردیا جاوے حدیث بطاقہ ابن عمرو سے نزدیک ترمذی کے آئی ہے اوسکا لفظ اخیر مرفوعاً یہہ ہے کہ لا یثقل مع اسم اللہ شیئ اس لفظ مین موحدین مخلصین متبعین سنت کے لیے بڑی بشارت ہے ف حساب کا ہونا حق ہے یہہ حساب مجازات کے لیے ہوگا کتاب وسنت وقوع اس حساب پر ناطق ہین لوگ اس محاسبہ مین متفاوت الحال ہونگے کسی سے مناقشہ ہوگا کسی کے ساتھ مسامحت ہوگی ایک پر اگر جرم کی ہے تو دو کرے درگزر ہے جس سے جھگڑا ہوا وہ غارت گیا جسکو فقط اوسکا حساب سنا دیا وہ اچھا رہا ایسے ہی لوگ ہونگے جو بے حساب جنت مین چلے جاوینگے یہہ لوگ مقربین ہین انبیاء سے سوال تبلیغ کا ہوگا کفار سے سوال تکذیب انبیاء کا اہل بدعت سے سوال ترک عمل بسنت کا عامہ مسلمین سے سوال اعمال کا ف صراط ایک پل ہے جو پشت جہنم پر رکھا جاویگا بال سے زیادہ باریک تلوار کی دہار سے زیادہ تیز ہوگا مسلم کافرون کے پاؤن اس پل پر لڑکھڑائینگے یہہ جہنم مین گر جاینگے اہل ایمان بفضل رحمٰن ثابت قدم رہین گے پل سے پار ہوکر جنت مین جا پہونچین گے دلیل اس پل کی یہہ ہے وان منکم الا واردھا کان علی ربک حتما مقضیا نووی نے کہا مراد اس آیت سے مرور صراط ہے یہی قول جمہور مفسرین کا ہے وقال تعالیٰ فاھدوھم الی صراط الجحیم وقفوھم انھم مسئولون یہہ امور کچھ ناممکن نہین ہین گو عقول معتزلہ مین نہ آوین اسلیے کہ جسنے پرندہ کو ہوا پر بقدرت پروازدی ہے کیا وہ آدمی کو صراط پر سے گزر نہین کرا سکتا ہے معتزلہ کا انکار بابت عدم امکان اس عبور کے مردود ہے بحدیث یضرب الصراط بین ظھری جھنم پہر فرمایا ہے کہ کوئی بجلی کیطرح کوئی پرندہ کی طرح گزر کریگا غرضکہ مراتب گزر کے متفاوت ہونگے جیسے عمل ویسا گزر دونون طرف صراط کے آنکڑے لگے ہونگے وہ کفار وعصاۃ کو اوبھا کر نار مین ڈالدینگے یہی عقیدہ سارے اہل حدیث کا ہے ف حوض رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حق ہے یہہ

AsliAhleSunnet.com

دو حوض ہونگے ایک میزان و صراط کے قبل جو لوگ اپنی قبور سے پیاسے نکلین گے وہ پہلے اسی حوض
پر اوینگے دوسرا حوض اندر جنت کے ہوگا دونون کا نام کوثر ہے اس حوض پر جب وررود ات ہوگی
کچھ لوگ روک دیکے جاوینگے رسول خدا فرماوینگے یا رب انہ من امتی جواب ملیگا انک لا
تدری ما احدثوا بعدک اسکو مسلم نے انس سے مرفوعاً روایت کیا ہے معلوم ہوا کہ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو علم غیب نہین ہے یہہ بھی ثابت ہوا کہ یہہ لوگ جو روکیجاوینگے اہل بدعت ہونگے اسلئے کہ احداث بدعت
کو کہتے ہین یہہ حوض ایکماہ کے رستہ تک ہوگا چاندی سے زیادہ سفید مشک سے زیادہ خوشبو دار
کوزے تارون سے زیادہ جسنے ایکبار اسکا پانی پیا وہ پہر کبھی پیاسا نہوگا ف کتاب یعنی نامہ
اعمال کا ملنا حق ہے مومنین کو داہنے ہاتھہ مین کفار کو بائین ہاتھہ مین ملیگی یا پس پشت سے لقولہ
تعالےٰ و نخرج لهم یوم القیامة کتابا یلقاه منشورا و بدلیل حدیث سجلات معتزلہ اسکا
بہی انکار کرتے ہین اس زعم پر کہ یہہ ایک عبث بات ہے جواب اسکا منع ہے کیونکہ جب حدیث و قرآن
سے ہونا حساب کا ملنا کتاب کا تلنا اعمال کا گزرنا پل پر ثابت ہوچکا تو اب انکار اوسکا اگر کفر نہین
ہے تو پہر کیا ہے تاویل کی جب حاجت ہوتی ہے کہ معنی ظاہر نہ بن سکین صریح لفظ پر اجرا نہو سکے
سو یہہ سب امور ممکن ہین قادر قدیر ہر شے پر قدرت رکہتا ہے ف جنت و نار کا ہونا حق ہے
یہہ دونون مکان اسدم موجود ہین یعنی قبل یوم الجزا کے نصوص کتاب و سنت کی دلالت اسی
مدعا پر ہے اعدت للمتقین و اعدت للکافرین شب معراج مین گزر رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کا دونون کے اوپر ہوا قصہ سکونت آدم و حوا کا بہی اسی پر دلالت کرتا ہے گو یقیناً یہہ
بات معلوم نہین ہے کہ وہ جنت یہی جنت اخروی تہی یا کوئی اور جنت تہی ابن القیم نے حادی الارواح
مین لکہا ہے کہ سارے صحابہ و تابعین و تبع تابعین و تمام اہلسنت و حدیث قاطبۃً و سارے فقہاء
اسلام و اہل تصوف و زہد کا یہی اعتقاد ہے کہ جنت و نار اسوقت موجود ہین ہان قدریہ و معتزلہ
نے انکار کیا ہے اسبات کا کہ اسدم موجود ہون بلکہ اللہ تعالےٰ قیامت کے دن انکو پیدا
کریگا انتہی یہہ لوگ اگر انکار نکرتے تو اہل بدعت کسطرح ٹہیرتے بہر حال یہہ جنت و نار ہمیشہ کے لئے باقی

AsliAhleSunnet.com

ہین انکو یا انکے اہل کو کبھی فنا نہوگی کیونکہ دونون فریق کے حق مین لفظ خالدین فیہا ابدا
آچکا ہے یہہ قول جہمیہ کا کہ یہہ دونون فنا پذیر ہین مخالف کتاب الٓہی وسنت ورسالت پناہی ہے
رہی یہہ بات کہ کس جگہہ ہین سو اس باب مین کوئی نص صریح صحیح کتاب وسنت مین نہین آئی ہے
اگرچہ اجمالاً یہہ بات نکل سکتی ہے کہ جنت اوپر آسمان کے ہے نار نیچے زمین کے ہے بلکہ جنت کا بالاے
آسمان زیر عرش رحمن ہونا بہ نسبت ہونے نار کے تحت الارض ہین زیادہ تر ثابت ہوتا ہے تمہین
تمہین اس سے کیا مطلب کہ جنت کس جگہہ ہے جہنم کہان ہے ہان اعتقاد لانا ان دونون کے وجود
پر ضرور ہے کیا ہمکو ساری مخلوقات خدا کائنات باریتعالے کی خبر دی گئی ہے جو ہم پڑھ پڑھ کر ایسی باتین
کرین ہم ان اللہ کو معلوم ہے وہان ہین اسئل اللہ الجنۃ واعوذ بہ من النار ف
پہلے ہی گزر چکا اور اب پہر لکہا جاتا ہے کہ مسلمان صاحب کبیرہ مخلد فی النار ہوگا گو بے توبہ ہی کیون نہ مرگیا ہو لقولہ تعالے
ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء وقال تعالے ان تجتنبوا کبائر ما تنہون عنہ نکفر عنکم سیأتکم
یعنی اگر تم بڑے گناہون سے بچوگے تو ہم تمہارے چھوٹے گناہونکا کفارہ کردینگے یعنی نماز وغیرہ
سے کیونکہ حسنات سئیات کو دور کر دیتے ہین کبائر سے عفو کرنا جائز ہے اگرچہ استحلال کبیرہ کفر ہے
حق یہہ ہے کہ کبائر کسی عدد مین منحصر نہین ہین جس چیز پر کتاب وسنت مین وعدہ نار کا آیا ہے یا جس گناہ
پر حد مقرر ہو چکی ہے یا جسکو خروج دین سے ٹہیرایا ہے یا جسکا مفسدہ بہت بڑا ہے یا جس پر رسول
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم کبیرہ ہونے کا لگایا ہے یہہ سب کام داخل کبائر ہین زواجر مین ابن
حجر مکی نے دلیل الطالب مین ہم نے کچھ اوپر چار سو کبائر گنے ہین اللہم احفظنا اللہ تعالے کے
کام دنیا و آخرت مین دو طرح پر ہوتے ہین ایک موافق سنت جاریہ الٓہی کے جو درمیان بندون کے
معمولی طور پر دائر سائر ہین دوسرے بطور خرق عادت کے سو عفو کرنا کبائر کا اوس شخص سے
جو بے توبہ کیے ہوئے مرگیا ہے جائز ہے بطریق خرق عادت کے نہ بطور سنت جاریہ کے یہہ قول
کہ کبائر بے توبہ کے ہرگز معاف ہی نہین ہو سکتے ہین مذہب معتزلہ کا ہے نہ اہل سنت کا اللہ
کی رحمت بڑی ہے اوسکا عفو عام ہے اوسکے دائرہ عفو کو تنگ کرنا کیا ضرور ہے اسیطرح عفو

AsliAhleSunnet.com

کرنا حقوق خلق کا بطریق خرق عادت کے جائز ہے جسطرح اخبار مستفیضہ سے ثابت ہوتا ہے زہر
کھانیوالا بسبب عادت مستمرہ کے مرجاتا ہے پھر کبھی کوئی زہر کھالیتا ہے مگر نہین مرتا ہے تو یہہ خرق عادت
ہے تو جسطرح بعض افعال خدا کے دنیا مین بطریق خرق عادت کے ظاہر ہوتے ہین اسیطرح آخرت
مین بھی بعض کبائر کا بلا توبہ معاف کر دینا یا حقوق عباد کا بخشدینا بطریق خرق عادت کے ہوگا
نہ بسبیل عادت جاریہ کے جو نصوص اس باب مین آئی ہین اور بادی النظر مین متعارض معلوم ہوتی
ہین اونمین تطبیق و توفیق کی یہی صورت ہے جو ذکر کیگئی واللہ اعلم بہرحال ہر مومن باکمال کو
یہہ بات لازم ہے کہ جہانتک ہوسکے سارے کبائر صغائر حقوق عباد سے تائب ہوکر مرے ورنہ خدا
کو اختیار ہے کہ اوسکے گناہ معاف فرماوے یا نہ فرماوے بندہ کا اگرچہ کچھہ زور نہین ہے مگر ناامیدی
بھی کفر ہے **ف** شفاعت حق ہے اسکا بیان ہوچکا ہے یہہ شفاعت اوسیکے لئے ہوگی جسکے لیے
اذن دیا جاویگا مستحق اس شفاعت کے یہی اہل کبائر ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شفیع
بلکہ اول شافع مشفع ہین جسجگہہ نفی شفاعت کی آئی ہے مراد اوس سے شفاعت بے اذن ہے یعنی
بغیر اذن و رضاے الٰہی کوئی کسی کی شفاعت نکریگا پیر ہون یا پیغمبر **کما قال تعالےٰ**
الا من اذن له الرحمٰن وقال صوابا معتزلہ شفاعت کا انکار کرگئے ہین اونکی بنا اسپر ہے
کہ جب عفو و مغفرت بدون شفاعت کے بھی جائز ہے تو بشفاعت بالاولی جائز ہوگا معتزلہ
کے نزدیک جب کہ عفو و غفران جائز نہین تو شفاعت بھی جائز نہوئی حدیث **شفاعتی لاہل**
الکبائر من امتی اور کریمہ **واستغفر لذنبك وللمومنين** انکے رد کو کافی ہے سب سے پہلے فتح باب
شفاعت کا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کرینگے لوگ جب نزدیک آدم کے پھر نوح پھر ابراہیم
پھر موسیٰ پھر عیسیٰ علیہ السلام کے جاکر التجا و استشفاع کرکے عاجز ہوکر نزدیک آپکے آوینگے تو اوسوقت
جناب رسالت حاضر مقام محمود ہوکر عرض حال عباد خالق عباد سے کرینگے اجازت شفاعت حاصل
ہوگی لب مبارک کو گویا بشفاعت فرماوینگے یہہ وہ دن ہوگا جہان قدر و عزت و جاہ نبوی پوری
ظاہر باہر ہوگی روز روز اوست و جاہ جاہ او اللہم بجاہ عریض الجاہ محمد صلی اللہ علیہ

AsliAhleSunnet.com

وآلہ وسلم اغفر لنا وارزقنا شفاعتہ غرضکہ مقام مقام محمود ست وسخن سخن احمد مسعود
مهمان اوست ودیگران طفیلی اوبند ولسوف یعطیك ربك فترضی ہمارے ساتھ انشاء اللہ
معاملہ فضل کا ہوگا دوسرونکے ساتھہ برتاؤ عدل کا امۃ مذنبۃ ورب غفور جبکہ کوئی
مهمان عزیز ہوتا ہے تو اوسکے طفیلی بھی عزیز ٹہر جاتے ہین ؏

تدعی الی محفل الرب الکریم غدًا ۔۔۔ والحق ان یدخل المولی مع الخدم

بغیۃ الرائد کی یہہ عبارت عجب مستانہ واقع ہوئی ہے کہ بالجملہ تو امتہ و باش و انان اوشو
خودرا بوے بسیار وجادۂ اتباع سنت او بسپر ہمہ آسان ست مشکل تنہا اینجاست کہ این سنت
واین اتباع درست نہ شدہ ست عملًا واعتقادًا بعد ازان اگر خدا خواہد ہیچ مشکلے نیست کہ آسان
نہ شود صد ہزار گناہ در جنب ایمان بمحمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باتباع سنن وے ظاہرًا و باطنًا
بہ پر کاہے نیرزد غم عدم صحت ایمان وترک عمل بسنت باید خورد ؏

این ست کہ شمشیر ستم آختہ این ست ۔۔۔ این ست کہ کار ہمہ را ساختہ این ست

دیگر ہیچ غم والم نیست ف گور مین عذاب وراحت کا ہونا حق ہے عذاب کافر فاسق کو ہوگا راحت
مومن کو ہوگی اللہ تعالے میت مین ایکطرح کی روح پیدا کرتا ہے جس سے وہ عذاب وتنعیم کو
معلوم کرلیتا ہے الم ولذت پاتا ہے لیکن یہہ عذاب شب جمعہ روز جمعہ کو منقطع ہوجاتا ہے پھر
جو کوئی دن جمعہ کے مرا ہے اوسکو بالکل نہین ہوتا ہے مگر اول اس دعوی کے ظنی ہین قطعی نہین
ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور سارے سلف صالحین کا استعاذہ کرنا عذاب قبر
سے ثابت ہوچکا ہے اسلئے تصدیق اوسکی واجب ہے ف ضغطہ قبر حق ہے مومن کامل بھی اس
ضغطہ سے نہین بچتا ہے گو آسانی ہی سے اوسپر کیون نہ گزر جاوے فاسق فاجر کی تو کیا
اصل وحقیقت ہے حدیث مین آیا ہے کہ اگر کوئی اس ضغطہ سے بچتا تو سعد بن معاذ بچتے جنکے
لئے عرش ہلگیا ضغطہ کے یہہ معنی ہین کہ زمین قبر کی مردے کو دبوچتی ہے میت پر تنگ ہوجاتی ہے
پھر اللہ اوس جگہہ کو مردے پر کشادہ وسیع فرما دیتا ہے جہانتک کہ مردے کی نظر جاتی ہے

AsliAhleSunnet.com

بعض علماء نے کہا ہی یہہ ضغطہ مومن کے لیئے ایسا ہوتا ہی جیسے کسی ماں کا بچہ سفر دور و دراز سے آوے ماں اوسکو شفقت سے اپنے گلے لگالے واللہ اعلم **ف** امر بمعروف نہی عن المنکر ہر مسلمان پر واجب و فرض ہے **لقولہ تعالے** تامرون بالمعروف وتنہون عن المنکر لکن یہہ شرط ہے کہ اس کام سے کوئی فتنہ برپا نہو کیونکہ یہہ کام اسلیئے واجب کیا گیا ہے کہ منکر کے انکار سے معروف حاصل ہو سو جب کہ اس انکار سے کوئی اور منکر جو اس سے بھی زیادہ انکر ہے لازم آوے تو پھر اس انکار کی کچھہ ضرورت نہیں ہے سکوت بہتر ہے مثلاً ملوک و رؤسا پر انکار کرنے سے اگر خروج لازم آوے تو یہہ ایک اساس ہے شر و فساد کی صحابہ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا تہا کہ جو امرا نماز دیر لگا کر پڑہتے ہین ہم اونسے مقاتلہ کرین فرمایا نہین جب تک کہ وہ نماز پڑہتے ہین اونسے نہ لڑو یہہ بھی فرمایا ہے کہ جو شخص اپنے امیر سے ملاحظہ کسی امر مکروہ کا کرے تو اوسپر صبر کرے اوسکی طاعت سے باہر نہو اکثر فتنے جو اسلام مین واقع ہوئے ہین اونکا سبب یہی ہے کہ منکر پر بالکل صبر نکیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ مکرمہ مین ملاحظہ اکبر منکرات فرماتے تھے قدرت تغیر کی نتھی ناچار صبر کرتے تھے جب اللہ نے مکہ فتح کر دیا دار الکفر دار الاسلام ہوگیا چاہا کہ کعبہ کو حالت اصلی پر کر دین مگر بخوف فتنہ نہ کیا ہان اگر گمان قبول ہے تو زبان سے نصیحت کرے دل سے برا جانے مگر ہاتھہ سے نہ لڑے ورنہ خاموشی بہتر ہے **تنبیہ** ابن القیم نے کہا ہے مراتب انکار منکر کے چار ہین ایک مرتبہ یہہ ہے کہ وہ منکر بالکل دور ہو جاوے اوسکی جگہہ معروف قائم ہو جاوے دوسرا مرتبہ یہہ ہے کہ منکر کم ہو جاوے گو بالکل زائل نہو تیسری یہہ ہے کہ ایک منکر تو گیا مگر اوسکی جگہہ کوئی دوسرا منکر مثل اوسکے قائم ہو گیا چوتہے یہہ کہ اوس سے بدتر کوئی منکر بجاے اوسکے خلیفہ ہو وے سو دو مرتبے اول کے تو مشروع ہین تیسرا مرتبہ محل اجتہاد ہے چوتہا مرتبہ حرام ہے مثلاً کسیکو دیکھا کہ شطرنج کھیلتا ہے اگر اوسکو منع کرتے ہین تو وہ شطرنج چھوڑ کر شراب پینے لگے گا تو کچھہ ضرورت اس انکار کی نہین ہے ہان اگر وہ شطرنج چھوڑ کر تیر اندازی یا سباق اسپ اختیار کرلے تو پھر انکار کا کچھہ مضائقہ نہین ہے اسیطرح جب فساق کسی لہو و لعب مین مبتلا ہون یا نرے گانے

AsliAhleSunnet.com

بجالانے مین پیسے ہون اور یہ سمجھے کہ اس کام کو چھوڑ کر وہ طاعت شرع اختیار کرینگے تو تو اونپر انکار کرے ورنہ اونکو اونہی اونکے حال پر چھوڑ دے اسیطرح اگر ایک آدمی قصے کہانی کی کتاب دیکھنا سنتا ہے اوسکو منع کرنے سے یہہ ہوگا کہ وہ کتب اہل بدعت و ضلال دیکھنے لگیگا تو اوسپر انکار کرنا کچھہ ضرور نہین ہے ہان اگر شغل کتب توحید و سنت اختیار کرلے تو کچھہ مضائقہ نہین ہے تنبیہ شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ نے کہا ایکبار مین ہمراہ اپنے یارون کے زمانہ تتار مین ایک جماعت پر گزرا دیکھا کہ وہ لوگ شراب پی رہے ہین یارون نے اونپر انکار کیا مینے کہا تم یہہ کیا کرتے ہو شراب اسلیے حرام ہوئی ہے کہ نماز و ذکر خدا سے روکتی ہے سو ان لوگون کو یہہ شراب قتل نفوس سے مانع ہے ذریت کے قید کرنے سے روکتی ہے مال لوٹنے سے بچاتی ہے انسے کچھہ نہ کہو یہہ اگر شراب سے اسوقت باز رہین گے تو افعال مذکورہ مین مبتلا ہونگے غرضکہ یہہ بات بہت وسیع ہے عالم ہوشمند مومن عقلمند بمقتضاے وقت و فحواے حال کے حسن تدبیر سے کارروائی اس واجب کی مناسب طور پر کرسکتا ہے ورنہ بمجبوری خاموشی تو نقد وقت ہے ف ۱ اصحاب حدیث کا یہہ اعتقاد ہے کہ ہر نشے والی چیز حرام ہے خواہ انگور سے بنا وین یا کھجور سے یا شہد سے یا کسی اور چیز سے تھوڑی ہو یا بہت سکر پیدا کرے واجب جانتے ہین ۲ اداکرنا صلوۃ کا قائم رکھنا نماز کا اول اوقات مین تاخیر سے افضل جانتے ہین ۳ فاتحہ کا پیچھے امام کے پڑہنا واجب سمجھتے ہین ۴ ہم حکم کرتے ہین اتمام رکوع و سجود کا اس اتمام کو واجب کہتے ہین تمام کرنا رکوع و سجود کا یہہ ہے کہ اطمینان سے بجا لاوے اطمینان یہہ ہے کہ رکوع سے اوٹھکر سیدھا کھڑا ہو سجدہ سے سر اوٹھاکر اچھی طرح بیٹھے سارے ارکان نماز کے عتدال و طمانینت کے ساتھہ اداکرے ؛

باب آٹھوان بیان مین سیرت سلف کے

اصحاب حدیث ایک دوسرے کو اس بات کی وصیت کیا کرتے تھے کہ سو رہنے کے بعد رات کو اوٹھکر نماز تہجد کی پڑہین صلۂ ارحام کرین اسلام پھیلا دین اطعام طعام کرین فقرا و مساکین و یتام

AsliAhleSunnet.com

پر رحمت کریں امور مسلمین میں اہتمام رکھیں کہانے پینے پہننے نکاح کرنے میں تعفف کریں خیرات میں ساعی ہوں فعل خیرات کیطرف جلدی کریں دین کے لئے کسیکو دوست کسیکو دشمن رکھیں جدال سے دین خدا میں بچیں خصومات مذہبی سے بچیں اہل بدع وضلالات سے الگ ہوں اصحاب اہوا و جدال کے دشمن ہوں سلف صالحین کے مقتدی بنیں ائمہ کو ین وعلماء مسلمین کا ادب رکھیں جسنے دین متین وحق مبین کے ساتھہ اکابر اسلام نے تمسک کیا تہا اوسیکو پکڑے رہیں جن لوگوں نے دین میں حدث کیا ہے بدعات نکالے ہیں اونکی صورت سے بیزار ہوں اونکو نہ دوست رکھیں نہ اونکے مصاحب بنیں نہ اونکی بات سنیں نہ اونکے پاس بیٹھیں دین میں نہ مجادلہ کریں نہ مکابرہ سے پیش آویں اپنے کانوں کو اونکے اباطیل کے سننے سے بچاویں اسلئے کہ سمع اباطیل سے وساوس وخطرات فاسدہ دلمیں پیدا ہوتے ہیں شکوک واوہام خاطر کو گہیر لیتے ہیں اسی مقدمہ میں یہہ آیت شریف اوتری ہے واذا رایت الذین یخوضون فی ایاتنا فاعرض عنهم حتی یخوضوا فی حدیث غیرہ علامات بدعات اہل بدع پر ظاہر ہوتے ہیں بڑی نشانی انکی یہہ ہے کہ حملۂ اخبار نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محدثین اخیار سے انکو سخت عداوت ہوتی ہے یہہ لوگ اہل حدیث واصحاب سنت کو حقیر جانتے ہیں انکا نام حشویہ جہلہ ظاہریہ مشبہہ رکہتے ہیں یہہ کام اس بنیاد پر کرتے ہیں کہ احادیث نبویہ کو علم سے الگ سمجھتے ہیں انکے نزدیک علم وہی ہے جو نتائج عقول فاسدہ شیطان نے انکے دلمیں ڈالدئے ہیں وساوس مظلمہ انکے سینوں میں بہر دئے ہیں انکے دل جو خیر سے عاطل ہیں اونمیں ہوا جس کا ہجوم رہتا ہے شبہات باطلہ نے اونکو دریافت حق سے محجوب کر رکہا ہے اولئک الذین لعنهم الله فاصمهم واعمی ابصارهم ومن یهن الله فما له من مکرم ان الله یفعل ما یشاء **تنبیہ** احمد بن سنان قطان نے کہا ہے لیس فی الدنیا مبتدع الا وهو یبغض اهل الحدیث فاذا ابتدع الرجل نزعت حلاوة الحدیث من قلبه نصر بن سلام فقیہ نے کہا ہے لیس شیء اثقل علی اهل الالحاد ولا ابغض الیهم من سماع الحدیث وروایته باسنادہ حاکم نے کہا ہے احمد بن اسحق نے

AsliAhleSunnet.com

ایک آدمی سے اثناء مناظرہ مین کہا حدثنا فلان اوسنے کہا تم اسکو چھوڑو کہا تک یہ حدثنا
چلیگا احمد نے کہا اے کافر او ٹھہ جا تجھکو درست نہین ہے کہ پھر تو میرے گھر مین آج سے کبھی
آوے پھر ہم سے ملتفت ہو کر کہا کہ سوا اس شخص کے مینے کبھی کسی شخص سے یہ نہین کہا ہے
کہ میرے گھر سے نا ابو حاتم رازی نے کہا ہے علامة اهل البدع الوقیعة فی اهل الاثر
وعلامة الزنادقة تسمیتهم اهل الاثر حشویة یریدون بذلك ابطال
الآثار وعلامة القدریه تسمیتهم اهل السنة مجبرة وعلامة الجهمیة
تسمیتهم اهل السنة مشبهة وعلامة الرافضة تسمیتهم اهل الاثر ناصبة
وکل ذلك عصبیة ولا یلحق اهل السنة الا اسم واحد وهو اصحاب الحدیث
صابونی نے ان اقوال کو اپنی سند سے تا صاحب قول نقل کیا ہے پھر کہا ہے انا رایت
اهل البدع فی هذه الاسماء التی لقبوا بها اهل السنة سلکوا معهم مسلك
المشرکین مع رسول الله صلی الله علیه واله وسلم فانهم اقتسموا القول فیه فسماه
بعضهم ساحرا وبعضهم کاهنا وبعضهم شاعرا وبعضهم مجنونا وبعضهم مفتونا وبعضهم
مفتریا مختلقا کذابا وکان النبی صلی الله علیه واله وسلم من تلك المعائب
بعیدا بریئا ولم یکن الا رسولا مصطفی نبیا مجتبی قال الله تعالی انظر
کیف ضربوا لك الامثال فضلوا فلا یستطیعون سبیلا کذلك المبتدعة
خذلهم الله تعالی اقتسموا القول فی حملة اخباره ونقلة آثاره ورواة
احادیثه المقتدین المهتدین بسنته فسماهم بعضهم حشویة وبعضهم
جبریة وبعضهم مشبهة وبعضهم نابتة وبعضهم ناصبة واصحاب الحدیث
عصامة من هذه المعائب بریة نقیة زکیة تقیة ولیسوا الا اهل السنة
المضیئة والسیرة المرضیة والسبل السویة والحجج البالغة القویة وقد
وفقهم الله تعالی لاتباع کتابه ووحیه وخطابه والاقتداء برسوله صلعم

AsliAhleSunnet.com

فی اخبارہم التی امر فیہا امتہ بالمعروف من القول والعمل اخبرھم فیہا عن المنکر منہا واعانہم علی التمسک بسیرتہ ولاھتداء بملازمۃ سنتہ وشرح صدورہم بالمحبۃ ومحبۃ ائمۃ شریعتہ وعلماء امتہ ومن احب قوما فہو منہم یوم القیامۃ بحکم قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم المرء مع من احب واحدی علامات اہل السنۃ حبہم لائمۃ السنۃ وعلمائہا وانصارہا واولیائہا وبغضہم لائمۃ البدع الذین یدعون الی النار ویدلون اصحابہم علی دار البوار وقد زین اللہ قلوب اہل السنۃ ونورہا بحب علماء السنۃ فضلا منہ جل جلالہ ومنۃ انتہی قتیبہ بن سعید نے کتاب الایمان میں لکھا ہے حاکم ابو عبد اللہ نے اوسکو بڑہا ہے کہ جب تو کسی شخص کو دیکھے کہ سفیان ثوری و مالک بن انس واوزاعی وشعبہ وابن مبارک وابو حفص وشریک ووکیع ویحیی بن سعید وعبد الرحمن بن مہدی کو دوست رکہتا ہے تو تو جان لے کہ وہ صاحب سنت ہے احمد بن سلمۃ کہتے ہیں میں نے اس عبارت کے بعد اپنی قلم سے اتنا اور زیادہ کردیا کہ یحیی بن یحیی احمد بن حنبل اسحق بن راہویہ یعنی انکو بہی دوست رکہے صابونی کہتے ہیں میںنے انکے ہمراہ یہہ اور بڑہا دیا ہے کہ ان من احبہم فہو صاحب سنۃ من ائمۃ اہل الحدیث الذین بہم یقتدون وبہدیہم یہتدون ومن جملتہم ومتبعیہم یعدون وفی اتباعہم یجدون جماعۃ اخرین پہر منجملہ اس جماعت کے ایک نام شافعی کا لیا ہے شافعی سے پہلے سعید بن جبیر زہری شعبی تیمی کو بتایا ہے انکے بعد لیث بن سعد اوزاعی ثوری ابن عیینہ حماد بن سلمہ حماد بن زید یونس بن عبید ایوب ابن عون اور انکے نظراء کا ذکر کیا ہے انکے بعد نام یزید بن ہارون عبد الرزاق جریر بن عبد الحمید کا لیا ہے انکے بعد محمد بن یحیی ذہلی بخاری مسلم ابو داؤد ابو زرعہ رازی ابو حاتم ابن ابی حاتم محمد بن مسلم طوسی عثمان دارمی ابن خزیمہ اسحق بستی یحیی ہروی عدی بن حمدویہ صابونی وغیرہ اہل سنت کا ذکر کیا ہے پہر کہا یہہ سب لوگ متمسک بسنت مطہرہ تہے حدیث

AsliAhleSunnet.com

کی نصرت کرتے تھے حدیث کی طرف بلاتے تھے حدیث کیطرف راہ دکہاتے تو ان سبکا یہی عقیدہ تہا جو اس جز وین لکہا گیا ہے کسی نے انمین سے باہم خلاف نہین کیا ہے سبکے سب انہین عقائد پر مجتمع تھے سبکا اس بات پر اتفاق تہا کہ اہل بدع پر قہر کرنا چاہیئے اونکو ذلیل و رسوا بنانا چاہیئے اونکو نکالدینا و دور کردینا چاہیے اونکی صحبت و معاشرت سے بچنا چاہیئے اللہ کا قرب جب ہی حاصل ہوتا ہے کہ آدمی انکو چہوڑ دے پہر صابونی نے یہہ لکہا ہے کہ وانا بفضل اللہ متبع لآثارہم مستضیئ بانوارہم ناصح اخوانی واصحابی ان لا یزیغوا عن منارہم ولا یتبعوا غیر اقوالہم واثارہم ولا یشتغلوا بہذہ المحدثات من البدع التی اشتہرت فیما بین المسلمین وظہرت وانتشرت ولوجرت واحدۃ منہا علی لسان واحد فی عصر اولئک الائمۃ لہجروہ وبدعوہ ولکذبوہ واصابوہ بکل سوء ومکروہ ولا یغرن حفظہم اللہ کثرۃ اہل البدع ووفور عددہم فان ذلک من امارات اقتراب الساعۃ اذ الرسول المصطفٰی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال ان من علامات الساعۃ واقترابہا ان یقل العلم ویکثر الجہل والعلم ہو السنۃ والجہل ہو البدعۃ ومن تمسک بسنۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وعمل بہا واستقام علیہا ودعا الیہا کان اجرہ اوفر واکثر من اجر من جری علی ہذہ الجملۃ فی اوائل الاسلام والملۃ اذ الرسول المصطفٰی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال لہ اجر خمسین فقیل خمسین منہم قال بل منکم وانما قال ذلک لمن یعمل بسنتہ عند فساد امتہ انتہی حاصلہ اب ہماری دعا باریتعالے سے یہہ ہے کہ ہمکو اون لوگون مین کرے جو لوگون کی بات سنکر اچہی بات کی پیروی کرتے ہین دنیا مین جب تک زندہ ہین کتاب و سنت پر چلتے پہرتے ہین اہوا مضلہ آراء مضمحلہ اسوار بند سے بچتے ہین سنت مطہرہ کے مقابلے مین کسی کے قول فعل اجتہاد رائے و قیاس کو سند نہین پکڑتے ہین ہر کل کو بدعت ضلالت جانتے ہین ایجاد و اختیار و اعمال بدعات مین کوئی بدعت کیون نہو ایمان کی

AsliAhleSunnet.com

تباہی اسلام کی بربادی احسان کی خرابی سمجھتے ہین دین حق کو قرآن وحدیث مین منحصر جانتے ہین انہین دو نون اصل اصیل کو واسطے حصول سعادت دارین کے اپنا کفیل مانتے ہین عمل صالحات کا اہتمام کرتے ہین سئیات سے جہانتک ہوسکتا ہے بہاگتے بچتے ہین بہولے چوکے اگر کوئی تقصیر مخفی یا ظاہر ہوجاتی ہے تو اوس سے توبہ کر ڈالتے ہین گناہ پر نہین جمتے نصیحت کو پسند کرتے ہین فضیحت سے ناراض رہتے ہین انکو کوئی کتنا ہی راہ سنت سے پھیر آگا پیچہ نہین پہرتے مزا اولت کتاب و سنت مصاحبت اصحاب حدیث پر قانع ہین ؎

دو یار زیرک و از بادۂ کہن دو منے	فراغتے و کتابے و گوشۂ چمنے
من این مقام بدنیا و آخرت ندہم	اگرچہ در پیم افتند خلق انجمنے

یار زیرک سے مراد علماء حدیث ہین بادۂ کہن سے مراد حدیث نبوی ہے کتاب سے مراد کتاب اللہ ہے انپر قناعت کرنے سے دلکو چین جی کو آرام ایمان کو قوت اسلام کو رونق احسان کو ترقی ہوتی ہے جسنے کتاب و سنت سے مونھ پھیر ا یہ امیر ا طریقہ اختیار کیا وہ مسلمانی سے برکنار رہا اگو نام کا مسلمان کہلایا کرے اگر مسلمانی اسی کا نام ہے کہ رسول اسلام سے کچھ کام نہ رہے نہ سنت سے غرض ہو نہ عمل صالح سے مطلب بلکہ رات دن فسوق وجدال رہے بدعت کی تائید تقویت کی جا تو ایسے اسلام کو ہمارا سلام ہے آج نہ سہی کل حال اس مسلمانی کا ظاہر ہوجاویگا ؎

این حدیثم چہ خوش آمد کہ سحرگہ میگفت	بر در میکدۂ با دف و نے ترسائی
گر مسلمانی ہمین ست کہ حافظ دارد	وای اگر در پے امروز بود فردائی

ف دنیا دو دن کی ہے یہہ سارے خیالات وخطرات خراب ہوجاوینگے یہہ سارے قیاسات متضادہ کتاب و سنت یہہ سارے آراء واجتہادات مخالفۂ قرآن وحدیث سراب نظر آوینگے اس سالہ مختصر مین عقائد کو کتاب صابونی سے بہی لیا گیا ہے ذہبی نے کہا ہے امام الحرمین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکھا فرمایا علیک باعتقاد ابن الصابونی انکا نام ابو عثمان اسمعیل بن عبدالرحمن صابونی ہے انکا عقیدہ عقیدہ ایک مختصر رسالہ ہے اوسمین عقائد اہلحدیث کو جمع کیا ہے

AsliAhleSunnet.com

مینے اس رسالہ مین انتقاد رجیح بغیۃ الرائد وغیرہا سے بعض عقائد دیگر کو بھی زیادہ کردیا ہے کچھہ کتاب جوائز وصلات سے بھی اسمین اخذ کیا گیا ہے ہر عقیدہ کے تحت مین جو بات محقق معلوم ہوئی وہ لکھدی گئی ہے اگر سہو ونسیان لے کسی جگہہ دامن تحریر کو ہاتھہ سے قلم زود رقم کے پکڑا ہو یا اشہب تیز گام طبع نے کسی میدان مین خطاو قصور کی ٹھوکر کھائی ہو تو درستی اوس سہو وخطا کی یون ہوسکتی ہے کہ عقیدہ مذکور کو ظواہر کتاب عزیز وسنت مطہرہ پر عرض کیا جاوے یا کسی کتاب مقبول عقائد ائمہ حدیث سے ملالیا جاوے جو عقیدہ منطوق قرآن وحدیث ٹہیرے وہ مقبول ہو جو کچھہ خلاف کتاب وسنت ملے وہ مردود ہے انسان محل نسیان ہوتا ہے غافر الذنوب اپنے بندون پر شان رحمن ہوتا ہے وہ ضرور ہمارے قصور معاف کریگا اللهم غفرا وما اصابکم من مصیبة فبما کسبت ایدیکم ویعفو عن کثیر۔

خاتمة الرسالہ

یہہ عقائد جو اس رسالہ مین لکھے گئے ہین خلاصہ ہے ادلہ کتاب وسنت کا زبدہ ہے آثار سلف امت وائمہ ملت کا جب چہرہ شاہد ایمان کا ان عقائد سے منور ہوجاوے تو طالب نجات کو یہہ چاہیے کہ تقوی و پرہیزگاری و ترسکاری کو اختیار کرے کہ ہر جملہ اعمال کی گر تمام احوال کا بہی ایک اختیار تفاوت ہے بس بس ڈیڑہ سو آیت قرآن سے زیادہ مین فضیلت تقوی کی آئی ہے منجملہ اونکے چالیس آیتون مین حکم تقوی کا فرمایا ہے صیغہ امر کا وجوب کے لئے آتا ہے جب تک کہ کوئی صارف موجود نہو سو یہان کوئی صارف نہین ہے خصال خیر و برکت مین کوئی خصلت اکثر الذکر والثنا تقوی سے زیادہ نہین ہے حدیثون مین بہی سب سے زیادہ شرف اسی پرہیزگاری کا بیان فرمایا ہے سب سے زیادہ بزرگ نزدیک خدا کے مرد متقی عورت متقیہ کو ٹہیرایا ہے تقوی کو لباس خیر وزاد خیر فرمایا ہے یہہ تقوی عجب چیز ہے ثواب کے لئے شرط وسبب ہے اعداء کے لئے موجب قہر ہے تقوی سے مغفرت ورحمت وتکفیر سیئات کا ظہور ہوتا ہے فتح برکات رفع درجات کا

AsliAhleSunnet.com

شور ہوتا ہے حق و باطل مین تفرقہ پڑجاتا ہے تنگی ترشی سے رہائی ہوجاتی ہے رزق ایسی جگہہ
سے ملنے لگتا ہے جہان کا کچھہ دہیان گمان بہی نہین ہوتا ہے اجر عمل بڑہتا ہے عمل صالح ہونے
لگتا ہے خدا کا شکر مونہہ سے نکلتا ہے نعمت کی ترقی ہوتی ہے صبر کی ہمت بندہتی ہے قرآن مین
حکم کیا ہے کہ تم بر و تقوی مین دوسرے مومنین کی مدد کیا کرو آمر کی مدح فرمائی ہے تمام جہان کو
کیا اولین کیا آخرین اسی تقوی کی وصیت کی ہے سو جو کوئی سچا طالب بکار راغب ہو تو اوسکو ضرور
ہے کہ وہ عاشق تقوی آشفتۂ پرہیزگاری بنے فسق و فجور کذب و زور کو دہتا بتائے کسی کے
کہنے سننے بہکانے پھسلانے مین نہ آئے شیطان انسان کا دشمن قوی ہے اوسکے مکر و فریب سے
بجز توسل کتاب و سنت کے ایمنی حاصل ہونا معلوم ہے نفس امارہ خادم ابلیس ہوتا ہے جسطرف
اوسکو کہینچتا ہے اوسیطرف یہہ نفس دوڑتا ہے کبہی صورت تقوی مین بہی دہوکہ دیکر تقوی سے
باز رکہتا ہے تقوی کے معنی لغت مین پرہیزگاری کرنے کے ہین شرع مین معنی خاص و عام دونون
آئے ہین خاص معنی یہہ ہین کہ جو چیزین آخرت مین مضرت پہونچاتے ہین اونسے بچے قلب و اعضا کو اونسے
الگ رکہے اونکا اردگرد بہی نہ پہرے یہہ تقوی بڑہتا گہٹتا رہتا ہے ادنی تقوی یہہ ہے کہ جتنے
اقسام شرک و بدعت کے ہین اونسے حتی الامکان احتراز رکہے فاتقوا اللہ ما استطعتم اسمین
کچھہ شک نہین ہے کہ یہہ مرتبہ ہر شخص کی استطاعت مین داخل ہوتا ہے اگر اتنا بہی اوس سے
نہ بنا تو پہر ابد الآباد تک جہنم اوس سے آباد رہیگی وہ برباد جاویگا اعلے درجہ یہہ ہے کہ جو چیز سلوک
الی اللہ سے روکے ذکر اللہ سے باز رکہے اتباع سنت سے محروم کرے مراتب کمال ایمان حسن اسلام
اخلاص احسان سے مانع ہو اوس بد چیز سے آپکو بچاوے اوسکے آس پاس نہ جاوے یہی مراد ہے اس
آیت شریف سے واتقوا اللہ حق تقاتہ غرضکہ آنکھہ سے نادیدنی نہ دیکہے کان سے ناشنیدنی
نہ سنے ہاتہہ سے ناگرفتنی نہ چہوئے دہن سے ناخوردنی نہ کہائے زبان سے ناآشامیدنی نہ پئے
بدن مین ناپوشیدنی نہ پہنے راہ نارفتنی نہ چلے سجدہ ناکردنی نکرے لایعنی نہ بکے شرمگاہ کو حرام
زبان کو فضول کلام سے بچاوے بڑی جگہہ منکرات کی انسان کا دل ہے اسکے درست ہونے سے

AsliAhleSunnet.com

سارے اعضا درست ہوجاتے ہین اسکے بگڑنے سے سارے جوارح بگڑ جاتے ہین یہہ ملک جسم کا بادشاہ ہے سب حواس اسکے لشکر سارے اعضا اسکی رعیت ہین اخلاق حسنہ سے یہہ صالح ہوجاتا ہے اخلاق بد سے بگڑ جاتا ہے اسلیے ہر امر قبیح کو امر حسن سے جو اوسکے مقابلہ مین ثابت ہے بدل دینا لازم ہے مثلاً کفر کو ایمان سے نفاق کو اخلاص سے غضب کو رضا سے بخل کو جود سے تیزی طبع کو نرمی خاطر سے شغل بغیر اللہ کو شغل باللہ وفی اللہ وللہ سے بدل لے وعلی ہذا القیاس جب یہہ ادلا بدل ہوجاتی ہے تو پھر سوا خدا کے کسی کی پروا نہین رہتی یہہ ہوتا ہے اور اللہ باقی خیر سلا

غالب بریدم از ہمہ خواہم کز این پس	کنجے گزینم و ببرستم خداے را

غرضکہ جب کسیکو ہر کام کاج مین تقویٰ منظور نظر و پیش نہاد خاطر ہوگا تو رفتہ رفتہ سارے منکرات اوسکے مبدل بمعروفات ہوجاوینگے خصائل مذمومہ صفات محمودہ بن جاوینگے افعال قبیحہ اعمال حسنہ سے تبدیل پاوینگے مفاسد مصالح بنکر کچھ اور ہی لطف دکھاوینگے فضائل کے ساتھ آراستگی رذائل سے پیراستگی ظاہر ہوگی شغل بغیر تھوڑا تھوڑا کم ہو ہو کر بجاے اوسکے شغل بحق بیٹھ جاویگا پھر اگر خدانے چاہا اور نصیب بھی اچھے ہوئے تو دل خیال غیر سے بالکل صاف ہوکر ماسوی اللہ کو بھول جاویگا سبکو چھوڑ چھاڑ کر فقط ایک وحدہ لاشریک لہ کیطرف آجاویگا لا الہ الا اللہ پر قانع ہوجاوے گا ؏

چاہیے الفت جانان سے سروکار فقط	منتخب عالم ہستی مین ہے اک یار فقط
قید الفت مین ہین فرہاد نہ مجنون باقی	ہم رہے دام محبت مین گرفتار فقط
فکر وصلت سے تو فارغ ہین خدا خیر کرے	منع الفت کے لیے ہین مرے غمخوار فقط

جب یہہ حالت ہوجاویگی تو معرفت حقیقی کا دریچہ دل اخلاص منزل پر کھل جاویگا اب تک جو کچھ کہ بطریق علم کے معلوم ہوا تھا وہ سب دیدہ بصیرت مین مشہود و عیان ہونے لگے گا استدلال بداہت بنجاویگا حصول ضرورت ہوکر آجاویگا عالم اس علم سے معلوم تک پہونچ جاویگا جو کچھ کتاب عزیز وسنت مطہرہ مین آچکا ہے دل اوسی مطلب پر جم جاویگا حقیقت قول خدا اور رسول کا اعتقاد

AsliAhleSunnet.com

جی مین سما جاویگا بدعت واہل بدعت سے نفرت کلی ہوجاویگی فسق وفجور سے وحشت بڑہنے لگیگی
ہر امروشد مین یہی جی چاہیگا کہ سوا قرآن وحدیث کے کوئی ذکر چرچا شغل نہو کسی کی بات پر کان
رکہا نہ جاویگا سر سے پاؤن تک اتباع سنت کے طفیل مین سراپا نور ہوجاویگا مجسم طہارت وتقدس
بنجاویگا لائق جوار حظیرۃ القدس ٹہریگا سیر ریاض الریاض جنت کی کرنے لگیگا دنیا کو ایک قیدخانہ
سمجہکر حضرات تجلی کا مشتاق رہیگا اب پانچون انگلیان گہی مین ہوگیئن دنیا وآخرت دونون سنبہل
گیئن کہو اب اور کیا چاہیے یہہ رسالہ ایک ہفتہ مین باوقات قلیلہ فرصت ۱۰ جمادی الاخرہ سنہ ۱۳۰۲ھ
کو بحمدہ تعالےٰ وعونہ تمام ہوا اے اللہ

	عمر بگذشت بمحرومی اگر روز پسین		ختم بر دولت دیدار شود باکی نیست	

رب انت ولیی فی الدنیا والآخرۃ توفنی مسلما والحقنی بالصالحین واخر دعوانا
ان الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی سید المرسلین وخاتم النبیین
وشفیع العاصین وآلہ وصحبہ وعلینا معہم اجمعین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خاتمۃ الطبع رسالہ فتح الباب از افتخار الشعرا حافظ محمد خان شیر سلمہ القدیر

	تفاوت ست میان شنیدن من وتو		تو بستن در ومن فتح باب می شنوم	

ہم جو زمانہ کے انقلاب کو نظر غور سے دیکہتے ہین تو سلف سے آجتک کوئی چیز ایسی نظر نہین آتی جسکی تمام عمر ترقی کی حالت مین گزری ہو یا تمام زمانہ تنزل مین بسر ہوا ہو اگر دس بیس برس گہٹا ہے تو دس بیس برس بڑہا ہو لیکن البتہ ہمارا اسلام اور علوم اسلام مدت ہاے دراز سے کچھ ایسی حالت مین ہین کہ اگر بیان کیا جاے تو بجاے خود مرثیہ لکہنے کی نوبت آ لے یا نوحہ کہنے کی ضرورت پڑے اگر کوئی اہل درد ہے تو اوسکو استطاعت نہین اور اگر ذی استطاعت ہے تو اوسکو درد نہین پہر کام چلے تو کیونکر چلے مگر ہم اللہ کا شکر کرتے ہین کہ اس زمانہ پر شور وفتن مین بہی بہ برکت ذات بابرکات حضو

AsliAhleSunnet.com

نواب والاجاہ امیر الملک سید محمد **صدیق حسن خان** بہادر دام عزہم واقبالہم اتنا موقع حاصل ہے کہ ہم لوگ دین متین سے اجنبی نہین اور اسلام کے نام سے بھی آگاہ ہین اللہ جل جلالہ نے حضور ممدوح کی ذات خجستہ صفات کو جامع دین و دول پیدا کیا ہے صد ہا کتابین تصنیف و تالیف کین اور لاکھون روپیہ اونکے طبع و اشاعت مین صرف کیے اور اکثر مفت تقسیم فرمائین یہہ دعوی ہمارا محتاج دلیل نہین ایک عالم اسکا گواہ ہے بلکہ ہند سے لیکر تا بمکہ و مدینہ معروف ہمارے بندگان حضور اس عہد جدید مین ضرب المثل و مشہور آفاق ہین اس زمانہ مین جاکر بندگان خدا کو عقیدہ کیطرف سے ٹھیک نہ پایا تو باوجود کثرت مشاغل ملکداری و افکار کارفرمائی اس کتاب لاجواب کو جو علم عقائد مین مغنی ہے تصنیف فرمایا ایک زمانہ بمعنی دیکھ آئینی مین ایکطرف ہے اور ہمارے نواب نامدار کا قلم ہدایت رقم ایک طرف ہم دعا کرتے ہین کہ خداے برحق حضور کی عمر و دولت مین ترقی دے اور بندگان والا کے مساعی جمیلہ کو مقبول و مشکور فرمائے اور تہوڑے ہی عرصہ مین رونق اسلام خاطر خواہ آنکھون سے دکھلائے آمین ثم آمین

قطعہ تاریخ

مرحبا میر فلک مرتبہ صدیق حسن	تیرے اوصاف قلم بند کرون مین کیا تاب
قصر دولت پہ ترے بخت فریدون حاجب	تیرے دروازہ پہ اقبال سکندر بواب
تیرے دربار کا کمتر متعلق بہمن	تیرے سرکار کا ادنی متوسل داراب
تیرے الطاف نمایان کی نہ غایت نہ شمار	تیرے اوصاف فراوان کی نہ کچھ حد نہ حساب
کشت امید ترے ابر کرم سے سرسبز	باغ مقصود ترے رشح قلم سے سیراب
میرے آقا میرے محسن میرے سردار کریم	میرے مولی ترے فخری مرتبہ میرے نواب
ضعف کو لطف سے تیرے ہی شرف قوت پر	عہد پیری ہو ترے وقت مین رجوع شباب
ابر بیقدر کو نسبت جو ترے ہاتھ سے دی	یہہ خدا جانے خطا کرتے ہین ہم یا کہ صواب
ساری مخلوق ترے لطف سے ہے عیش مین مست	جام درکار ہے انکو نہ صراحی نہ شراب
تیری ہیبت اگر اک ذرہ اثر دکھلاوے	منتقل صلب سے رستم کے نہوئے سہراب

AsliAhleSunnet.com

کیا لکھوں دست کرم کو ترے حیران ہوں میں — بحر بخشش کوئی کہتا ہے کوئی سحاب
خوش عقیدونکو تری ذات سے آبادی ہے — اپنا سر کھائے نہ مانے جو کوئی خانہ خراب
نام تیرے نئے والو گئے ہیں کہ دیکھے نہ سُنے — عز زدین کو وہ تصنیف سمجھ قلم جان کتاب
نعرۂ خنجر سے تیرے ہوں یہانتک مسحور — جا بجا بنتا ہے مرا ہر تار رگ اک اک مضراب
اللہ اللہ میں ترے زور قلم کے صدقے — جاہلیت ہوئی معدوم تو بدعت نایاب
کچھ اگر اسکا پتا ہے تو تری ذات سے ہے — ورنہ معدوم ہیں اسلام کے سارے اسباب
کیا کتاب آپنے لکھی ہے یہ سبحان اللہ — کہتے ہیں علم عقائد کا جسے لب لباب
اسکا ہر حرف متین شرح سے کافی مفصل — اسکا ہر لفظ حسین خوبی تفصیل میں باب
اہل غفلت کو جگاتی ہے کہ غافل مت ہوں — اپنے شائق کو سناتی ہے کہ فرصت دریاب
اکبر آباد سے مطبوع یہ ہو کر نکلی — اس لیاقت سے کہ جسطرح کوئی گوہر ناب
تا بکے طول سخن ختم کرو نظم شہیر — اور بھی اپنے ثنا نیکو ہیں تیرے احباب
سال ہجری سر اخلاص جھکا کر لکھو — خوب زیبا و پسندیدہ چھپی فتح الباب

خاتمۃ الطبع رسالہ فتح الباب از سید جمیل احمد سہسوانی ملازم ریاست

حمد شایان ہے کبریا کے لئے — نعت زیبا ہے مصطفےٰ کے لئے

بعد اسکے سامعین کو بشارت ہو اور ناظرین کو اشارت کہ ان دنوں یہ صحیفۂ کاملہ و عجالۂ نافعہ زاد آخرت کثیر المنفعت معلم عقائد ایمانی حل اصول کیش مسلمانی کاشف اسرار توحید و رسالت جامع براہین کتاب و سنت ہمہ تن کا جواب سراپا انتخاب موسوم بہ فتح الباب لعقائد اولی الالباب تصنیف شریف و تالیف لطیف فرخندہ کیش افادت اندیش بحر زخار فضل و تبحر ابر مدرار مجد و تفاخر عارج معارج مکارم اخلاق ناہج مناہج بذل و انفاق قامع اساس شرک و بدعت حامی متبعین کتاب و سنت پشت پناہ ریاست نازشگاہ امارت دُر دریاے

AsliAhleSunnet.com

صدق وصفا مہر سپہر مجد وعلا گردون قباب ہلال رکاب بدر کمال مشتری خصال خورشید شیم عطارد رقم بشر صورت ملک سیرت کان اقبال جان اجلال جناب مستطاب ہمایون خطاب نواب والاجاہ امیر الملک سید **محمد صدیق حسن خان** بہادر دام لہ المجد والتفاخر مطبع فیض منبع مرجع انام مفید عام آگرہ مین خان والاشان لیاقت نشان محمد احمد خان صح فی کے حسن اہتمام سے چھپکر مشہور خاص وعام و مطبوع طبائع حق پسندان انام ہوا حق تو یہ ہے کہ اس صفت کی کتاب نہ دیدہ ہے نہ شنیدہ ہے اگر کہنے والے مبالغہ سے سحر حلال کہین تو کیا بعید ہے عبارت وہ دلچسپ ہے کہ دل ہی جانتا ہے مضامین ایسے نافع ہین کہ ہر ایک مانتا ہے خالص توحید واصل سنت کو اس کتاب سے ایسی مناسبت ہے جیسے بو کو گل سے کیف کو مل سے نیسان سے گوہر کو فلک سے اختر کو حرفو نکو کتابت سے پرتو کو آفتاب سے گل کو باغ سے نور کو چراغ سے طرفہ یہ کہ ہر دعوی پہ دلیل قطعی موجود ہر قول پر برہان قوی دلدادہ یارون نے عقائد دینیہ مین فلسفہ وکلام ومعقول کو ایسی آمیزش دی تھی گویا شریعت شریعت ہی نرہی تھی قربان مؤلف رہنما کی بلاگردان اوسکی سعی رسا کے کہ دودہ کا دودہ پانی کا پانی کر دکھایا کافۂ انام کو بدعقیدگیون سے بچایا جزاہ اللہ خیرا عنی وعن سائر المسلمین ❊

قطعہ تاریخ

امیر الملک تیری شان وشوکت نے کیا ظاہر
امارت اسکو کہتے ہین ریاست ایسی ہوتی ہے

طلب سے بڑھ کے دنیا اور دسپر معذرت کرنا
کرم ایسا کہین ہوتا ہے ہمت ایسی ہوتی ہے

عدالت کو تری آکر اگر نوشیروان دیکھے
کہے انصاف تو یہ ہے عدالت ایسی ہوتی ہے

لیا اجلال دین اقبال دنیا زور بازو سے
ملی کسکو یہ طاقت کس مین قوت ایسی ہوتی ہے

ترے قلب صفا آئین سے آئینہ کو کیا نسبت
جلا اوسمین کہین حضرت سلامت ایسی ہوتی ہے

اگر دیکھین ہزارون مین نظر سب کی پڑے تجہپر
عدو کی خاک آنکھونمین وجاہت ایسی ہوتی ہے

ترے فیض ہدایت سے ہوا معلوم عالم کو
طریقت اسکو کہتے ہین شریعت ایسی ہوتی ہے

جو آتے ہین یہان جاہل وہ عالم بنکے جاتے ہین
اشاعت علم کی تیری بدولت ایسی ہوتی ہے

AsliAhleSunnet.com

زمانہ کو ترے دیتے ہین نسبت صدر اول سے | جہان مین پیروی راہ سنت ایسی ہوتی ہے
ہر اک چھوٹا بڑا ہے بہرہ ور تصنیف سے تیری | اسے مقبولیت کہتے ہین شہرت ایسی ہوتی ہے
لکھا کیا خوب نامہ تو نے یہہ باب عقائد مین | ترے خامہ کے مین قربان کتابت ایسی ہوتی ہے
مٹایا کس لطافت سے اصولی اختلافون کو | حقیقت کھل گئی اصل شریعت ایسی ہوتی ہے
کہو اب فلسفی و اشعری و ماتریدی سے | چلے آؤ ادہر راہ ہدایت ایسی ہوتی ہے
مُبرہن ہے ہر اک قول اسکا سنت اور قرآن سے | کہان ہین منطقی دیکھین کہ حجت ایسی ہوتی ہے
ہوا یون فلسفہ دین سے جدا جون صدقہ سے پانی | کھلا اب شرع خالص اصل ملت ایسی ہوتی ہے
ہے معقول و کلام و فلسفہ کو دین سے کیا نسبت | سُن اس نامہ کو توحید و رسالت ایسی ہوتی ہے
یہہ وہ نامہ ہے جو دلمین جگہہ کرتا ہے عالم کے | تصرف نام ہے اسکا کرامت ایسی ہوتی ہے
ملے جاتے ہین لب آپسمین اسکے پڑہنے والونکے | ولا غیر ہین کلامی کی حلاوت ایسی ہوتی ہے
صفائی مین بھی لفظون کے قیامت کے تکلف ہین | یہہ سچ ہے سادہ و رنگین عبارت ایسی ہوتی ہے
جمیل انصاف کی روسے تم اسکے طبع کی تاریخ | کہو دین کے عقیدونکی ہدایت ایسی ہوتی ہے

۱۳۰۲ ھ

قطعہ تاریخ فارسی منہ

این نامہ بود بہر تدلل | دین جملہ دلائلش یقینی ست
بنوشت جمیل سال طبعش | تنقیح عقیدہاے دینی ست

۱۳۰۲ ھ

تقریظ از احمد خان صوفی مہتمم مطبع مفید عام آگرہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

افتتاح کلام بنام حضرت ملک العلام کہ از مشت خاک صور گوناگون آفرید و از قطرۂ آب درشاہوار پیدا کردہ از بطن صدف بیرون کشید آن صورتہاے زیبا را زیب انجمن آفرینش گردانید

AsliAhleSunnet.com

وازان لآلی آبدار تاج شاہان رازینت بخشید آن سرمایہ حسن وجمال یعنی انسان گنج عرفان را بخلعت گرانمایہ ولقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم مخلع ساخت و بانواع مراحم بے پایان ولقد کرمنا بنی آدم بنواخت از انمیان یکے را شکی اریکہ قبول ساختہ و دیگرے را در زاویہ خمول انداختہ پس رد و قبول بحکم مشیت اوست و خار و گل از یکچمن ارادت او

عزیزے کہ از درگہش سر بتافت	بہر در کہ شد ہیچ عزت نیافت

یارب مشت خاکم را عزت قبولی بہ بخشش و مرا از در خود مران سر من بر در تو باشد نہ بر در دیگران

یارب در خلق تکیہ گاہم نکنی محتاج گدا و پادشاہم نکنی	موی سیہم سپید کردی زکرم با موی سپید روسیاہم نکنی

و نعت حضرت سرور کائنات مفخر موجودات باعث ایجاد عالم سبب تخلیق ہیژدہ ہزار عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم از زبان انسان ضعیف البنیان چہ آید و مداح خاکی بچہ الفاظ او را سراید کہ خالق جز وکل خود ثنا گستر اوست و در قرآن مجید و فرقان حمید مدح ذات مطہر او نخل امید عاصیان بامید شفاعت او ترو تازہ و خاکساران تہید ست را از نامش سر بے اندازہ در صدف کون ومکان دری است یتیم و بہر امت خویش رحمت رب کریم ؏

محمد کازل تا ابد ہر چہ ہست غنمان دار عالم سیہ تا سپید قبائے دو عالم ہمہ دوختند تہیدست سلطان پشمینہ پوش	بآرائش نام او نقش بست شفاعت کن روز بیم و امید وزان ہر دو یکمیز و را فروختند غلامی خرد پادشاہی فروش

امابعد از خویش بیخبر **صوفی** خستہ جگر بخدمت ارباب علم وہنر عرضہ میدہد کہ درین زمان آفتاب اسلام برلب بام رسیدہ و صبح دین متین را وقت نماز شام پیش ازین مسلمانان بعد از فرائض خود را باورا د و وظائف میداشتند و اکنون دل از فرائض نیز برداشتہ ہمت بر طلب دنیا گماشتند نماز میگزارند الا کعبہ را پس پشت میدارند ؏

پارسایان روے در مخلوق	پشت بر قبلہ میکنند نماز

AsliAhleSunnet.com

زمانه ایست که هر مسلم را میزِ اسلام بر دوش است اِلّا بالوان مختلفه نظر می آید و دوریست
که در میان کفر و اسلام فرقے نمی نماید بندگان خدا بیشمار اند اِلّا بندهٔ مخلص کمیاب از ینجاست
که گفته اند مسلمانان در گور و مسلمانی در کتاب جاے عبرت است که مسلمانان از مسلمانی
گزشتند و قبله پرستان از قبله برگشتند ها دربان درِ خود بر روے مردم بستند و غولان
بجاے اوشان نشستند ظلمت در بازار جهان دوکان خویش بر چید و نور هدایت
ازین دائره پا بیرون کشید در هر گروه شرک و بدعت راه یافت و هر قوم از صراط المستقیم
سر تافت از هزار یکے و در بسیار اندکے بر جادهٔ شرع مقیم است و متبع سنت سنیهٔ
حضرت رسول کریم که دیگران را احوال او براه راست می آرد و اقوال او اثر عظیم دارد
هر کلامیکه لب بکشاید دیگران را دل می رباید ؎

پند حکیم عین صلاح است و محض خیر	فرخنده بخت آنکه بگوش رضا شنید

الحمد لله علی احسانه که درین زمانهٔ پر آشوب که عالمی در هوا و هوس گرفتار است و خلقی بمرض عصیان
بیمار نواب عالی تبار والا دودمان مجتهد دوران مفسر قرآن مروج احکام شریعت قاطع شرک و
بدعت جناب اعلیٰ حضرت **نواب والاجاه امیر الملک سید محمد صدیق حسن**
خان صاحب بهادر لازال بالمجد والتفاخر دست حق پرست به نبض بیماران نهاد
و از نسخه هاے کتب معجون مفرح قلب بداد هر نسخهٔ کتاب دواے امراض دل است و سقمونیاے
جان مضمحل هر ورق کتاب روشن تر از ورق نقره و سطورش برنگ مشک ناب صفا صفحه بهتر
از طباشیر و نقاط حروف چون دانهٔ هیل تقویت بخش دماغ اولی الالباب از روزیکه اشاعت
این چنین کتب دینیات در ربع مسکون گردیده هزاران گمراهان را نقد هدایت بکف رسید
هر کسے چون مال غنیمت هر کتاب را بلا قیمت میگیرد و از طرف نواب والاجاه منت می پذیرد
شهرها از شهرت این کتب معمور است و نظرها از مطالعهٔ این رساله جات پر نور راست میگوییم
که این دستور سعادت منشور در زمان پیشین هم نبود که مصنفان تصانیف خود را در

AsliAhleSunnet.com

اکناف عالم بلاقیمت تقسیم فرمایند وخفتگان خواب غفلت را بہ آب پند و نصائح بیدار نمایند در کافۂ انام ازین کتب مفید عام سعادت فراوان رسید و ناظرین راہمین سرمایۂ دانش وبینش حاصل گردید خداوند تعالےٰ عاملان حسنات را جزاے خیر بخشد و ثواب مارا بدلالت چنین امور خیر اجر عظیم عطا فرماید کہ الدال علی الخیر کفاعلہ حدیث نبوی است و اٰخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین واٰلہ الطاہرین واصحابہ المکرمین۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

قطعہ فارسی

للہ الحمد از سرِ الطاف — بادہ ریزد بجامِ ما نواب
ہست تالیفِ فیضِ آگینش — سرمۂ دیدۂ اولی الالباب
دامنِ خلق کرد مالا مال — ریزہ وار کلک گوہر نایاب
یکشد پردہ از رخِ الفاظ — بہر معنی نمیدہد جلباب
باغِ دین است ہر رسالۂ او — دیدہ از دیدنش بود سیراب
ہر ورق برگِ یاسمن بینی — نقط و حرفہا ز مشک و گلاب
از کتب ہائے خود بخلق و جہان — وانماید رہ خطا و صواب
آفتابی است ذاتِ والایش — عقلِ ماہرا او چو اصطرلاب
من و ہر دم ثنائے او بر لب — دورم الا بزمرۂ اصحاب
مونسِ خلوتم خیالِ رخش — غمِ دوری نمی کند بیتاب
اندرین مطبع سفیرِ انام — شب و روزم رود بشغلِ کتاب

تازہ تالیف شد درین ایام
درعقائد کتاب فتح الباب

تمت

تقریظ منظوم از محمد قادر علیخان فرزند اکبر احمد حسن صوفی

میر صدیق حسن خان بہادر نواب ۔ آپکی جملہ تصانیف ہے رہبر ہمکو
ہر رسالہ ہے مضامین مین ہدایت آگین ۔ تقویت ملتی رہی سب سے برابر ہمکو
سطر ہے جادۂ تسخیر تو پر نور نقاط ۔ کہکشان وہ ہے تو یہ صورت اختر ہمکو
شرح آیات و احادیث ہی ہر ایک کتاب ۔ سب مطالب سے عیان دین پیمبر ہمکو
چھپ گئے جتنے رسالے بزبان اردو ۔ ہر صحیفہ سے ملا قند مکرر ہمکو
یہ رسالہ جو عقائد مین لکھا ہے اس سے ۔ فتح ابواب عقائد ہوئے اکثر ہمکو
طالب دین نبی کہتے ہین ماشاء اللہ ۔ ان کتابون سے کھلے دین کے دفتر ہمکو
اپنے اعمال کی اصلاح کرین پڑھکے کتاب ۔ کہین توفیق تو دے خالق اکبر ہمکو
مختصر سی ہے کتاب اور ہزارون مضمون ۔ بند کوزہ مین نظر آیا سمندر ہمکو
قلت الفاظ کی اور اوسمین معانی کثیر ۔ کردیا بندش مضمون نے ششدر ہمکو
خط گلزار مین لکھی ہے عبارت رنگین ۔ سرخیان اسکی ہوئین لالۂ احمر ہمکو
سخت بے آب نظر آتے ہین در عدن کے ۔ آگئے اس گنج گرانمایہ کے گوہر ہمکو
جتنے امراض ہین دلکے وہ ہوے دور اس سے ۔ خون فاسد کے لیے سطر ہے نشتر ہمکو
سلسلہ نکلا ہے تقسیم کتب کا جب سے ۔ مرحبا کہنے لگے خویش و برادر ہمکو
آپکے دامن دولت کو جو پکڑا ہمنے ۔ لوگ سمجھے کہ ملا تخت سکندر ہمکو
خاکسارون کے لئے آپکا در ہے اکسیر ۔ کب ہوس ہے کہ ملے دولت قیصر ہمکو

آل و اصحاب نبی کی ہے محبت دل مین
تشنہ لب چھوڑینگے کب ساقی کوثر ہمکو

AsliAhleSunnet.com

فہرست کتاب فتح الباب لعقائد اولی الالباب

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
٢	حمد و نعت ۔	٥٨	باب پانچوان بیان مین عقیدہ نبوت وغیرہ کے
"	مقدمہ بیان مین تمہید عقائد حقہ کے ۔	٨٢	باب چھٹا بیان مین عقائد متفرقہ کے ۔
١٦	باب اول بیان مین معرفت رب العالمین کے	٩٨	باب ساتوان بیان مین مسئلہ امامت وغیرہ کے
٣٧	باب دوسرا بیان مین اسماء و رویت خدا جل جلالہ کے	١١٢	باب آٹھوان بیان مین سیرت سلف کے ۔
٤٧	باب تیسرا بیان مین خلق افعال عباد وغیرہ کے	١١٨	خاتمۃ الرسالہ بیان مین تقوی کے ۔
٥٢	باب چوتھا بیان مین ایمان وغیرہ کے	١٢٠	خاتمۃ الطبع وغیرہ ۔

صحت نامہ فتح الباب لعقائد اولی الالباب

صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
٣	٢١	ان	اون	٢١	١٤	سی	بھی
٦	٢	بعیہ	بعنیہ	"	٢٠	النیون	النبیون
١١	١٨	یدعی	ندعو	٢٢	٣	نہوا	وہ نہوا
١٦	١١	گیاست	کیاست	"	٢١	فیما	فیہما
١٧	٥	جسطرح	جسطرح کہ	٢٣	٦	خُلق	خَلق
"	٧	تشبیہ	تشبیہ	٢٥	٤	فوق	لفظ فوق
"	٩	انسان	انسانی	"	٢٠	جر	جَبر
"	٢١	توبہ	تو یہ ہے	٢٦	٣	عند اللہ	عند ربنا
١٩	٤	قدیم	قدیم	٣٣	١٦	ظاہر	طاہر

AsliAhleSunnet.com

صفحہ	سطر	غلط	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
۳۳	۱۷	انہون	اونہون	۵۹	۱۲	پہر سلیمان	پہر داؤد پہر سلیمان
۳۴	۱۲	توفی	توقیٰ	۶۲	۵	وذریتہم	ذریتہم
۳۵	۹	بسنے	جسنے	۶۳	۹	اوسکی پیروی	اوسکو پہیرے
״	۱۰	ضم	صنم	۶۶	۶	غزانی	غزالی
״	۱۶	اَوْیان	اَدْیان	۶۷	۱۱	سان	بیانؔ
״	۱۹	رذال	زعال	۶۹	۱۰	متی	متّٰی
۳۶	۱۴	حاجت	کچھہ حاجت	۷۲	۱۸	یبتیع	یبتغ
۳۸	۹	نام کا شخص	شخص کا نام	۷۳	۱	طاعت	اونکی
״	۱۲	بیناھا؟	بنیناھا؟	۷۷	۴	تفصیل	تفضیل
۳۹	۱۷	ی	یٔ	۷۹	۱	سنان	سنان کے
۴۰	۱۲	العزیز	عزیر	״	۱۶	خلط	غلط
״	۱۴	سفیهہ	سفیہ	۸۰	۲۱	بیٹھتے	بیٹھے
۴۳	۱۳	صبو	صبور	۸۱	۱۰	وہ	وہ سب
۴۶	۲	موجہہ	مواجہہ	۸۲	۵	اغتقاد	اعتقاد
״	۱۰	عمل سے	عمل سے حاصل	۸۴	۱	الام	لاٰمّ
״	۱۶	جیت	جہت	۹۰	۱۷	بہہ	یہہ
״	״	رائے	رائی	۹۱	۱۹	لذت	تو لذت
۵۳	۱۷	اعلی	انی	۹۳	۱	داؤد	داوٗ
۵۵	۱۹	جہود	جحود	״	۸	بالغۃ	یالغۃ
۵۷	۸	فقیہہ	فقیہ	״	۱۷	کہ سکی	کہ اسکی

AsliAhleSunnet.com

صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
۹۳	۲۱	چیز	تین چیز	۱۰۹	۱۰	تکفر	نکفر
۹۴	۵	مستفیفد	مستفیضہ	۱۱۰	۷	اینجا	آنجا
۹۵	۱۸	تفاوت	تفاوت	؍؍	؍؍	سنت	نسبت
۹۷	۱۴	ارواہ	رواہ	۱۱۲	۹	بات	باب
۱۰۰	۱	ہین	ہے	؍؍	۲۰	اسلام	سلام
۱۰۱	۸	بیٹھتا ہے	بیٹھا ہے	۱۱۴	۵	الزناوقۃ	الزنادقۃ
۱۰۳	۳	فاضل	فاصل	؍؍	۱۸	نابتۃ	نائیۃ
۱۰۴	۲۰	ورہ	ذرہ	؍؍	۱۹	لقیۃ	نقیۃ
؍؍	۲۱	لیکر	دیکر	۱۱۵	۱	اخبر	واخبر
۱۰۵	۱۰	نشانی	نشانی ہے	؍؍	۲	ولا	ولا
۱۰۷	۴	ماء	ما	۱۱۶	۱۰	عدوھم	عددھم
۱۰۸	۲	ورسالت	رسالت	؍؍	۱۹	بذلہ	بذلہ

تمت

تمام شد

AsliAhleSunnet.com